

سیرت رسول اللہ ﷺ

قرآن کے آئینے میں

ڈاکٹر عبد الغفور راشد

نشریات

Toobaa-elibrary.blogspot.com

سیرت رسول ﷺ قرآن

کے آئینے میں

از: ڈاکٹر عبدالغفور راشد

پیشکش: طوبیٰ

ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

تقریب

<p>۳۶..... تیز</p> <p>۳۷..... غم</p> <p>۳۸..... ہنس</p> <p>۳۹..... رنگم</p> <p>۴۰..... اسی</p> <p>۴۱..... باقی دل کا</p> <p>۴۲..... برفِ برف</p> <p>۴۳..... غمِ آتشیں</p> <p>۴۴..... دہِ آہستہ</p> <p>۴۵..... شہ</p> <p>۴۶..... حقد</p> <p>۴۷..... مہو</p> <p>۴۸..... تی</p> <p>۴۹..... سہل</p> <p>۵۰..... نورِ آفتاب</p> <p>۵۱..... سرِ ساجد</p> <p>۵۲..... ہوا کی بات</p> <p>۵۳..... گلِ حیرت</p> <p>۵۴..... سہری خوش</p> <p>۵۵..... سہری حیرت</p> <p>۵۶..... سہری حیرت</p> <p>۵۷..... ہنسِ سہاگنی</p>	<p>۵..... افسانہ کی پانچ سو اہم نکتے</p> <p>۱۵..... شہدِ انور محمد رسول</p> <p>۲۵..... <u>دلِ حیرت کی پانچ سو نکتے</u></p> <p>۳۵..... ہنسِ بانی</p> <p>۴۵..... افسانہ کی پانچ سو نکتے</p> <p>۵۵..... گلِ حیرت کی</p> <p>۶۵..... سرِ ساجد کی</p> <p>۷۵..... افسانہ کی پانچ سو نکتے</p> <p>۸۵..... ہنسِ بانی</p> <p>۹۵..... گلِ حیرت کی</p> <p>۱۰۵..... سرِ ساجد کی</p> <p>۱۱۵..... افسانہ کی پانچ سو نکتے</p> <p>۱۲۵..... گلِ حیرت کی</p> <p>۱۳۵..... سرِ ساجد کی</p> <p>۱۴۵..... افسانہ کی پانچ سو نکتے</p> <p>۱۵۵..... گلِ حیرت کی</p> <p>۱۶۵..... سرِ ساجد کی</p> <p>۱۷۵..... افسانہ کی پانچ سو نکتے</p> <p>۱۸۵..... گلِ حیرت کی</p> <p>۱۹۵..... سرِ ساجد کی</p> <p>۲۰۵..... افسانہ کی پانچ سو نکتے</p>
--	---

۲۰۰۶ء
 کتاب
 سرمد پبلشرز لاہور
 لاہور، پاکستان
 ۲۰۰۶ء
 سرمد پبلشرز لاہور
 ISBN 999-9983-05-8

پانچ سو نکتے
 ۲۰۰۶ء

کتاب: سرمد پبلشرز لاہور
 مصنف: پروفیسر محمد
 اجازت: سرمد پبلشرز لاہور
 مطلق: سرمد پبلشرز لاہور
 قیمت: ۳۰۰ روپے

ISBN



سرمد پبلشرز لاہور
 22121991-29629724



سرمد پبلشرز لاہور
 22121991-29629724
 www.sarimpublishers.com

150	سوانح کے ماحول	170	فیاضی ہند
151	سوانح کا کردار	171	آپ کا کتاب
152	تکلیف گنا	172	نوروز کی چری
153	سینا شہدائے عربی شہادت	173	آپ کا ساریاں
154	خلفاء مسیحیوں کے خلاف	174	بانگ کا آغاز
155	حسب یہ کہہ کر	175	رحمہل کریم کی دعا
156	یونان اور یونان کی تعلیم	176	پارسیوں کا
157	عراق کا ماحول	177	افغانوں کا ماحول
158	عربوں کا ماحول	178	گنجانوں کا ماحول
159	گنجانوں کا ماحول	179	دعائے اقبال پر ماحول
160	گنجانوں کا ماحول	180	مسلمانوں کے ماحول
161	گنجانوں کا ماحول	181	گنجانوں کے ماحول
162	گنجانوں کا ماحول	182	گنجانوں کے ماحول
163	گنجانوں کا ماحول	183	گنجانوں کے ماحول
164	گنجانوں کا ماحول	184	گنجانوں کے ماحول
165	گنجانوں کا ماحول	185	گنجانوں کے ماحول
166	گنجانوں کا ماحول	186	گنجانوں کے ماحول
167	گنجانوں کا ماحول	187	گنجانوں کے ماحول
168	گنجانوں کا ماحول	188	گنجانوں کے ماحول
169	گنجانوں کا ماحول	189	گنجانوں کے ماحول
170	گنجانوں کا ماحول	190	گنجانوں کے ماحول
171	گنجانوں کا ماحول	191	گنجانوں کے ماحول
172	گنجانوں کا ماحول	192	گنجانوں کے ماحول
173	گنجانوں کا ماحول	193	گنجانوں کے ماحول
174	گنجانوں کا ماحول	194	گنجانوں کے ماحول
175	گنجانوں کا ماحول	195	گنجانوں کے ماحول
176	گنجانوں کا ماحول	196	گنجانوں کے ماحول
177	گنجانوں کا ماحول	197	گنجانوں کے ماحول
178	گنجانوں کا ماحول	198	گنجانوں کے ماحول
179	گنجانوں کا ماحول	199	گنجانوں کے ماحول
180	گنجانوں کا ماحول	200	گنجانوں کے ماحول

181	گنجانوں کا ماحول	201	گنجانوں کے ماحول
182	گنجانوں کا ماحول	202	گنجانوں کے ماحول
183	گنجانوں کا ماحول	203	گنجانوں کے ماحول
184	گنجانوں کا ماحول	204	گنجانوں کے ماحول
185	گنجانوں کا ماحول	205	گنجانوں کے ماحول
186	گنجانوں کا ماحول	206	گنجانوں کے ماحول
187	گنجانوں کا ماحول	207	گنجانوں کے ماحول
188	گنجانوں کا ماحول	208	گنجانوں کے ماحول
189	گنجانوں کا ماحول	209	گنجانوں کے ماحول
190	گنجانوں کا ماحول	210	گنجانوں کے ماحول
191	گنجانوں کا ماحول	211	گنجانوں کے ماحول
192	گنجانوں کا ماحول	212	گنجانوں کے ماحول
193	گنجانوں کا ماحول	213	گنجانوں کے ماحول
194	گنجانوں کا ماحول	214	گنجانوں کے ماحول
195	گنجانوں کا ماحول	215	گنجانوں کے ماحول
196	گنجانوں کا ماحول	216	گنجانوں کے ماحول
197	گنجانوں کا ماحول	217	گنجانوں کے ماحول
198	گنجانوں کا ماحول	218	گنجانوں کے ماحول
199	گنجانوں کا ماحول	219	گنجانوں کے ماحول
200	گنجانوں کا ماحول	220	گنجانوں کے ماحول
201	گنجانوں کا ماحول	221	گنجانوں کے ماحول
202	گنجانوں کا ماحول	222	گنجانوں کے ماحول
203	گنجانوں کا ماحول	223	گنجانوں کے ماحول
204	گنجانوں کا ماحول	224	گنجانوں کے ماحول
205	گنجانوں کا ماحول	225	گنجانوں کے ماحول
206	گنجانوں کا ماحول	226	گنجانوں کے ماحول
207	گنجانوں کا ماحول	227	گنجانوں کے ماحول
208	گنجانوں کا ماحول	228	گنجانوں کے ماحول
209	گنجانوں کا ماحول	229	گنجانوں کے ماحول
210	گنجانوں کا ماحول	230	گنجانوں کے ماحول

صدی ہجری کے آغاز سے دوسری صدی ہجری تک جاری کا دور شروع ہوا ہے۔ اس میں سیرت
 ہی جانتا ہوں۔ اسکاں کتابیں تصنیف کی گئی ہیں۔ سیرت نگاری کے اعتبار سے اسکاں تہہ پیش
 عربی زبان کو حاصل رہی ہے۔ یہ ہے کی مگر یہ حقیقت بھی قابل نظر ہے کہ اس دور میں مذہب
 میں سیرت کے ساتھ ساتھ مذہبی اور علمی سیرتوں کی تصنیف بھی جاری رہی ہے۔ سیرت نگاری کو عربی
 زبان میں اسامی میں سیرت حاصل ہے اس میں ۱۱۰۰ء تا ۱۱۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۱۵۰ء تا ۱۲۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۲۰۰ء تا ۱۲۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۲۵۰ء تا ۱۳۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۳۰۰ء تا ۱۳۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۳۵۰ء تا ۱۴۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۴۰۰ء تا ۱۴۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۴۵۰ء تا ۱۵۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۵۰۰ء تا ۱۵۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۵۵۰ء تا ۱۶۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۶۰۰ء تا ۱۶۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۶۵۰ء تا ۱۷۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۷۰۰ء تا ۱۷۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۷۵۰ء تا ۱۸۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۸۰۰ء تا ۱۸۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۸۵۰ء تا ۱۹۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔ ۱۹۰۰ء تا ۱۹۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔
 ۱۹۵۰ء تا ۲۰۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف ہوئی۔

سیرت میں سیرت نگاری کے علم اور ان کے ساتھ ساتھ سیرت نگاری کے علم اور ان کے ساتھ ساتھ

دہلی ہجرت تک میں اس لحاظ سے ایک ایسا ہی ہے کہ اس میں سیرت کے تمام اہم
 موضوعات کا سامنا کیا گیا ہے۔ کتاب کا آغاز ۱۱۰۰ء سے ۱۱۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 صورت حال ہے۔ یہ سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ ساتھ ۱۱۵۰ء سے ۱۲۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 کے ساتھ ساتھ سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ ساتھ ۱۲۰۰ء سے ۱۲۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 نے سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ ساتھ ۱۲۵۰ء سے ۱۳۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 تاریخ کی بحث کے ساتھ ساتھ ۱۳۰۰ء سے ۱۳۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 جان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ۱۳۵۰ء سے ۱۴۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 اس کے ساتھ ساتھ ۱۴۰۰ء سے ۱۴۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 رسالت کے ساتھ ساتھ ۱۴۵۰ء سے ۱۵۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 تنظیم کتاب کے ساتھ ساتھ ۱۵۰۰ء سے ۱۵۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 کے ساتھ ساتھ ۱۵۵۰ء سے ۱۶۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ

۱۶۰۰ء سے ۱۶۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 ۱۶۵۰ء سے ۱۷۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 ۱۷۰۰ء سے ۱۷۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 ۱۷۵۰ء سے ۱۸۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 ۱۸۰۰ء سے ۱۸۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 ۱۸۵۰ء سے ۱۹۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 ۱۹۰۰ء سے ۱۹۵۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ
 ۱۹۵۰ء سے ۲۰۰۰ء تک سیرتوں کی تصنیف کے ساتھ

ہم
سید
علی

عزیز
محبوب
علی

ان کے علاوہ ایک بہت بڑا نسل تھا جسے کبھی کبھی ہنس کہا گیا تھا۔ یہ
ساتھ رہتے کب کے اور تھے اور اس کے علاوہ دیگر گروہوں پروردگار کے لیے ظلم و ستم اور جہالت
کا وہی نسل کرتے تھے۔ یہ سب ان کے بہن اور غیر ملکی نسل سے نکلا ہوا تھا۔
فَا تَعْلَمُونَ اَلَا يَقْتُلُوْنَ اَبِي الْاَوْزَابِ ؕ اہم ان کی مہارت کس لیے کرتے ہیں
(سورہ صافات: ۳۳)

قرآن میں وہ سری نکاس یا نیکو کاروں کے ساتھ ہے
وَتَعْلَمُونَ مِنْ لَدُوْنِ اللّٰهِ اَخَا لَا يَقْتُلُوْنَ
وَلَا يَنْقُضُوْنَ وَاَعْتَدُوْا لَكُمْ اَنْتُمْ اَوْ اَبَا
هٰذَا الْاَلْبٰبِ ؕ (سورہ صافات: ۳۳)

ہاں وہ سب میں مروت کی اور بڑی کمالی کہا جاتا ہے۔ جو تقریباً 500 آدمی
بند ہے کہ وہ ایک دفعہ نام کے کسی شہر میں آیا تو وہیں لوگوں کا خوشی کی نسل کرتے ہوئے
دیکھا تو ان سے کہہ دیا کہ تم نے اسے اور تمہاری اکر کب کے اس میں سب کر دیے۔ یہ کہو
تو وہ نام کا کہتا تھا اس لیے اس کی یاد رکھنا چاہیے اور اس کی یاد دہانی ضروری ہوگی۔

(سورہ صافات: ۳۳)

ان کی ترویج

ان میں سے بہت ہی کے علاوہ کبھی کبھی اور سوائے ان کی زبان کی تار کے کسی
کو یہ جانتے تھے کہ یہاں قرآن مجید میں اس طرح ہے۔

وَاَعْلَمُوْا اَلَيْسَ بَيْنَ اَهْلِ الْبَيْتِ
وَالْاَنْصَارِ نَجْبَةٌ ؕ اَلَمْ نَزَّلْ هٰذَا الْاَلْفِ
بِزُجْرِهِمْ ؕ وَاَلَمْ نَسْجُدْ لِحُجْرَتِهَا

اَلَمْ نَكُنْ بِشَرْكِهِمْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ اَهْلِيْ
وَمَا كُنَّا بِاَهْلِيْ قَهْرٍ ؕ يَجْعَلْ لِيْ شُرَكَاءَ
مِثْلَهُ ۗ مَا تَنْصَحُنَا بِشَرْكَىْكُمْ ؕ

(سورہ صافات: ۳۳)

اور اللہ تعالیٰ نے کبھی ان اور سوائے ان
کے ہیں ان لوگوں نے ان میں سے کہ
حصہ لیا تھا کہ وہ اور ہم لوگ کبھی ہیں کہ
یہ ان کا ہے اور یہ ہمارے سمجھوں گا ہے
اور ہم بھی ان کے سمجھوں کی ہوتی ہے
اور اللہ کی طرف میں ان کی اور ہم بھی ملتی
ہوتی ہے اور ان کے سمجھوں کی طرف بھی
جاتی ہے کہ ان کو سمجھ کر کرتے ہیں۔

اور وہ اپنے نبیوں کی جگہ ہیں کہ یہ کہ
سوائے اور کبھی ہیں ان کا استعمال اور ان کا
ہاں ان میں ان کی نہیں کہا گیا کہ ان کے
میں ہم ہیں اور سوائے ان کی ہوتی اور
ہاں وہ ان کی تمام کر دی گئی اور کوئی ان کے
ہیں ان کی یہ کہ ان کے تعالیٰ کا نام نہیں لینے
کس طرح ان کو ان سے کہہ کر ہے ان کی
انہی ان کو ان کے لیے کہ ان کو سمجھتا ہے۔

اور وہ کبھی ہیں کہ ان کے سمجھوں
کے ان میں ہے وہ خاص ان کے
مرووں کے لیے ہے اور ہماری سمجھوں
ان کے سمجھوں اور ہماری سمجھوں ہے

وَاَلَمْ نَزَّلْنَا مُبْرِكًا عَلٰی الْاَنْصَارِ
مِنْ سَمَاءِ اَمْرًا ؕ وَاَنْعَزُوْا عَلٰی
اَرْضِجَبَّتْ ؕ وَاَنْ يُّكْفِرُوْا بِمَا كَفَرُوْا
فَاَنْتُمْ كٰفِرٌ ؕ

تَا مَنَعْتِكَ عَلَيْهِ فِرْعَانَ الْأَشْقِيَّ ۝
يَتْلُوهُنَّ يَتْلُوهُنَّ مِن لَدُنِّكَ
تَمَّ كَيْفَ كُنَّا نَسُودُ ۝

(صافات: ۶۷-۶۸)

وَمِنَ الْأَمْثَلِ فَسَّرْنَا مِنْهُ قُلُوبًا
قَلْبًا فَأَعْتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِرْعَانَ الْأَشْقِيَّ ۝
فَتَنَّمَّ فَبَدَّدَ ۚ وَتَوَسَّكُمُ اللَّهُ يَهْتَدِ
فَتَنَّمَّ أَقْلَمَهُ وَبَشَرَ الْفِرْعَوْنَ عَلِيُّ
عَلِيًّا كَيْدِي الْأَمْسِ بَعَثَ جَلِيمَ بْنَ هَلْفَةَ
أَبَا نَهْدِيٍّ الْفَرَزْدَقَ الْعَلْبِيَّ ۝

(صافات: ۶۹-۷۰)

وَالصَّالِحِينَ ۝

شرکیں عرب نے عقلی طور پر سوچا کہ ہموز کا رنگ خدا کی سچائی کا کہان کی
پر عقل اختیار کر کے گی اور اللہ تعالیٰ کی عقلی کردہ کیفیتوں اور روشنیوں کو اپنی مرضی سے مٹا دیں
وہام کر کے کافروں کے نام کی تدریس، پڑھائی اور پڑھنے سے ان کے عقائد کا صحیح تصور
استوار کر دیا گیا، یہ بھی لکھتے تھے۔

ضرورت سے یہ لکھتے

انہی کی وجہ سے وہ ان عربوں نے جو کہ ان کی ضرورت کے لیے ان کو سمجھا ہے۔
عربوں میں وہ ہیں اصل انجیل کے پیچھے ہاتھ عالم ہے تاکہ شیعی روایتوں پر
تھے جو ان کی ہر وہ کہانیاں اور اس کی کتب اور کتب پر لکھی تھیں۔ وہ نہ صرف ان کی کتابت سے

تھا یہاں فائدہ تو اس کی تعلیم کے لیے ضرورت تھی اس کا نام نہیں اس کی روایت لکھی گئی تھی
تھے جو ان کی کتابوں میں ہی نام سے کہتا ہے تاکہ ان کی روایت لکھی جاسکے۔

(صافات: ۷۱-۷۲)

یہودی اور صابی اہل کتاب ہونے کے باوجود وہ جو عیسائوں سے علوم تھے اور
انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کو خدا کی روایت سے روکا تھا اس کی روایت آ کر ان کو
عیاں میں لایا ہے۔

بِأَعْيُنِنَا ۚ وَسِعْتُم مَثَلَهُمْ وَعِزَّ قَوْلِنَا ۚ
فِي الْآيَاتِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

بجو قرآن آج لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی وضاحت بھی کی ہے کہ عربوں نے
حدیث میں علی علیہ السلام کو اور یہودیوں نے حدیث میں علی علیہ السلام کو لکھنے کی جگہ سے
اس کا پتہ لگا دیا تھا۔

وَالصَّالِحِينَ ۝
الْحَقُّ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝
الْحَقُّ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

انہوں نے ان کے بیٹے اور ماں سے ان کو سمجھا دیا ہے کہ انہوں نے ان کو لکھا تھا کہ جنت
میں صرف یہودی اور صابی ہی جا سکتے ہیں۔

وَالصَّالِحِينَ ۝
فَتَنَّمَّ أَقْلَمَهُ وَبَشَرَ الْفِرْعَوْنَ عَلِيُّ
عَلِيًّا كَيْدِي الْأَمْسِ بَعَثَ جَلِيمَ بْنَ هَلْفَةَ
أَبَا نَهْدِيٍّ الْفَرَزْدَقَ الْعَلْبِيَّ ۝

اللہ پرستی

سزا دینے عرب کے پاس میں انہوں نے انہوں سے یہودیوں کے عقائد ایک
انہوں نے ان کی کتابوں میں انہوں نے ان کی روایت لکھی تھی تاکہ ان کی روایت لکھی جاسکے۔

اس قدر تھکتے اور بھڑکتے اور بدعات اور اوقات قابل کر لی تھیں کہ اس کی اصل تصویر ہی
 بننے ہو گی تھی۔ مہاراجت سے پہلے جی، مالکات میں بدرواکی، اختصاکیات میں بدعمرتی اور
 فراخس، بدعہادت میں امرض واکھرتی کرتے جو خاص میں عادت و آجوش کے بارے
 میں کامرانی تھا کہ وہ یہ امرانگی کے بارے میں۔

پاش امریان و لغا سب کی ہی وہ سجاویں سب ہم صروج تک پہنچیں تو دعائے شکیں ملے
 فرما کہ لیت سے باز رہا ہوئی، جانتے سنی ملے اور پھر پھر یہ حال اور سہوہ آتے
 خواب کا کلی تھیں ہی کہ میں انہیں تہذیب کے لئے فائدہ مند ہے۔

☆.....☆.....☆



کتابت سماویہ میں آپ
 کے ظہور کی پیش گوئی

کتاب سہویہ میں آپ ﷺ کے ظہور کی پیش گوئیاں

اہل عرب دینِ طہرت کی جانے لگے، ایمان و مذاہب کے ہیرو کاروں بن گئے تھے اور ایک صفائی پرانہ گہری سہوہ روز ہونے کی بجائے انہوں نے لطف سمیٹا ہوا پتھر کی پرستش اختیار کر رکھی تھی۔ وہاں ہم سہوہ و عقل نہیں بلکہ وسوسہ و گرجاں اور عقیداتِ ظنیہ کو ازسواں کر کے کرائی کے گنہ گار بن کر صبروں میں غرق ہو چکے تھے۔ ان حالات میں سہوہ بے تاملی نے اہل عرب ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کی راہنمائی کے لیے اپنے آفریقہ و ایشیا و افریقہ کے ممالک کو سہوہ لڑا، جن کے ظہور کی پیش گوئیاں اور پتھر میں لکھی کتاب سہویہ پر آج کلئی صحائف میں آج بھی

ذاعیانہ ابراہیم علیہ السلام

میں درج ہے کہ علیہ السلام ہمدردی لہراتے ہیں "میں اپنے آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رہا، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی رحمت اور انبیاء کا خراب ہونا۔"

واقف علیہ السلام، ج ۱، ص ۱۵۵، ۱۵۶

سب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لیے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے راجعاً کریمت اور تہمیر کیا تو وہیں تہمیر نہ فرماں

وَأَنبَأَ وَالْبَشَرِ الْبَشَرِ وَتَسْوَأَ الْبَشَرِ
 فَكَلِمَاتُ الْبَشَرِ الْبَشَرِ الْبَشَرِ

اسے اہل عرب میں بھی آج بھی سب سے ایک رسول لکھے ہیں ان پر تعریفی آیات پڑھتے

تمام تر شہر و ممالک کے باوجود توروں اور انجیل میں آپ ﷺ کی آمد کی پیش گوئیاں موجود ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 نَبَأَ الْبَشَرِ الْبَشَرِ الْبَشَرِ

”خداوند بجز خدا ہی سے ہی لیے میرے دو ایمان سے میرے بھائیوں میں میری
 بہنو ایک نبی برپا کرے گا تم میں کی طرف کان صریح“۔ (تفسیر باب ہدایہ ص ۱۰۰)
 باب تفسیر ص ۱۰۰
 دوسری جگہ اس طرح ہے:

”خداوند نے مجھ سے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا یا کیا میں ان کے لیے ان
 کے بھائیوں میں سے تمہارا ایک نبی برپا کروں گا اور یہ تمہاری اس حدیث میں ہے کہ“۔
 (۱۰۰)

انجیل میں بتا دیا اس طرح ہے:

”اور ان سے کہا کہ تم نے کتاب مثنوی میں نہیں پڑھا کہ میں میرا
 پیغاموں نے دو کیا نبی کو نے کہ میرے کا ترجمہ کیا پڑھو اور ان کی طرف سے وہ دوسری مثنوی مقرر
 میں کتاب ہے اس لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ تمہاری کتاب سے تم نے لی جانے کی اور اس
 تمہارے اس کے اصل ہے وہ وہی ہے جسے تمہارے اس کے اس سے ہی پڑھا گیا“
 (۱۰۰)

دوسری جگہ اس طرح ہے:

”میں اب سے درخواست کروں گا کہ وہ جس میں وہاں (انجیل) لکھی گئی
 کہ وہ کتبہ ہے اور ہے۔“
 (۱۰۰)

ایک اور جگہ ان کی اس طرح ہے:

”اب وہاں (انجیل) لکھی گئی ہے کہ میں تمہاری کتاب کی طرف سے تمہارے اس میں
 کا میں اپنی کتاب کے اس طرح سے لکھی ہے وہ دوسری کتاب ہے۔“ (۱۰۰)
 اور وہاں کہات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ قبل از ہجرت میں ہے
 کے ساتھ کہ کتاب ہمارے اور انہی کتاب میں بھی ہے کہ وہ ہے جس کی سرایت قرآن
 میں اس طرح کی گئی ہے

وہاں بھی زبور انجیل میں ہے
 (تفسیر ص ۱۰۰) ۱۰۰

ان تمام روایں دوسریوں کے ساتھ اہل کتاب کا یہ ساتھ ساتھ اور جگہ جگہ ہوا جس
 کے بارے میں قرآن مجید نے فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَذُوقُوا
 الْعَذَابَ الَّذِي لَمْ يَخْلُ مِنْهُمُ اللَّهُ وَإِلَى اللَّهِ
 أُنْفُسُ الْفُجُورِ (اس کے بارے میں انجیلوں میں بتا دیا ہے
 عذاب عظیم کا عرثوں اور عرثوں) وہ اللعنة اللعنة
 علی الکفارین (۱۰۰) اور ان کے لکھی گئی احادیث کے ساتھ ہے۔

مترجمین سے گفت گویا کے بارے میں اس کے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے
 انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے
 اور جس طرح ان کی اپنے اپنے کے احادیث ہیں وہ وہی ہے جس طرح ان کی احادیث
 ہیں وہ وہی ہے جس طرح ان کی احادیث ہیں وہ وہی ہے جس طرح ان کی احادیث ہیں وہ وہی ہے

الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَذُوقُوا
 الْعَذَابَ الَّذِي لَمْ يَخْلُ مِنْهُمُ اللَّهُ وَإِلَى اللَّهِ
 أُنْفُسُ الْفُجُورِ (اس کے بارے میں انجیلوں میں بتا دیا ہے
 عذاب عظیم کا عرثوں اور عرثوں) وہ اللعنة اللعنة
 علی الکفارین (۱۰۰) اور ان کے لکھی گئی احادیث کے ساتھ ہے۔

انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے
 اور جس طرح ان کی اپنے اپنے کے احادیث ہیں وہ وہی ہے جس طرح ان کی احادیث
 ہیں وہ وہی ہے جس طرح ان کی احادیث ہیں وہ وہی ہے جس طرح ان کی احادیث ہیں وہ وہی ہے
 اور انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے کہ انہی احادیث کے ساتھ ہے

۱۰۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کہ انی قرآن و حدیث اور تاریخ و سیرت کی کتابوں میں کلمات سے ذکر ہوئے ہیں اگرچہ صرف قرآن مجید میں بیان کیے گئے ہیں وہ اتنے ہیں۔
جن کی تحصیل اس امر سے ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کا معنی ہے قہر ہے کیا اور۔ دیکھو سورہ صافات، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اولیٰ نام ہے جس کی تعریف حضرت محمد بن عبد الوہاب نے اس امر سے کی ہے۔

وَصَلَّىٰ لَنَا مِنْ رَسُوْبِهِ جَلِيْلًا
فَلَوْلَا الْغُرْزِيُّ فَخْشُوْهُ فَوَضَعْنَا فِخْشَهُ

(قرآن والے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سے خطاب میں دعا کی اور یہ (کیا) کہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) بلکہ عربیہ ترتیب اس امر سے تھی ہے کہ عربیوں نے کہا کہ اس کا صحیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور است کا لقب ہندوں نے بلکہ قباہت کے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بادشاہ سے عربیہ کہ اس نام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ عربوں کے اس کا نام بھی تمام ہے۔

حدیث میں بھی آتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ میں یہود اور مجوسیوں اور
اسیوں پر امیر صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نہ وہ کسی کو صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں گے۔ یہ سب اس کا نام

وَصَلَّىٰ لَنَا مِنْ رَسُوْبِهِ جَلِيْلًا
فَلَوْلَا الْغُرْزِيُّ فَخْشُوْهُ فَوَضَعْنَا فِخْشَهُ
(قرآن والے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سے خطاب میں
عربیوں نے کہا کہ اس کا صحیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے) بلکہ عربیہ ترتیب اس امر سے
تھی ہے کہ عربیوں نے کہا کہ اس کا صحیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور است کا لقب ہندوں
نے بلکہ قباہت کے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور
بادشاہ سے عربیہ کہ اس نام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ عربوں کے اس کا نام بھی
تمام ہے۔

شکل: محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی اس طرح جسے علی بن ابی طالب نے حضرت علیؑ سے عرض کیا کہ میں نے قرآن مجید میں اس نام کا ذکر نہیں پایا ہے۔

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

بعض روایات میں ہے۔

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

بعض روایات میں ہے۔

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

بعض روایات میں ہے۔

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

بعض روایات میں ہے۔

اور انہیں حضرت علیؑ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔" حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: "میرے پاس ایک نام ہے جسے آپ نے نہیں پایا ہے۔"

عن ابي بن کعبه روى عنه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

(صفر: ۲۵-۲۶)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

قُلْ لَا آتِيكُم بِغَيْرِ مَقْدَرٍ أَوْ لَا حِسْرَةٍ

أُولَٰئِكَ مَتَّعْتُهُمْ مَالًا ۖ وَلَقَدْ خَلَقْتُمْ أَفْئِدَةً

طَلَبْتُمْ لَا تَسْخَرُونَ مِنْ الْقَوْمِ ۚ وَمَا

تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّوْءِ أَلَّا يَأْتِيَكُمُ الْغَيْبُ

بِأَنزَارٍ ۚ وَلَقَدْ خَلَقْتُمْ

سورة ہود میں اس طرح ارشاد ہے:

أَلَمْ تَشْكُرُوا لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَلِكْ لَكُمْ مِن دُونِهِ

شَيْئًا ۚ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُشْكِرِينَ

بقرہ: ۱۱۷

سورة طہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ہی پیغمبر کا اس طرح تعریف کیا ہے:

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

قرآن ہی کی سزا ہے اس میں اللہ سے تعجب کیا ہے:

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

وَمَا تَرَىٰ خَلْقًا يُعَذِّبُ ۚ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَفْسًا لِّعَذَابِهِ لَمَّ حَسْبًا

تفسیر

ذرا دیکھو کہ یہ آیت ہے: "اور اسے وہ ایمان سے آگاہ کرے والا"۔ یہ بھی آپ ﷺ

کا نام صحت ہے۔ جیسا آپ ﷺ کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی پیدا کیا تھا اور اللہ تعالیٰ

کے پاس ہے ایمان سے آگاہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی پیدا کیا تھا اور اللہ تعالیٰ

کلمہ بھی لکھا ہے اور اللہ تعالیٰ سے پتہ چلتا ہے اور رسول کریم ﷺ کی خواہش اور تمنا بھی

یہی ہے کہ ان کی سمت اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ ہو جائے اور

اپنے جسدِ باریہ اگر وہاں ہے کہ رسول کریم ﷺ کو ان کا آگاہ کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ

قُلْ مَا مَنَعْتُمْ هَٰذَا أَنْ يُنزَلَ عَلَيَّ الْكِتَابَ ۖ لَأُنزِلَنَّ

وَمَا لَكُمْ لِمَا كُفِّرَتْ عَنْكُمْ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ السَّاجِدِينَ
 اِن قبیح والا تاؤ خیر یعنی ذنا گناہ
 لیکر تبتی ۵ (۶۶-۶۷) ص ۱۰۲

وَمَا لَكُمْ لِمَا كُفِّرَتْ عَنْكُمْ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ السَّاجِدِينَ
 نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ اور
 تمہارے ساتھ کیا کیا جانے کا میں تو
 صرف اس کی توبہ کرتا ہوں جو میری
 طرف ہی نکلی جاتی ہے، میرا صرف اسی
 احسان آگاہ کر دے گا۔ ص ۱۰۲

سورة الاحقاف میں اس طرف آ کر ہے
 لَقَدْ كُفِّرَتْ عَنْكُمْ ذُنُوبِكُمْ وَكَفَّ لَكُمْ
 لِسَانُكُمْ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
 سَاجِدِينَ ۝ وَلَا تَتَّبِعُوا مَنَاجِمَ الَّذِينَ
 كَفَرُوا وَبَدَّ إِلَيْكُمْ صَدْرَهُمْ ۝ وَلَا تَقْرَأُوا
 الْبُرُوجَ ۝ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
 سَاجِدِينَ ۝ (۱۰۱-۱۰۴) ص ۱۰۱

سورة الاحقاف میں اس طرف آ کر ہے
 وَلَوْ جِئْتُمْ بِآيَاتٍ كَثِيرَةٍ لَّنَبْتَغِيَنَّ
 وَنَأْتِيَنَّكُمْ وَنَأْتِيَنَّكُمْ وَنَأْتِيَنَّكُمْ
 وَنَأْتِيَنَّكُمْ ۝ (۱۰۱-۱۰۴) ص ۱۰۱

ایک حکم میں اس آیت سے ثابت کیا ہے
 فَمَا أَزَلْتُمُونَّ فَسَدَّ بَابَهُمْ وَأَلْجَوْهُمُ
 إِلَىٰ ظُلْمٍ أَعْمَىٰ ۝ (۱۰۱-۱۰۴) ص ۱۰۱

یعنی ہم نے آپ کو کبھی دینے
 والا کوئی نشانہ نہ دیا اور انہوں نے
 کر لیا ہے۔

طحاوی میں قرآن مجید کی سورۃ الاحقاف ص ۱۰۱-۱۰۴

سورة الاحقاف ص ۱۰۱-۱۰۴
 توبہ کا آگاہ ہے۔

رہ وقت حج

رہ وقت کے معنی ہیں حقیقی اور حیران نہ رہیں کہ کرم حج کا اپنی امت کے ساتھ
 حقیقی اور حیران ہیں۔ امت کے کسی فرد کا حکم میں جانا آپ حج کو قطعاً پسند اور گوارا
 نہیں۔ حدیث میں آتا ہے آپ حج سے فرار نہیں تھا۔ کافروں سے بڑھا کر نہیں
 حج کیا ہوا لیکن تم مجھ سے ذرا ہٹ کر اجنبی کی ایک عورت سے مل جاتے۔ (ابو
 داؤد ص ۱۰۱)

قرآن مجید ص ۱۰۱-۱۰۴

لَقَدْ كُفِّرَتْ عَنْكُمْ ذُنُوبِكُمْ وَكَفَّ لَكُمْ
 لِسَانُكُمْ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
 سَاجِدِينَ ۝ (۱۰۱-۱۰۴) ص ۱۰۱

یعنی تمہاری توبہ کے لئے تمہارے ہیں
 اور اللہ اس کے ساتھ ہے۔

حیران ہیں۔

رحم حج

رحم کا معنی ہے حقیقی اور حیران نہ رہیں کہ کرم حج کا اپنی امت کے ساتھ
 حقیقی اور حیران ہیں۔ امت کے کسی فرد کا حکم میں جانا آپ حج کو قطعاً پسند اور گوارا
 نہیں۔ حدیث میں آتا ہے آپ حج سے فرار نہیں تھا۔ کافروں سے بڑھا کر نہیں
 حج کیا ہوا لیکن تم مجھ سے ذرا ہٹ کر اجنبی کی ایک عورت سے مل جاتے۔ (ابو
 داؤد ص ۱۰۱)

سب کے لیے ایمان کی بات کی شہادت دینے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ کے نام تک پہنچا
دینے آپ ﷺ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کر لیا اور آپ ﷺ نے ہمیں مکہ کے
کے بارے میں بھی اطلاع دیا۔

رسول کریم ﷺ نے اپنی شہادت کی اگلی اگلی آیتوں کی طرف اپنی کہانیاں
تھے اور ان لوگوں کی طرف انکے تھے اور فرماتے دیتے تھے:

استغفر اللہ ربی

استغفر اللہ ربی

استغفر اللہ ربی تمہیں میں فرماتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ، رسالت و نبوت، شہادت اور شہادت اور نبوت سے
تمام معاملات میں ایسے تھے۔

داعی الی اللہ ﷺ

داعی کا معنی ہے دعوت دینے والا اور داعی اللہ سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی
طرف۔ رسول کریم ﷺ اللہ کی طرف سے اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔

قرآن الہی میں ذکر کرتا ہے:

وَأذِینَا إِلَى اللَّهِ وَآلِئِهِ

۱۱۰:۳۳

آپ ﷺ داعی الی اللہ تھے۔ لوگوں کو یہ اسلام کی دعوت، شہادت اور نبوت سے
تے ہی، اللہ کی نعمت و رحمت کا نتیجہ تھا کہ وہ ہیں سے ہم اسے دیکھ کر ہر آنکھوں میں
خیر و شہادت کے۔ جو حق کی انگریز سے آج تک ملت کے گھوڑوں میں گئے۔ جو نبوت و شہادت
کے خلاف سے اپنی اور دوسروں کے ساتھ کرتے تھے۔ وہی ان کی شہادت سے ہر حال میں کفر

انہی سے پیدا کرنے لگے۔ جنہوں نے اپنی بیعتوں کو اپنے دل کی پرستی سے انکار کر رکھا تھا
اور وہ اپنے اپنے گناہوں سے گناہ کرتے تھے کہ انہی آیتوں میں ہے اللہ و اس میں ہو گئے۔

انہی رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے داعی الی اللہ کا سب سے پہلا
تھے جس نے دعوتی کہا ہوا۔

سراج محمد ﷺ

قرآن الہی میں رسول کریم ﷺ کو سراج محمد کے نام سے خطاب کیا گیا ہے۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَذِینَا إِلَى اللَّهِ وَآلِئِهِ وَبِزِیْرِنَا نُنزِّلُ الْوَحْیَ ۝۱۰
۱۱۰:۳۳

اس آیت کے معنی یہی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو سراج کہا گیا ہے۔ سراج اللہ کی ایک
ان کی روشنی تو ساری ہے لیکن اس کی شہادت میں زیادہ روشنی ہے جس کے لئے قرآن چاہا ہوا اسکا
چشمہ اور اس سے روشنی نکلنے کی جگہ ہے۔ رسول کریم ﷺ نے دعوت دینے کے لئے دعوت دینے کے لئے
روشنی سکون و رحمت کا سامان پیدا کرتی ہے۔ آپ ﷺ دعوت دینے اور قرآن مجید میں ہیں اور
آپ ﷺ کی ان روشن مشعلوں کو اپنے دل سے لے کر ان کے دل میں لے کر آئے ہیں۔

سب کا نام یعنی اللہ کے حکم کی پہلے دیکھیں کہ ان کی شہادتوں کی شہادت ہے کہ رسول کریم ﷺ
دعوت دینے میں منزل ہیں۔ جیسا کہ ایمان دہی نے ان کی شہادت میں لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ
کی آیت کہانی ہے، نور و نبوت اللہ کا چہ چہ ہے جو اللہ کے لئے ہے۔ جس سے اللہ نے ان کو
عطا فرمایا اور انہیں اس کو اللہ کی منزل دیا جیسا کہ ہے جو رسول کی نشان دہی کرتا ہے جسکی شہادت
کہ انہی رسول کی شہادت میں علم کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ان کے لئے انہیں میں اور شہادت
داعیوں میں لکھا ہے اپنے حکام پر رسول کریم ﷺ کی شہادت میں علم کے اور نبوت سے لوگوں کو اس

کرتے ہیں۔

(محمد کوثر، ص ۱۶ میں ص ۵۳)

خاتم النبیین ﷺ

خاتم نبیوں کو کہتے ہیں، اور فرموا جلیل علیہ السلام ہے یعنی آپ ﷺ پر رسالت نہ آتی تھی بلکہ ہو گئی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں وارد ہے:

لَا تَأْتِي سَفِيحَةٌ أَوْ غَوِيَّةٌ وَغَيْرُهُنَّ (تو کوئی سہولت نہ آئے گی اور نہ وہ جس سے کسی کے باپ نہیں ہیں) وہ اللہ کے رسول
وَلَكِنِّي وَرَسُولِي عَلَى حَقِّهِمُ النَّبِيِّينَ ؕ (میں اور میرا رسول ان نبیوں کے حق پر ہے جو اللہ کے رسول ہیں اور
وَأَنْتُمْ أَهْلُ الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ غَيْرِكُمْ (اور تم لوگوں کے ختم کرنے والے ہیں اور
۱۳۰۰۱۳۲) اللہ تعالیٰ پر بیعت کا نبی ہی ہوا ہے۔

احادیث میں اس ضمن میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اور یہی امت اس امر پر
حقن اور حرم ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ اگر کوئی ایسا کرتا تو وہ
جہنم کا رہا اور اللہ تعالیٰ کی قسم کہ آپ کے بعد حضرت علیؑ علیہ السلام کا نزول ہوگا، وہی
آئی ہے کہ آپ کے نبی میں کرشمہ آج کے کھیل کے اور ۱۳۰۱۳۰۲ سے ثابت ہے کہ
خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اللہ تعالیٰ قسم ہے کہ جاتی ہے۔

رَحْمَةُ الْغُلَامِيْنَ ﷺ

رسول کریم ﷺ تمام بچوں کے لیے رحمہرمت ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی
واحد رب الغلطنین ہے اس کی مثال کہ، کتاب قرآن مجید واقرن الغلطنین ہے اور پھر
۱۳۰۱۳۰۲ میں وارد ہو کر تم ﷺ رَحْمَةُ الْغُلَامِيْنَ ہیں۔ جیسا کہ ۱۳۰۱۳۰۲ ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے
رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔)

کائنات میں جو کچھ نبی کریم ﷺ پر ایمان لے کر آئے، وہ سب اللہ کی رحمت کو قبول
کرتے ہیں، اور یہ اللہ کی رحمت کی تمام شاخیں ہیں اور اللہ کی رحمت ہی ہے آپ ﷺ کی رحمت
کائنات کے لیے، اور یہ رحمت ہے۔ انھوں نے امت محمدیہ کو آپ ﷺ کی رحمت سے ہی
وہ رحمت سے پیدا کیا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ نے
اور انھیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لایا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ نے

آپ ﷺ نے ان کا دل بھر دیا ہے، ان کے لیے یہ اللہ کی رحمت ہے، اور اللہ کی رحمت
فرمائی ہے، اس لیے ان کو اللہ تعالیٰ نے رحمت سے لایا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے رحمت
نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میں رحمت کرتے ہوں، رحمت کرنے والا نہیں بلکہ
رحمت کا نام ہے، رحمت کا بھیجا گیا ہوں۔ (مختصر صحیح مسلم، ۱۳۰۱۳۰۲)

ایک روایت میں بھی ہے کہ آپ نے اللہ سے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ کی رحمت سے
بھیجتے ہیں، میں اس رحمت سے ایمان رکھوں گا، اس کے لیے ان کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

(مختصر صحیح مسلم، ۱۳۰۱۳۰۲)

شَرِيحَةُ صَلَاحِ الْعَالَمِيْنَ ﷺ

شہید ہے، اور آپ ﷺ کو تمام امت پر شہید اور گواہ بنا دیا گیا ہے، آپ
۱۳۰۱۳۰۲ میں آپ کی رحمت سے اللہ تعالیٰ نے رحمت سے لایا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے
رحمت سے لایا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے رحمت سے لایا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے
رحمت سے لایا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے رحمت سے لایا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے

وَيَكُونُ الرَّسُولُ حَقِيقَةً
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سکتے ہیں۔

(المجادلہ: ۲۱، ۲۲)

سورۃ میں اس طرح بیان ہوا ہے:

يَسْتَوِي السُّؤَالُ حَقِيقَةً عَقِيقَةً
وَيَكُونُ حَقِيقَةً عَلَى النَّاسِ
تاکہ سوال تم پر کہہ بہ طور تم کوں پر کہہ
ہو۔

(صحیح: ۲۲، ۲۳)

امدادت میں اس کی وضاحت اس طرح ہوئی ہے کہ کتابت کے دن حافظ قرآنی تمام
قرآن میں سے پڑھیں گے کہ کیا تم نے میرا پیغام تم کوں تک پہنچایا تھا؟ وہ جواب دیں گے
ہاں۔ یہ سوال ہوگا کہ تمہارا کہہ سکتے ہیں کہ تم نے پہنچایا ہے اور اس کی راست ہے۔
کہاں اس نیاہ پڑھیں ہوگی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی سنت نے کھلی احسن کا شاہد کیا
ہے اور حاضرہ نظر میں۔ بلکہ اس بھی ظہری تمام حافظ قرآنی نے اس آیت کے کتابت و سنت کی
صورت میں دکھایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کے بارے میں سورۃ میں اس طرح ذکر ہوا ہے:

فَشَفَّعْتُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِكُمْ فَسَبَّحُوا
وَجَسَّعْتُمْ عَلَيْنَا حَقًّا حَقِيقَةً
پس کیا مال ہوگا جب ہم پرست میں سے
ایک گروہ دوسرے کے گروہ آپ کوں کوں
وہم: ۲، ۳

اور سنت تمام قرآنیہ:

وَقَوْمٌ كَقَوْمِ قُرَيْشٍ حَقِيقَةً حَقِيقَةً
بَيْنَ قَبِيْلَتَيْهِمْ وَجَسَّعْتُمْ حَقِيقَةً عَلَيْنَا
اور جس دن ہم پرست میں آئی میں سے
ہیں کے جاسے پڑے گروہ کرا کریں گے اور
آپ کوں سب پر گروہ کرا کریں گے۔
وہم: ۱۶، ۱۷

آیت ہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت شہید کا ذکر ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تمام احسن پر گروہ ہوگی۔

فَشَفَّعْتُمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سب کو آپ سے مراد ہے تاکہ کرا لے وہاں یا اور اسے
دلا سکیا کہ اللہ باری تعالیٰ ہے:

وَأَنْ قَوْلًا عَقْرَانِي حَقِيقَةً عَقِيقَةً
فَشَفَّعْتُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِكُمْ فَسَبَّحُوا
تاکہ میں نے تم کوں تک پہنچایا تھا
اپنے پیغام کے لیے وہ راست ہے آئے گا۔
اور یہ ایک جاسے تاکہ دیکھے کہ میں تم
صرف شہید کرا لے وہاں میں سے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ تمام احسن اور حاضرہ ہے۔ حافظ قرآنی کی طرف کوں کے
اعمال پر کے اہام سے تاکہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے جاہت میں کے جس میں آتی ہے
کہاں اس سے گروہ ہوتا ہے۔ یہ حقائق کا کتابت کی مرضی ہے۔

عَقِيقَةً حَقِيقَةً

ختم سے مراد ہے وہ جگہ جہاں سے مراد اس (اللہ) کا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تمام
اور ذرا ختم آدم کے سر پہنچا ہے۔ حضرت صابر ام علیہ السلام کی کہ اور میں سے قرآنی تک کے
سورۃ قرآنی باقی حقائق میں سے ہوا ہے یہ ہوا اسباب کے ہیں آپ کی راست
ہوئی۔ قرآن کو میں دیکھتا ہوں کہ اس کے ساتھ میرا (اللہ) کے نام سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کتابت کیا گیا ہے جیسا کہ قرآنیہ:

شَخْنُ الْبَدَنِ أَضْرَابٌ وَتَحْدِيدُ قَلْبِ مَنْ
الْمَسْجِدِ الْعَزِيمِ وَالْمَسْجِدِ
الْقَلْبِيِّ. (بصیرت، ص ۱۰۷)

ہو رہی تھی اس طرح وہاں ہے۔
الْحَسْبُ لِلَّهِ وَاللَّهُ تَوَكَّلْ عَلَى غِيَاثِ
الْكَلْبِ وَنَلْمُ بَعْضَ لَمَّا بَعْضًا
(تفسیر، ص ۱۰۸)

سودا اللہ وکس اس طرح وہاں ہے۔
عَلَى الْكَلْبِ تَوَكَّلْ عَلَى غِيَاثِ آبِ يَثْرِبَ
كَيْسُخْرٍ عَسَاكُمُ تَبْنَ الْعَلْبُ الْكَلْبُ
وَاللَّهُ بِكُلِّ لَمَّا وَفَتْ رَجَبِيَّةً
(تفسیر، ص ۱۰۹)

رسول کریم ﷺ کا مال شرف ہے کہ آپ کشت کے حصے اور رسول ہیں جسکی
دعوت و مرتبت میں وہ آپ ﷺ کا مقام ہے، وہاں کا کشت جسکی کہہ رہے ہیں اور رسول کا
تکلف ہے۔

جس عمل میں اگر سے مردم ہزار لے یہ ہزار لے کیا کہ رسول ہیں اور نہ انہوں نے وہ
دی یا سے انسانی، بشری ماہیات ہوں۔ انہوں نے آپ کے گھر و معاشرت، چنگے کرنے اور
کمانے پہنے کی محتاجی ہزاروں کیا ہیں کہ اگر ان کیوں میں ہے۔
وَلَمَّا نَا لِهَذَا الْاِسْتِزْلَامِ الْاَكْفَلِ الْعَقْدَمِ
وَتَسْفِيْسُوْا لِسِ الْاَسْتِزْلَامِ د کمانے چہ ہزار ہزاروں میں پناہ گاہ ہے۔

لَوْ لَا تَكْتُمُونَ اِلَيْهِ سَلَفَاتٌ فَيَكْتُمُونَ نَعْمَةً
كَيْفِيَّةً
اس کے اس کوئی لڑائی نہیں ہے یہاں ہاں

بصیرت، ص ۱۰۶
عزتوں لے جب حضور ﷺ کی شریعت پہ امتزاج کیا کہ یہ عظمت و مراتب
کی عمل میں ہو سکتی ہیں اس کا جواب میں انہوں نے فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنَا قَلْبَكَ مِنَ الْاَمْرِ مُتَمَيِّنًا
اَلَيْسَ لَنَا اَكْثَرُونَ الْعِلْمَ وَتَسْفِيْسُوْا لَمَّا
الْاَسْتِزْلَامِ د بصیرت، ص ۱۰۷
ہزاروں میں اسکی چنگے ہے۔

تبیح

بی سے مراد ہے "خبر ہے"۔ قرآن مجید میں بی کا لفظ رسول کریم ﷺ کے
لئے لکھا گیا ہے جو عربی استعمال ہے۔ جیسا کہ اشارہ ہے۔

وَمَا كُنَّا مِنْ بِيْعَةِ اَنْ يُّعْلَمَ وَوَسْمِ الْاَعْلَى
بَابُ بَيْتِ اَعْلَى يَوْمَ الْاَعْلَى
(الحدود، ص ۱۰۳)

خبر میں بی بیعت، حضور ﷺ کا بی کے نام سے ہے کہ وہاں ہے اس طرح بی

المالعة: ۸۱	الاحزاب: ۱۵۸، ۱۵۷
الطلاق: ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲	سورہ: ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱
الاحزاب: ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰	قاف: ۵۲، ۵۰
الاحزاب: ۲	المنجدة: ۱۲
التحریر: ۹، ۸، ۳، ۱	الطلاق: ۱

رسالت و شریعت

سید المرسلین حضرت رسول کریم ﷺ اس جہاں میں شہید ہوئے اور انہوں نے کہا ہے۔
 آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر اللہ عزوجل نے اپنے آخری رسول کے لیے
 سزا میں مکہ کا انتخاب کیا ہے اس سزا میں ہے کہ وہ نبی اور رسولوں میں داخلہ نہیں دے گا۔
 رسول کریم ﷺ کو آخری طور پر کریموں کے لیے منتخب فرمایا۔ رسالت پر قائم رہنے کے بعد
 آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: "مَنْ عَلَّمَ نَفْسًا حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ مِائَةٌ مِنْ حَسَنَاتٍ"۔
 اسے اسناد انان اور ہر سوا کی عیب ہے۔ اگر کوئی شخص اسے پڑھے اس کی تیس مائے ہزار کارہ۔
 جب آپ ﷺ نے تمہیں رسالت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے آپ ﷺ کی قوم کے
 لوگ ہی مخالف ہوئے اور کہنے لگے کہ تم آپ ﷺ کی دعوت کو نہیں مانتے۔ اور نبی
 آپ ﷺ کی رسالت کو تسلیم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ رسول ہی نہیں۔ جس کا قرآن مجید نے نبی
 کے بارے میں فرمایا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ إِذْ أَخْبَرَهُ أَنْ لَا تُبَدِّلُ دِينَهُ وَلَا يَسْتَدِينُ لَكُمْ ۗ

مگر میں نے اللہ کے ہاتھوں سے تم پر بڑی رحمت فرمائی کہ تم نے اپنے دین کو بدلنے سے منع کیا اور تمہیں اپنے دین سے نہیں

پہنچا دیا۔ (قرآن العنکبوت: ۲۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ۖ

رسالوں میں سے ہیں۔

۳۶-۳۷

وَأَشْفِقُ مِنْ غَيْبِهِ ج

انہوں کے بعد اے نبیوں کی طرف کی۔

ترجمہ: ۱۲۳

اب تعالیٰ کی طرف سے اپنے اسی حکیم و پختہ کی اس حق کے درجے میں
انہوں کو دیا گیا ہے کہ یہ کمال کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ انہوں کے اس حق کے لیے کسی عیب
کا احساس کر کے اے اللہ! انہیں عیب کا وقت دیا تاکہ وہ اس کو دیکھ سکیں اور صرف کسی
مرد میں یہ نہیں ہوا بلکہ میں نے کھلم کھلا ان شہروں میں انہیں اس عیب اور اس کا احساس
کیا۔

مشرکوں کی صورت حال یہی تھی کہ جب انہیں وہ خبر ملی اور انہوں نے انہوں کے
دینے والے سے یہ سخت جان قرار دیا مگر خدا تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قدر
بیت پرستی سے انہیں خالق تعالیٰ سے اس قدر بچا دیا کہ انہیں کوئی عیب نہ رہا بلکہ ان کے صاحب
اور اللہ کی عظیم کو کھنڈی نہیں سمجھتے تھے اور انہیں کوئی عیب نہ رہا بلکہ انہوں نے انہیں حق ترین
صحابوں سے تکریم کیا اور انہیں کی عبادتوں اور شکرانوں سے عارفانہ دین اور اللہ تعالیٰ سے
دولت کریم (ﷺ) کا اہتمام یہ تصور کیا کہ ان کے عیب سے انہیں بچا دیا گیا ہے
اور انہوں میں جو کچھ صرف یہ سمجھا کرتے تھے کہ آپ (ﷺ) کی امت کی طرف سے ان کا
بے ادب گرائی اور ان کی طرف سے انہوں نے انہوں کے صاحب و حاکم کی طرف سے انہوں کو
بے ادب اور اللہ تعالیٰ سے بے ادب قرار دیا ہے اور انہوں نے انہوں کو کریم (ﷺ) کے بارہا جانے
سوا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کے بارہا جاننے کے بھی انہوں سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے
نہیں ہوا جس کو انہوں نے انہوں کے بارہا جاننے کی حاجت انہوں کے اس عیب اور انہوں کو کریم
نے اس طرح اٹھایا ہے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا بِلُغَةِ الْمَثَلِ الْوَعْدِ لَعَلَّ يُهْتَبُ بِهِ سُلَيْمَانُ
بِأَكْفَلِ الْعَقْلِ وَبَشِيرِ هَيْبَةِ الْإِسْرَائِيلِ ط
اور ہم نے انہیں ۱۲۴ سے ۱۲۵ تک

ان کے اس عیب اور انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے
وَأَعَزَّ سُلَيْمَانَ بَلَدَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ وَالْجَمْعِ ط
انہوں نے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے
الْإِسْرَائِيلِ ط
انہوں نے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے

ترجمہ: ۱۲۶

اور یہی حکیم و پختہ کی اس حق کے درجے میں انہوں کو دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہوں کے اس حق کے لیے کسی عیب
کا احساس کر کے اے اللہ! انہیں عیب کا وقت دیا تاکہ وہ اس کو دیکھ سکیں اور صرف کسی
مرد میں یہ نہیں ہوا بلکہ میں نے کھلم کھلا ان شہروں میں انہیں اس عیب اور اس کا احساس
کیا۔

ترجمہ: ۱۲۷

کونسی اس حق کے درجے میں انہوں کو دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہوں کے اس حق کے لیے کسی عیب
کا احساس کر کے اے اللہ! انہیں عیب کا وقت دیا تاکہ وہ اس کو دیکھ سکیں اور صرف کسی
مرد میں یہ نہیں ہوا بلکہ میں نے کھلم کھلا ان شہروں میں انہیں اس عیب اور اس کا احساس
کیا۔

وَأَعَزَّ سُلَيْمَانَ بَلَدَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ وَالْجَمْعِ ط
انہوں نے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے
الْإِسْرَائِيلِ ط
انہوں نے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے انہوں کو کریم (ﷺ) سے

وَالْمَسْلُومَاتُ غَنِيَمَاتٌ لِلرِّجَالِ مَا ظَهَرَ لِي فِي نَفْسِي
كَرَاهِيَةً لِّبَنَاتِي

ترجمہ: مسلمانوں کی غنیمتیں جو ظاہر ہوئی ہیں میری نفس میں
میں سے ان سے کراہی ہے۔

تَرْوِغُ الْكُفْرِ وَالْمُغْنَى

ترجمہ: کفر کو ترغیب دینا اور غنیمت سے بچنا۔

(بخاری ۵۳۰۳)

آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا ذکر فرمادیا گیا

لَلرَّجُلِ نَفْسٌ وَنَفْسَتُهُ فِي الشَّوَابِ

ترجمہ: آدمی کے لیے اپنی نفس اور اپنی جوانی کی

نفس دونوں ایک چیز ہیں۔

لِلرَّجُلِ وَالرَّجُلِ نَفْسٌ وَنَفْسَتُهُ فِي الشَّوَابِ

ترجمہ: آدمی کے لیے اپنی نفس اور اپنی جوانی کی

نفس

(بخاری ۵۳۰۴)

فَقَدْ رَأَى نَفْسَهُ فِي الشَّوَابِ

ترجمہ: میں نے اپنی نفس کو اپنی جوانی میں

دیکھ لیا۔

لِلرَّجُلِ عَيْنَانِ وَنَفْسَانِ

ترجمہ: آدمی کے لیے دو آنکھیں اور دو نفسیں۔

ترجمہ: آدمی کے لیے اپنی نفس اور اپنی جوانی کی

نفس دونوں ایک چیز ہیں۔

مَنْ رَأَى نَفْسَهُ فِي الشَّوَابِ

ترجمہ: جو شخص نے اپنی نفس کو اپنی جوانی میں

دیکھ لیا، وہ اپنے لیے اپنی نفس اور اپنی جوانی کی

نفس دونوں ایک چیز سمجھ لے۔

(بخاری ۵۳۰۵)

جس پر سات سو چھیانوے روپے کا عہدہ تھا اور اس کا

نفس و نفسہ ایک چیز ہیں۔

(بخاری ۵۳۰۶)

انسان کو اپنی نفس اور اپنی جوانی کی نفس دونوں

ایک چیز سمجھ لے۔

ترجمہ: آدمی کے لیے اپنی نفس اور اپنی جوانی کی

نفس دونوں ایک چیز ہیں۔

انسان کو اپنی نفس اور اپنی جوانی کی نفس دونوں

ایک چیز سمجھ لے۔

ترجمہ: آدمی کے لیے اپنی نفس اور اپنی جوانی کی

نفس دونوں ایک چیز ہیں۔

انسان کو اپنی نفس اور اپنی جوانی کی نفس دونوں

ایک چیز سمجھ لے۔

انسان کو اپنی نفس اور اپنی جوانی کی نفس دونوں

ایک چیز سمجھ لے۔

انسان کو اپنی نفس اور اپنی جوانی کی نفس دونوں

ایک چیز سمجھ لے۔

انسان کو اپنی نفس اور اپنی جوانی کی نفس دونوں

ایک چیز سمجھ لے۔

انسان کو اپنی نفس اور اپنی جوانی کی نفس دونوں

ایک چیز سمجھ لے۔

موسیقی (۱) تمام دلوں اور نیوں میں مستور و محرم ہیں۔ آپ (ﷺ) کو قرآن مجید کی
 صورت میں اہل کتب پر اتاری۔ آپ (ﷺ) پر لے کر تمام کئی گویا آپ (ﷺ) کی
 شریعت الہی شریعت ظہری سے اور کلمات و احکامات سے ہی نورانی کیا جو کسی اور سر سے ہی
 کے حصہ میں نہیں آئے۔ آپ (ﷺ) حضرت آدم (ع) کی اولاد میں سے ہو کر تمام آدمیت
 سے افضل و برتر ہیں بلکہ قرآن مجید میں۔



اهداف رسالت

اہداف رسالت

بہتے انبیاء کے گھر قیامی حصار و اہداف ہوتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی
 بہتے کے اہداف کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہداف اور اسلام کی اہداف بنتی گئی ہے۔ یہ
 انہوں نے تحریر کتب کے وقت کی زبانوں سے کہا

وَأَنَا وَرَبِّي أَنبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ
 وَأَنبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 وَأَنبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 وَأَنبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 وَأَنبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 وَأَنبِئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اور رسول اللہ ﷺ نے رسول کے حقوق و سببوں کی اس طرح ذکر کیا ہے:

أَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ

اور رسول اللہ ﷺ نے اس طرح ارشاد کیا ہے:

أَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ

وَيَقُولُوا بَلْدُوا عَلَيْهِمْ وَيَقُولُوا هُمْ
 يَنْظُرُونَهُمْ فَكَيْفَ وَاللَّيْلِ لَمَامَةٌ وَالنَّجْمِ
 مِنْ قِبَلِ الْمَيْمَنِ خُلَاصَةُ تَفْسِيرِ
 الْقُرْآنِ ۱۰۱

مگر وہ کہتے ہیں کہ ان کی طرف سے بلدوا یعنی
 ان کی آغوشوں پر نہ کرنا ہے اور انہیں پاک
 کرتا ہے اور ان کی کتاب دیکھتے ہوئے ہے
 اور اللہ تعالیٰ سے پہلے عمل گواہی میں ہے۔

وَمِنْ دَرَجَاتٍ (بَلَدُوا عَلَيْكُمْ) (۱۰۱)

معرکہ موہٹ میں مسعودی نے ستر ہزار مسلمانوں سے لڑائی لڑی تھی
 قرین کام کہ ان تو مسلمانوں نے انہیں شکست دینی کام تو ان کا قرآن ۱۰۱
 ہے موہٹ میں مسلمانوں کے ہاتھ چکے تھے۔ وہ لڑائی کے نتیجے میں ہار چکے اور ان کے
 ساتھ قرآن کی تلاوت شروع کر دی۔ مگر یہ لڑائی اتنے تو اہم لڑائیاں ہو چکی تھیں۔ پھر
 اس قدر لڑائی تھا کہ یہ لڑائی ہوئی۔ (۱۰۱) (۱۰۱) (۱۰۱)

انہوں کو اللہ کا قرآن ۱۰۱ شکست دینی کام تو ان کا قرآن ۱۰۱
 عرب کی لڑائی ہے ۱۰۱ عرب کی لڑائی ہے ۱۰۱ عرب کی لڑائی ہے ۱۰۱
 مراحل اور ۱۰۱ آئی۔

کئی منزلوں کے ساتھ وہاں کو آگے

قرآن میں یہ لڑائی ہے ۱۰۱ عرب کی لڑائی ہے ۱۰۱ عرب کی لڑائی ہے ۱۰۱
 وَتَلْوَهُ عَلَيْهِمْ لِيُذَكِّرُوا
 (۱۰۱) (۱۰۱) (۱۰۱)

اس آیت کے نزول کے بعد رسول ہائی پیغمبر نے اپنے قاصدوں کو
 بھیجا کہ ان کے ساتھ جو مطلب کے گواہی میں ہے۔ آئے اسے لکھ کر انہیں لایا ہے۔
 اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہی ہے جو انہیں لایا ہے۔
 چنانچہ رسول نے یہ لکھ کر انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 قرآن کا حال یہ ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 لہذا انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 اور انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 اپنے قاصدوں کی چاہی وہ لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 اور انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے

اور قرآن کی روشنی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بارہا آیت دی اور فرمایا کہ انہیں لایا ہے
 ہے۔ میں اس کی طرف توجہ کرتا ہوں اور ان سے دعا کرتا ہوں کہ انہیں لایا ہے
 اور انہیں لایا ہے اور یہ کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 کوئی لڑائی نہیں ہوگی۔ اور آپ نے فرمایا۔

انہوں نے گھر کے لوگوں سے کہنے لگے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 کوئی چیز نہیں۔ میں تمہاری طرف سے دعا کرتا ہوں کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 تم لوگ اس طرح سے دعا کرو کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 طرح سو کہہ جائے۔ اور انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 لیے جنت ہے اور انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے
 انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے کہ انہیں لایا ہے

تک ساتھ مل کر کی سافٹ پیرول لے کی۔ اس طرح میں نے ہی عارفی آپ **مفتی** کے ساتھ
 تھے۔ خاکہ میں میں دن نماز اہل علم اور اس کے تمام لوگوں کو مجھ سے سلام دی۔ ایک ایک
 سردار کے پاس گئے اور بڑی نکل نکل جی خواجگی جو اب سب کا ایک ہی تھا کہ عارفی سے
 نکل پڑا۔ بلکہ انہوں نے اپنے آوارہ جہانوں کو چھپے گا دیا جو خالی اڑانے نکالیں
 دیتے تھیں جیسے اور شہر میں کرتے ہوئے آپ **مفتی** کے چھپے نکل گئے۔ دیکھتے ہی
 دیکھتے تمام کام کیا کر دیتے کے جہاں طرف تھاری میں گئی۔ رسول کریم **مفتی** پرست
 سے گزرتے چار سے پندرہ گاہاں سے۔ پے لے تھی کہ قرآن مانا لگے آپ **مفتی** کا
 ہم اہل علموں سے پہلے ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ **مفتی** کے جوئے میں غویں میں تہذیب
 لگے۔ آپ **مفتی** کے دینی طرز میں عارفی اصل ہے۔ پے لے تھی کے سر میں بھی
 پڑھتا تھی۔ یہ کائنات سبک سبک جاتی رہا میں تک کہ آپ **مفتی** نے سید کے خٹوں
 تہذیب کے بارے میں پاولی خاکہ سے تھیں نکل کے فاصلے پر قہار ستم گاہاں پر
 دہلی پہنچ گیا تو آپ **مفتی** بارے میں انہوں کی نکل کے سامنے میں دہلی کے ساتھ چلے گئے۔
 زور دیا کہ سکون ہوا تو پانچ الٹی میں دعا کی وہ دعا جس کے الفاظ تھے میں کہ
 حضور سرور عالم **مفتی** محمد اور اس میں دعا کی کہ خدا تعالیٰ آپ **مفتی** نے اپنے سب
 کیا تھا

”بارہا میں تھی سے اپنی کو رہی ہے ہی اور تو میں کے کہہ ایک الٹی ہے
 قدری کا حضور کہتا ہوں۔ بارہا میں دعا کی کہ تو میں کا سب ہے عارفی میرا بھی سب ہے تو
 مجھے کہ کہہ لے کہ ہے؟ کیا کسی جگہ کے کہ میرے ساتھ تھی سے چلی ہے؟ کیا کسی
 دہلی کے کہہ لے میرے ساتھ لگا لگا کہ ہے یا ہے؟ اگر مجھ پر میرا غصہ نہیں ہے کہ نہ کسی
 پر دہلی۔ لیکن میری حالت میرے لئے زیادہ تھا ہے۔ میں تہذیب سے میرے کہہ سے میں

تے چار کیوں رہائی نہ تھی اور میں پر دعا اور امت کے تمام معاملات اور سب سے لے۔
 بنا ہوا تھا میں اس بات سے کہ تو مجھ پر اپنا غصہ نازل کرے یا میرا غصہ مجھ پر دہاں
 ہو۔ میری ہی رضا غصہ ہے یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے اور میرے ساتھ کوئی زور نہ ہو
 جانتے تھی۔“

اس حالت زور کو سید کے خٹوں نے دیکھا تو اس تک میں نے کہہ لیں کے اندر بھی بند
 آ رہت رہی یہ دعا انہوں نے دعا میں ہی جو پائی تمام لوگوں کا ایک جگہ سے کہہ لیا کہ ہوا
 اس غصہ کو سے تو وہ سب تمام نے آپ **مفتی** کی خدمت میں انہوں چلے گئے تو
 آپ **مفتی** نے سہ ماہی پر دعا کر لیا میں نے دعا کو کتنا شوق کر لیا۔

جو پائی تمام نے کہا کہ یہ دعا تو اس دعا نے کا تھی۔ رسول کریم **مفتی** نے یہ دعا
 تم کہیں کے رہنے والے دعا کرنا رہی کا ہے اس نے کہا میں جو پائی ہوں اور جو پائی
 کا رہا ہوں۔ یہ ہی کہ آپ **مفتی** سے فرمایا یہ دعا تو تم سے دعا ہے جس میں تھی کی اپنی کے
 اپنے دعا ہے اس نے کہا کہ آپ **مفتی** میں ہی تھی کہتا ہے میں۔ آپ **مفتی** سے فرمایا وہ
 میرے دعا ہے وہ کیا ہے میں بھی کہی ہیں۔ یہ ان کہہ میں رسول کریم **مفتی** پر ایک
 دعا ہے آپ **مفتی** کے ہوا میں دعا کرنا کہہ لے گا۔

یہ حضور کا کہہ کے کہ میں نے ان میں کہا کہ میں نے اب دعا سے
 دعا کہا بھی پکارا دیا اس کے بعد میں دعا میں کہا کہ تو میں نے کہا کہ یہ کہا دعا ہے اس نے
 کہا میرے آکا کا دعا میں اس میں سے لڑائی میں نہیں ہے۔ اس نے مجھے ایک دعا
 بات بتائی ہے کہ یہ دعا کوئی نہیں جانتا انہوں نے کہا کہ مجھ میں اس میں میں نہیں
 تھا کہ میں سے نہ لگا کہ لگا کہ دعا میں اس میں کہہ ہی سے لگا ہے۔

آزادی پر غصے سے یاد کر لی کرتے سے منظور چاہتا تھا کہ وہ بھی ہر کچھ سے پاکوئی نامی
 طرح ہونا چاہئے اور اسے اختیار کرنے سے گناہ پورا ہوا کرتا ہے۔ جس طرح جہالت جو بدعت
 اور عیب و عیب سمیت ہر عیب و عیب سے اپنے اپنے طرح پر مشتمل ہے، وہی اختیار پانے سے
 ان کا خیال ہے کہ ان میں سے کون سے گناہ پورا ہوا کرتا ہے۔ انسانی خواہشات پر کنٹرول کرنا
 ہے۔ گناہ و گنہگار ہونا، عیب و عیب سے کہ وہ ان میں سے کون سے گناہ ہوتے ہیں۔ ان میں سے کون
 سے کسی نے جہالت کا رونا اختیار کیا ہے۔ کسی نے صحرا کوئی کی ہے۔ کسی نے گنہگار گئی میں
 مانیت گئی ہے۔ کسی نے مراد میں غصہ کو ترجیح دی ہے۔ کسی نے کہوں میں چلنے کا سے میں
 کامیابی جانی ہے۔ اس سلسلے میں ظہور اسلام میں اختیار نے کئی ساطر پر اور نصاب کتاب میں
 سے مذکور چاہتا تھا کہ وہ بھی ہر کچھ سے پاکوئی نامی ہے

اس سلسلے میں کئی بات ہے کہ وہ اس میں اختیار نے اس بات کی وضاحت ہے
 نہیں دی کہ کوئی شخص دنیا کو نظر انداز کر کے گنہگار ہونا چاہئے اور اس سے وہیں کچھ بیٹھے یا
 شریعت منظور کرنا کوئی اختیار ہے کہ کسی پر اس پر داخل ہونے میں سے کون سے گناہ ہوتے اور
 آپ نے اختیار نے اس بات کو بھی یاد نہیں فرمایا کہ کوئی شخص وہیں کی عیب میں سے کون سے گناہ
 تمام ہر مسئلہ روز سے ہی دیکھا جاتا ہے تمام ہر مسئلے کے بعد کا تصور کہ گنہگار سے گل
 جانتے ہونے میں یہ کون سے گناہ ہوتے کے لیے لکھی نہ کرنے کا لازم کر کے بلکہ حضور نے
 روز نہ رکھا ہی اختیار بھی کیا۔ ہر گناہ کی یاد گنہگار میں سے کون سے گناہ ہے۔ آپ نے
 نے یاد میں بھی نہیں لکھا وہ بھی کوئی، سنا شروع میں کہ وہ عیب کی یاد میں کی وہ اس کا گنہگار
 لیکن یہاں تک گئی سکون کا فضل ہے اور سچا گنہگار کے وہ میں یہ سنا جاتا ہے کا فضل ہے
 اس کے اختیار آپ نے فرمایا
 قرآن عظیمی فی الطہور
 میری آنکھوں کی حفاظت فرمائی ہے۔

قرآن میری آنکھوں کی حفاظت فرمائی ہے۔ تم بھی اگر آنکھوں کی
 حفاظت فرمائی کہ تم پر ہے جو کہ لازماً جو کہ لازماً اس طرح سے عیب میں سے کون سے گناہ
 ہوتے دیکھتے ہو لڑنا

حفظوا انفسکم من الضلالت انفسکم
 اور کھانا انفسکم من الضلالت انفسکم
 یعنی اپنے آپ کو گمراہی سے بچو کہ گمراہی فرما دے اور اس میں سے کون سے گناہ ہوتے ہیں
 اس میں سے کون سے گناہ ہوتے ہیں۔

اس میں سے کون سے گناہ ہوتے ہیں کہ لازماً اس تصور سے چلتے ہیں کہ لازماً میں اپنے ہر گناہ سے
 ہم کام ہوں، ہاں آپ نے اختیار نے فرمایا کہ لازماً گناہ ہوتے ہیں کہ لازماً گناہ ہوتے ہیں
 سے گنہگار ہوتے ہیں۔

وہ لہذا ہی کہا ہے
 انفسکم من الضلالت انفسکم
 اس پر فرمائی اور حفاظت ہی کے لیے یہ ہے
 تمام ہر گناہوں کا یہ گناہ ہے۔

قرآن عظیمی فرماتا ہے
 عیب میں سے کون سے گناہ ہوتے ہیں
 ہر گناہ کا ہے

اس میں سے کون سے گناہ ہوتے ہیں کہ لازماً اس تصور سے چلتے ہیں کہ لازماً میں اپنے ہر گناہ سے
 ہم کام ہوں، ہاں آپ نے اختیار نے فرمایا کہ لازماً گناہ ہوتے ہیں کہ لازماً گناہ ہوتے ہیں
 سے گنہگار ہوتے ہیں۔

اس میں سے کون سے گناہ ہوتے ہیں کہ لازماً اس تصور سے چلتے ہیں کہ لازماً میں اپنے ہر گناہ سے
 ہم کام ہوں، ہاں آپ نے اختیار نے فرمایا کہ لازماً گناہ ہوتے ہیں کہ لازماً گناہ ہوتے ہیں
 سے گنہگار ہوتے ہیں۔

سے ہی نوبت کا عنوان صاحب مآب نے یہاں دیا اور امت میں کتاب ہوتا ہے۔

تعلیم کتاب و حکمت (و علمکم الکتاب و العلمکما)

کتاب سے مراد قرآن ہی ہے۔ اگر مشہد مصلحت میں یہ بات گزار چکی ہے کہ

دروال کریم پیڑا لے کر طرح تعلیم کتاب اور حکمت اور ہمت سے اہوت کے طرف کو مآبانی سے ہم اتار کیا۔ یہاں یہ بات کرنا حضور ہے کہ دروال کریم پیڑا کا منصب ہے کہ اپنی امت کو حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ انذ فانی بعلم ہے کہ ہم اس کے واسطے حقیقی شہادت ہے اس کی مثال کرنا کتاب بھی تعلیم ہے۔ جو اگر قرآن کے الفاظ ہیں:

فان ذوا القرآن العالمنہ

(یسہ ۳۷)

ذکو آیت کہ کسی روایتی شہادتی قرآن بھی تعلیم ہے۔ انذ بعلم ہے اس کی کتاب بھی تعلیم ہے اور ہم ذرا ہے کہ یہ کتاب ذوال دینی بھی تعلیم ہے جس نے اپنی امت کو حکمت کی تعلیم دی ہے۔ قرآن تعلیم کے الفاظ ہیں:

وعلقتکم الذکبت وعلمکما

(سہ ۱۱۲)

انذ بعلم کے تعلیم وغیرے کو لے کر مانی سے لے کر جہاں اپنی حکمت کی تعلیمیں سکھائی ہیں۔ اور فرض دینی سے لے کر احکامات دینی کی اصلاح کی تعلیمیں دینی ہیں۔ آپ پیڑا بھی ان امور رسالت سے مراد نہیں ہونے تھے جب بھی معاذرہ آپ کے کلمات میں اس کا مترادف تھا۔ آپ پیڑا حقیقی مرصود کے ساتھ ہیں (۳۵) سال میں تھے کہ خدا کو یہ وہ بار اور غیر کا سر پہ آؤ۔ پہلو کیا کیا کہ غیر کہ میں صرف خدا کی تمہارا ہمہ تن نام کی ساری آؤم بارو کہ دعوت کی کتابی اور ان ذوا مال اس میں اشتہار نہیں ہوگا۔

تعلیم کو بے لے بر لیکھ لے الگ الگ قرار دیا ہے۔ اور ہم اپنی روایتی کتابوں میں غیرہ کا کام شروع ہوا۔ جب عبادت اور اس کے منصب کرنے کے حاکم تک پہنچی تو تمام مثال میں لکھا ہے اور کیا کر اور اس کو بے کرنے کا طرف کوں حاصل کرے کہ پہ لکھا ہوا ہے کہ ہدایا ہے اور اس میں اتنی نسبت آئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ مراد میں ہم انسانیت کوں سے تھیں اور ہمارے گی۔ ہمارے میں اس میں کوئی سہارا ہے کہ اس کی اصلاح کوں سے ہدایت کی ہے جس کو ہم کے اور ہر سے میں سب سے پہلے دانی ہوگا ہے اپنے ہم میں نہیں کے۔ یہ کوہ نظر ہو گا۔ تو دینی عالم سے دروال کریم پیڑا بیت اللہ کے آگ میں سب سے پہلے دانی ہوئے۔ ان کوں نے نہ لکھا تھا ہمارے۔

فلا الیقین ذوینا فلما نعلمنا ہم اس میں ہدایتیں ہیں۔ یہ کہ ہے۔

تمام مثال سے پہلے ہی آپ پیڑا کا ہم تعلیم کر لیا ہے کہ آپ پیڑا نے اس تمام موضوع پر کمال حکمت کا مظاہرہ کیا کہ کلمات دینوں کے لے لگی ہوئی کتابوں میں ہماروں میں دینی پہلی تھیں۔ آپ نے ایک پتہ دکھائی اور اور اور اس کے درمیان رکھ کر تمام مثال کے مرادوں سے لہرا کہ اس پتہ کے ان کوں کو پکار کر ہوا۔ سب پتہ اور اس کے تمام تک پہنچ کر اپنے وقت مہاک سے اسی کہ اس کی مشورہ چکے ہونگے اور آپ کا پہلے انکو حکمت تھا کہ تمام مثال میں پہنچ ہونگے۔

مثلاً یہ کہ شرفا سے گئی ہے چلا ہے کہ دروال کریم پیڑا نے کس عیمان اور سے مسلمانوں کی تعلیم کی لیا۔ وہ اس میں ہماروں میں ہر ایک کے علم دینی لغات سے سمجھنا ہی ہوگا۔

معاذی کہ ہم ہر ان میں اس میں۔

اور حروف کے بعد مسلمانوں کے ساتھ لیا کہ ایک ہی امت میں ہے۔ جو اپنے دینی

عمل کریں گے اور مسلمان اپنے دین پر خود میں کا کمال کو دیکھ کر ان کے پاس سے اور
مستحقین کا بھی اور خودوں کے فضل سے یہ سب کچھ بھی بخیر حق میں ہے۔

۲۔ یہود اپنے اہل بیت کے پاس سے ان کے اور مسلمان اپنے اہل بیت کے۔
۳۔ یہود ان کے ساتھ سے کہیں فریق سے جنگ کر سکیں سب اس کے خلاف ان میں
خدا ہی کریں گے۔

۴۔ اس معاہدے کے شرکاء کے پاس اختلافات فرما رہی ہیں ان کو بھی صرف اللہ ہی کی بنیاد
پر ہی لے کر لیا جائے۔

۵۔ کوئی آفرین اپنے طبع کی جو سے کلام و کلام ہے۔

۶۔ عقلمندی کی مدد کی جائے گی۔

۷۔ جب تک جنگ ہو رہے ہے کسی بھی مسلمانوں کے ساتھ فریق ہو رہے کریں گے۔

۸۔ اس معاہدے کے ساتھ ساتھ یہ دین میں دیکھا جائے اور نہایت دینوں میں ہوا۔

۹۔ اس معاہدے کے شرکاء میں کوئی فریق ہونا چاہئے جس میں شہداء کا انوار
ہوگا اس کا فیصلہ طہران میں ہوگا اور اس میں اختلاف نہیں کریں گے۔

۱۰۔ فریقوں میں سے کسی کو بھی نہیں مل جائے گی۔

۱۱۔ جو کوئی فریق ہو گا اس میں سے کسی کے لیے سب باہم تعاون کریں گے اور
فریق اپنے اپنے اہل بیت کے ساتھ کریں گے۔

۱۲۔ یہ معاہدہ کسی نئے معاہدہ کے لیے لازم ہے۔ اور موسم ۱۰۰۲ھ

ذکر اللہ ہم باہم باہم کے ساتھ ہم باہم کے ساتھ ہم باہم کے ساتھ ہم باہم کے ساتھ
تو یہ دینوں کی تعلیمات میں کسی کے بعد رسول کریم ﷺ کا حکم ہے۔ لا تفسدوا
بلکم و لا تفسدوا لکم و لا تفسدوا لکم و لا تفسدوا لکم و لا تفسدوا لکم۔

رسول کریم ﷺ کی تعلیمات میں کسی کے بعد رسول کریم ﷺ کا حکم ہے۔ لا تفسدوا
بلکم و لا تفسدوا لکم و لا تفسدوا لکم و لا تفسدوا لکم و لا تفسدوا لکم۔
میں ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق حکمت عظمیٰ کا ۱۰۱۱ھ میں ہوا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا

تعلیمت عظمیٰ کی تعلیمات میں کسی کے بعد رسول کریم ﷺ کا حکم ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں رسول کریم ﷺ اور اس کے اہل بیت کے لیے حکمت
کبریٰ جو سب اہل بیت میں موجود ہے اور یہی ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کے
اس میں رسول کریم ﷺ اور اس کے اہل بیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
کتاب و حکمت کی تعلیمات میں ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے لیے لکھ کر رہا ہے۔

یہ دین تعلیم عظمیٰ (و تعلیمت عظمیٰ شامہ تکونوا القلونی)

۲۔ دین اسلام کا حاکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کے
تعلیم عظمیٰ ہے۔ یہی دین اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کے
اس میں رسول کریم ﷺ اور اس کے اہل بیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
یہ دین اللہ تعالیٰ کے اہل بیت کے لیے لکھ کر رہا ہے۔

”کہو اور بہت ہی اچھی ہیں کہ میں تمہیں کہوں یہ اللہ تعالیٰ

کی کو رہے بہت ہی اچھی ہے۔ یہ دین اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے
ساری چالی کی رہے ہے۔“

۱۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ اور اس کے اہل بیت کے لیے حکمت

۲۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ اور اس کے اہل بیت کے لیے حکمت
یہ دین اللہ تعالیٰ کے اہل بیت کے لیے لکھ کر رہا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ مِنْ قَلْبِهِ وَلَا يُلَاقِيَهُمْ فِي الْحَقِّ
تھیں علم تکمیل تک حصہ ہے۔

(صبر ۲۰۰: ۲۰۱)

قرآن کے الفاظ کے مطابق یہ وہی کوٹا مہلوم کی تعظیم حاصل نہ ہو سکی گو یا کہ اس کتاب کے اردوں گروہوں کو ہی یہی صورت یعنی علی علیہ السلام کے احسان اور قرآن کی شہادت کے مطابق مکمل تعظیم پڑے۔

خاتم اہل بیت علیہم السلام کی اہنت کے بعد ضروری تھا کہ جو وہ قدم خاتم مہلوم اور نگاہی و باطنی تمام ظنی خیرات سے نئی نوع انسان پر اظہار کر دیتے جاتے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اظہار کیا کہ میں خاتم مہلوم کی تعظیم ہی میں کی عقلی رہی تھی کہ کتاب آپ ﷺ کو یہی لالہ ہے۔ یہ تعالیٰ کی اہنت کا پہلی اور اسلام تک مکمل متاثر ہوا ہے، جیسا کہ ان میں ذکر ہے:
اَتَيْنَاكُمْ بِحَقِّكُمْ لَكُمْ وَمَا مُنْكَرٌ لَكُمْ
آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا
غیب کیا۔ لکن ہفتہ میں روزِ حشر لکھو
وہی مکمل کر دیا اور تم پر اپنی اہنت تمام کر دی
اَلَا تَسْلَمُونَ بِذِكْرِ اللَّهِ
اور تمہارے لیے یہی اسلام پڑا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اظہار عالمی اور عالمی سے پہلے اپنے رسول خاتم ﷺ کو خاتم مہلوم حکم دیا ہے
اس کی تعظیم پہلے ہونا اور اظہار اہل کد اور انوں کے حصہ میں نہ آئی۔

قرآن کے الفاظ ہیں:

فَلْيُحْسِنُوا كَلِمَاتِهِمْ لِكَلِمَاتِهِمْ
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے تمام الفاظ اور کیے اور اس الفاظ سے
تعظیم ہی کہ رسول پاک ﷺ کو قبول فرمائیے اور حق نہ کہ قرآن کے الفاظ ہیں
سَقَرٌ ثَلَاثٌ فَلَا يُنصَرُونَ
ہم آپ کو کھٹائی کے برابر آپ کو
پاک کرے۔

رسول کریم نے اپنے رسول کریم ﷺ کو تمام علوم سے سزجی کر دیا اور
رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام اور ان کے اصحاب ائمہ میں ان کو ان علوم سے سزجی کر دیا
اس کے بعد میں صحابہ رسول کی رہائی میں تکتے اور فرما دیا کہ سبھی اور سبھی اور سبھی
وچائیں لیکن نہ تکتیں اور نہ تکتیں اور نہ تکتیں اور نہ تکتیں اور نہ تکتیں اور نہ تکتیں اور نہ تکتیں
خاتم مہلوم سے آگاہی حاصل کی اور پھر مراد سے چرائے جاتے تھے کہ آج عالم کا تکمیل
کی روشنی سے ہزار نور جا رہا ہے۔ یہ تمام روشنی اس تکلیف اور سے نکلتی ہیں کہ ان میں ضروری
ہو اس سے اللہ تعالیٰ نے نور انور کیا ہے اور حق سے مست کھولا کر کے اس سے باطنی اور

لوگوں کے یہ جو نور ملتی ہے اس کا

رسول کریم ﷺ کلمہ اور بشری انہیں بلکہ لوگوں کے یہ جو اٹانے والے
اپنے اور پانے کا علم کھانے والے سمیت کے بہت سمیت اور لوگوں کے کام آنے والے
اور انہیں کے دلوں کا وہاں کرنے والے ہے۔ اہنت سے آگے ہی آپ ﷺ کی مادہ
سزا کا حق ہو کہ ہی کا عقل میں گر گیا اور مجھے تو اس کے عمل کی کاشفی رائے ہے۔ جہاں عقول،
اور عقولوں سے نشان کرتے۔ چنانچہ یہ آپ ﷺ اہنت سے مراد ہونے اور جرمی
علی اسلام پہلی رہی ہے کہ آئے قرآن آپ ﷺ کو کھراوت میں گر چلے آئے اور تمام باطنی
اپنی اور کھراوت میں اور وہی کھراوت سے کہ جہاں اس سوچ پر ہے اور جہاں سے جہاں سے کہہ
آپ ﷺ کی مادہ سے متکی حکمی کرتے ہیں۔ سوچتے ہیں:

”آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ بھی دہا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ ہلا ہی کرتے
ہیں اور انوں کا یہ جو اٹانے ہیں، انہی عقول کا مادہ سے کرتے ہیں، جو ان کی سبھی
کرتے ہیں اور حق کے صحابہ پر امانت کرتے ہیں۔“ (جو جو صحابہ ص ۱۱)

چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ و اہل بیت سے فرمایا کہ اپنے صحابہ کرام کو یہی کتاب
وہی کی تعظیم دی، ان کے انہوں کا ذکر کیا انہیں کا تکمیل کے تمام علوم کھانے اور اس

- ② آواز سے پہلے تیرا دلے کا گھومنا۔
- ③ اسی دن کہنے کا سب سے پہلے سے تھا کہ۔
- ④ سونے کی بات سے اسی دن کے کفر سے تھی۔
- ⑤ اسی دن کہنے کو تیرا دلے کا گھومنا سے اسی دن کہنے کا سب سے پہلے تھی۔
- ⑥ تیرا دلے کے کفر سے تھی۔
- ⑦ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑧ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑨ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑩ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑪ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑫ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑬ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑭ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑮ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑯ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑰ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑱ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑲ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ⑳ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉑ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉒ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉓ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉔ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉕ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉖ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉗ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉘ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉙ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉚ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉛ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉜ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉝ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉞ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㉟ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊱ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊲ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊳ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊴ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊵ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊶ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊷ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊸ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊹ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊺ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊻ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊼ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊽ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊾ اسی دن کہنے سے تھی۔
- ㊿ اسی دن کہنے سے تھی۔

اقتیازت رسول

کہہ گا کہ اس سے حق ہے، ہیں کے یہ بھی شر کفر ہے۔

کوڑے لگے ہیں جس جہا نے بہت کھٹکھا ہے، انھار کی خاطر یہاں سے ادا کر دیے گئے ہیں۔

نقل رسول ﷺ (آپ کا کام ہی الہی ہے)

رسول کریم ﷺ نے فرمودہ طرز و حکم کا یہی اصول نقل کیا ہے وہ اپنی خواہش و مرضی سے نہیں بلکہ آپ ﷺ نے وہی حکم کیا وہی الہی سے کیا ہے۔ قرآن کے الفاظ ہیں:

وَمَا يَسْئَلُكَ عَلَيْهِمْ الْعُقُوبَةُ ۚ إِنِّي مُخَوِّفٌ
وَأَخْتَرٌ ۚ مَّا تُخْرِعُونَ ۚ (صومہ ۳۳، ۳۴)

ہے انہی کو پانی ہے۔

آپ ﷺ نے صراج کا حکم دیا چون کہ اس بارے میں واقعہ میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کی بلکہ یہ کہہ دیا کہ جو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے دل پر وہی جلال کی امداد بیان کر دی۔ یہاں کہہ کر اللہ تعالیٰ ہے:

فَوَخَّرْنَا لَهُمُ عَذَابَهُمُ مَا تَخَوَّرُوا
(صومہ ۳۳، ۳۴) پھیلانے۔

آپ ﷺ کی حیثیت مبارک میں ایک یہی سراج بھی آیا کہ ان تک آپ ﷺ یہی زالی نہیں ہوئی جس میں انہوں میں انہوں کے طرز و طرح کی اس طرح نہیں۔ جس میں ہر لے ہی زالی کی تو ہر کام یہاں انہوں کے ساتھ ان کا وہی ہے۔ اس کی خاصیت قرآن میں مذکور ہے:

وَأَنفَضُوا لِنُفْسِي ۚ وَ هُوَ بَرٌّ لِّمَن كَانَ

بِرٌّ ۚ فَإِن جِئَ بِذَلِيلَةٍ مُّخَلَّاهِ ۚ وَأَلَا تَرَىٰ أَنفُسًا
الَّتِي هِيَ أَشَدُّ زَلْفًا بِهَا نَسِيتَ ۚ وَالَّذِي
عَسَىٰ أَنْ يَكْفُرَنَّهُ ۚ وَتَوَلَّىٰ وَخَلَّىٰ ۚ بَيْنَ يَدَيْهِ
رُحُومًا ۚ

(تکویف ۳۵، ۳۶، ۳۷)

سے زیادہ بہت سے کفر یہ کی بات کی
وہی الہی کرتے۔

یہودیوں نے آپ ﷺ سے تمہیں سوال کیے، رسول کی حیثیت صاحب کتب اور
دراصل تمہیں کہیں تھے؟ آپ نے فرمایا کہ میں ان کا نہیں چھوڑا، میں ہی ان کی ہی رسول۔
انہی الہام میں یہودیوں نے ہی پوچھا کہ میں نے آپ کے اس وقت کا کام کیا وہ اللہ کی طرف
سے ہی آئی اور ساتھ ہی بھی کیا گیا کہ کوئی بھی ارادہ کرنے سے پہلے اس سے ارادہ کر لیا کریں۔

اسوہ صحت

آپ ﷺ کی حیات غیر اقوام عالم کے لیے بھاری نمونہ بنائی گئی۔
آپ ﷺ کی مبارک زندگی کا کاتب کے تمام لوگوں کے لیے اور دنیا کے ہر جگہ کے لیے
تعمیراتی زندگی ہے جس کے بارے میں اس بارہ میں بتائی ہے:

نَفْسٌ عَمَّا لِكُنْفِي ۚ وَشَوَّلِي ۚ اللَّهُ عَسُوْفًا ۚ حَقِيْقَةً تَمِيْدَةً ۚ لِي ۚ رَسُوْلًا ۚ لِكُنْفِي ۚ رَسُوْلًا ۚ
عَسُوْفًا ۚ (صومہ ۳۳، ۳۴) نمونہ صحت ہے۔

اس آیت کریمہ کی روشنی میں آپ ﷺ کی زندگی تمام شعبہ ہائے زندگی کے لیے
بھاری نمونہ ہے۔ ان کو الہی صاحب ثروت ہے جو کہ کھاتا اور پیتا ہے اور دیکھتا ہے اور
کوئی غریب ہے جو شعبہ الہی طالب کے تصور اور پیتا ہے اس میں اللہ آپ ﷺ کی بھاری
دیکھتا ہے ان کی بارگاہ سے غریب کے اسٹیشن کو دیکھتا ہے ان کو الہی ہے جو حج کو بھی کھاتا ہے

مسئلہ ہائی اور سرکش اور ہے جسے اس وقت تک آپ ﷺ نے مسلمان کیا تھا آپ ﷺ کی
دل کر گئی کہ اس وقت تک اس نے سب تعالیٰ کی اطاعت خاص ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیم سیکھنے لگی۔

تاریخی کے ہدایا پختہ گئے اور کچھ حقائق کے اظہار سے لگے کہ ان کے دل نے سید محمد صلی
دشمن سے خیر چاہنے لگے اس وقت حال سے آپ ﷺ کے دل کا دورہ اور کرنا اور جو بلا
ہو اس کے مطلق قرآن کے اظہار ہیں۔

وَوَضَعْنَا عَصَاهُ فِي رِزْقِكَ ذَا الْكُوْفَةِ عِوَجًا وَأَنزَلْنَا فِيهَا
الْقُرْآنَ عَرَبِيًّا لَعَلَّكَ تَفْهَمُ۔ آپ کی کرکھ لڑا تھا۔

الماء بصر ۳۰: ۳۱

محبوب رسالت ایک پارکوں ہے اور پھر اعلیٰ رسالت ادا کر کے کوئی انسان کام
نہیں۔ معرفت میں علیہ السلام نے حسب سہولت کے ہی خط تعالیٰ سے اپنی صلوات اور در
تنگی کو اپنے کے لیے ایک صلوات اور طلب کیا تھا قرآن کے اظہار ہیں۔

وَأَنزَلْنَا فِيهَا الْقُرْآنَ عَرَبِيًّا لَعَلَّكَ تَفْهَمُ۔ میرے ساتھ ان میں سے ایک کو اور یہ ہے۔
اُنہیں ۱۰۰: ۱۰۱ (یعنی اس سے پہلے ہدایا دی گئی۔)

موتوں میں اسلام کو پھر اعلیٰ نبوت کی ہدایت لگی اور تم کو پھر ہدایت کے لیے اپنے رب سے
سے صلوات و درجہ بانگا چاہے خاتم الانبیاء کا حال ہے یہ کہ خط تعالیٰ نے نور فرمایا
کہ تو وضعتنا عصفہ و رزقک آپ کے صلوات و شکر ہم ملو ہیں۔ پہلے شرعاً صدر
کیا پھر شیخ و درجہ اور شیخ اور گئی ہم ہدایت کریں گے۔

ربیع ذکر

خاتم انبیاء اور صل میں علم اعلیٰ میں جو اس وقت تک پہنچے کہ ایک مندرجہ تمام حاصل
ہے۔ معرفت اور نبوت آپ کے جس میں آئی اور کسی اور کے جس میں نہیں آئی۔ انا اللہ ہدی

تعالیٰ ہے۔ "تَوَضَّعْنَا عَصَاهُ فِي رِزْقِكَ ذَا الْكُوْفَةِ عِوَجًا وَأَنزَلْنَا فِيهَا الْقُرْآنَ عَرَبِيًّا لَعَلَّكَ تَفْهَمُ۔" ہم عروہم نے آپ کا ذکر ہدایت کر دیا۔
واعتبرت ہر نبوت کے بارے میں عار، رسول حضرت مسلمان بن فاروق، یعنی خط ان کا ایک شعر
تعالیٰ کا ذکر ہے۔

وَضَعْنَا فِي رِزْقِكَ عَصَاهُ فِي رِزْقِكَ
بِأَنَّ لِقَالِ لَيْسَ الْغَضَبُ غَضَبًا لِي
مَعْرِضًا لِقَالِ لَيْسَ الْغَضَبُ غَضَبًا لِي
لِيَا بِي سَبَّ عَدُوًّا وَإِنِّي لَأَكْرَهُهُ

کمال ہدایت ایک دن میں پانچ مرتبہ ان کو پھر لکھا ہے کہ اس میں لکھا ہے انھیں طاقی اُو اللہ
بِأَنَّ لِقَالِ لَيْسَ الْغَضَبُ غَضَبًا لِي مَعْرِضًا لِقَالِ لَيْسَ الْغَضَبُ غَضَبًا لِي مَعْرِضًا لِقَالِ لَيْسَ الْغَضَبُ غَضَبًا لِي
ہدی، ہدایت میں جہاں کہیں بھی مسلمان آتا ہے، وہ ہر جہاں ہے۔ قیامت کے قائم ہونے تک یہ
سلطنت قائم رہے گی اور مسلمان تمام جہاں پہنچیں گے پھر سر ہدایت کرتے رہیں گے۔ خط تعالیٰ
نے اپنے رسول ﷺ کا ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص کر دیا یعنی اطاعت کے ساتھ اپنے
رسول کی اطاعت اور تمہارا سے علی ہدایتی نبوت کے لیے اپنے صحیب ﷺ کی امت کو ہدایت
ہدایت۔

نہیں اُنہیں

آپ ﷺ کے فضائل و صلوات میں ایک خاص صنف یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ
انہی ہیں۔ طہارے انہی کی گونہ ہر پست جان کی ہیں۔

ایک دن یہ کہ ان کی نسبت تمام (ان کی طرف سے) کہ آپ ﷺ صلوات ہم سے ہی
تھی اور نبوت ہی ان کو دی ہے آپ کا ہر صحیب ہیں اور ہے۔ ہر مرتبہ صلوات ان کو ہدایت
نے اپنے کام میں ہر اس وقت سے لیا ہے کہ ان کو ہدایت کیا۔

حُبْلِيْكَ تَسْرُوْا مَسْنُوْا غَسْبِيْ غَسْبِيْ
 مَسْنُوْا لَنْ تَسْرُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا
 (آپ ﷺ کا نام سب سے فرمایا گیا ہے کہ کو اگر
 آپ ﷺ اپنی پادشاہت کے مطالبے سے اسی سے ہیں۔)

ایسے ہی خصوصیت منادات کا الحمد الامامین مائیکو سید نے اپنے سربراہ
 امام زمانہ ﷺ کے سامنے کیا۔

وَتَسْرُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا غَسْبِيْ غَسْبِيْ
 وَفَسْرُوْا تَسْرُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا
 وَفَسْرُوْا تَسْرُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا
 تَسْرُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا

"ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

دوسری اجاستہ آملہ کی طرف سے کہ اہل حقانی نے کہ اس کا نام آملہ ہی کا
 ہے۔ آملہ کی کتاب کے نام ہے:

وَعَلَى حِفْظِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ
 كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ
 كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ
 كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ كِتَابِ

۱۱۶ ۱۱۷
 ان آیت کریمہ میں اہل حقانی نے کہ اگر سب کا نام آملہ ہی کا ہے۔ حیرت

اور ان کے نام میں آملہ کے نام ہی میں آملہ ہی کو کہا ہے کہ اس کے نام کے نام ہی میں
 آملہ ہی میں آملہ ہی کے نام ہی میں آملہ ہی کے نام ہی میں
 زائد النعت والقبول وشوقاً بهم
 (۱۱۷) ۱۱۶

سید امیر علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور اہل حقانی نے آملہ ہی کے نام
 میں آملہ ہی میں آملہ ہی میں آملہ ہی میں آملہ ہی میں آملہ ہی میں آملہ ہی میں
 حضرت مسیح کی دعا سے اس کی دعا دعا دعا دعا دعا دعا دعا دعا دعا دعا دعا

عَبْدُ اللهِ وَنِعْمَتُهُ اَبَدِيَّةٌ وَتَسْلُوْا
 تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا

دوسرے مقام پر اس طرح فرمایا
 فَلْيَسْرُوْا بِهَلْوَةٍ وَوَسْوُوْا بِهَلْوَةِ الْوَسْوِيِّ
 الْوَسْوِيِّ مَسْنُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا مَسْنُوْا
 تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا تَسْلُوْا

۱۱۷ ۱۱۸

ان کے نام میں آملہ نے اپنے رسول نام ﷺ کو ہی آملہ ہی کے نام سے خطاب کیا
 ہے کہ اگر آپ ﷺ ساری انعام دہانے کے لیے کسی اسم کے گویا ہوں ہے۔ اس کے
 اور اگر آپ ﷺ آملہ ہی کا نام کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور اس میں علم کی تعلیم دیتے
 ہیں جس کی تعلیم پہنچانے ہیں اور اس میں علم دہانے کے لیے کسی اسم کے گویا ہوں ہے۔

نام آملہ ہی کا

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے انہوں کا سلسلہ شروع کیا جو خاتم النبویاں
 سید محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوا ہے۔ آپ ﷺ کے لڑکھانے
 ”سہری متھال، دوسرے ہلالیہ کی محال کی گل کی ہی ہے کہ خوب چڑا گیا تا کر
 ایک بھت کی چکر پھڑ پھڑا گی حتیٰ کہ دیکھنے والے مانتے تھے گل کی سونگیاں اور اس خالق مجرب کے
 حقیق سوال کرتے تھے جب میں ہوں میں نے خالی چکر کو کر دیا ہے، میرے ادر ہے
 عزت سے نکل رہی اور اس ہی یہاں راست خاتم نبوی“

وہ شکر و التواضع، رب غنی برب غنی ہونے لگا
 آپ ﷺ سب سے افضل تھے لیکن خاتم المرسلین تین کر آئے۔ آپ ﷺ
 کے بعد کوئی ہی اور صل نہیں آئے گا اور اگر کوئی ہوئی کہے گا تو وہ میرا اور کتاب ہوگا۔
 آپ ﷺ کی ختم المرسلین کے حقیق کوئی ہی جوت ہی روایت ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے
 قرآن مجید میں اس پر جو قسمیں لیتے کرتی ہے:
 وَكَانَ رَسُولٌ نَّوَّابِغًا وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ، لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم نبیوں کے ختم کرنے
 والا ہے اور ۲۳ سالے ہے۔

آپ ﷺ کا ہر شرف ہی وہ اختراع و انکال ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبویاں ہیں۔
بیچاق نبویا
 خاتم النبویا، ﷺ کی ختم نبوت اور ختم المرسلین اپنی یکا یک مہارت سے تم کہتی ہے
 لیکن اس پر جو شرف و نکال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاتم نبویا سے پیدا کیا کسی اور شرف سے
 نہیں ہوتی نہ سنی لیکن اگر شہادے اس پر اور اور صل نبوی ﷺ آیا تو تمہیں اس رسول
 نبوی ﷺ کو نہ راتھ کہہ سکتا اور اس سے قطعاً کہہ سکتے تھے کہ ان لوگوں سے نہ کہہ سکتے تھے

وَمَا خَلَقْنَا الْعِلْمَ بِتَضَاقِ النَّبِيِّينَ لِنَسْأَلُ
 الْكَافِرِينَ مِنْ جَهَنَّمَ وَرِجْسَهُمْ لَمَّا
 جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعْلُومًا
 لَهُمْ مِنْ ذِكْرِ الرَّسُولِ مِنْ قَبْلِهِمْ
 وَكَانَ أَحْسَنُ لِمَنْ هَدَىٰ لَهُمْ نَجْدًا
 وَكَانَ أَضَلُّ لِمَنْ كَذَّبَ عَنْهُ
 وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا
 وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَائِمًا
 مُضْمَرًا ۝

۲۱۱۳ اور سورہ ۲۱
 قرآن کو اور دوسروں میں بھی تمہارے ساتھ
 کہاوں میں ہوں۔

جب خاتم نبویا نے وعدہ کر لیا کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی روایت کو تسلیم کریں
 گے اس پر ان کو یہ بھی کہہ دیا کہ تمہارے ساتھ ہوں گے اور ان ہی کی گواہی دی کہ وہ خاتم
 نبویا کی نبوت اور نبوی کتاب قرآن مجید کی نبوت ہوگی میں اس کی گواہی دیتا ہوں اور اس پر
 نازل کردہ کتاب سے جدا کچھ لکھتا ہوں کہہ سکتے ہیں۔ یہ بات بھی اسی ہے کہ سربراہ نبویا
 آدم کے بعد کوئی اور پرچا نہیں چل سکتا۔ جو بے شک ان لوگوں میں ہے اور جو خود ہے کہ
 حضرت لوط علیہ السلام کو چھ روایات شریف کے عربی زبان وہ تھے جب ان پر
 سواہر میں ﷺ کی لکھوائی تو غلبہ ناک سے کہہ کر فرمایا کہ تم سے اس روایت کی جس کے ہاتھ
 میں ہے ﷺ کی جان ہے اگر موافق ہی رہی ہو کر آج بھی خاتم نبویا سے کچھ لکھ کر ان کی اجازت
 اختیار کر لیتا تو وہ بچا لگے۔ (دوسروں سے پوچھا، ۲۱ ص ۲۳)

قرآن مجید میں ظاہر و جہاں خاتم نبویا کے وجود کے اشارے کے بعد وہاں کے کسی
 نبوی اور رسول کے پاس یہ عبارتی نہیں رہتا کہ وہ آپ ﷺ کی شریعت سے قطعاً باوجود کہ
 اپنے مصلحت کی چار ہے۔

صحابہ اعظم

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو صحابہ اعظم کا شرف بھی بخشا ہے کہ اگر آپ کی حالت یا ستحکمہ یا جلد یا رہی تو اس کو دل و جان سے تسلیم کرنا پڑے گا وہاں سے اور اس حدیث کی جو حدیث میں اہل کتاب کی کہا کرتے تھے۔ کسی طرح اس کو تو اس میں سے لکھا وہی: قَلَا زَوَّجْتُكَ لَا تُوِّدُ مَسْجِدِي خُشْيٰ بِرِيْهِمْ جَاءَ بِكَ كَيْفَ اِيْتِيَ رِجَالِيْمْ مِنْ مِّيْثِقِ مَسْجِدِيْ وَ لِيْئَنَّمَا نَفْسِيْ حَتَّى رَجَعْتُ بِنِيْءِ مَسْجِدِيْ وَ لِيْئَنَّمَا نَفْسِيْ حَتَّى رَجَعْتُ بِنِيْءِ مَسْجِدِيْ وَ لِيْئَنَّمَا نَفْسِيْ حَتَّى رَجَعْتُ بِنِيْءِ مَسْجِدِيْ

ابو جہل آپ میں نہیں کر رہا ہے میں نے آپ سے دل
میں کی طرح کی لگی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور
لہا اور ہائی کے ساتھ لول کر لیں۔

اس آیت کو سب کے شرفوں میں ایک اہم فرقہ ہے کہ ایک جگہ کہی اور
مسلمان میں جھگڑا اور اس کا جھگڑا حضور ﷺ نے نبوی کے حق میں کرنا تھا مسلمان کو اپنے
خون سے حضرت کے لئے جہاد کرنے کے لئے خواہ اس کی میں نے حضور ﷺ سے اس کا سر ہم
کرنا ہوا تو کیا کرتی کہ ہم ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرنا اس کے لئے ہوا جلد ہے کہ
اس کا سر ہم کر رہا ہے لیکن خدا نے ان کے لئے اس حدیث کی صحت کو کرنا تو ای ہے وہ ہے کہ
اس کی شان نہ دل کے ہر سے کسی ایک ہوا ہوا ہے لیکن یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر ہر
ذو جہل حضرت اور دشمن اللہ کا حق ان کی آواز سے کھینچا پال دینے پر جھڑکا گیا۔ جب یہ
مخالف آپ کے تیار ہے آپ ﷺ نے سب سے ہر حال مانگا ہے اور اس کے کرنا تو اس کے حق میں جہاد
اسے دیا اس پر ہر سے لگے لے گیا کہ آپ ﷺ نے نبی کے حق میں اس لیے فیصلہ
دیا ہے کہ آپ ﷺ کی جہاد ہے لیکن اس پر جہاد نہ ہوئی کہ تمام ہوا ہو کر جہاد کے
فیصلہ کی جا رہی ہے کہ ہر سے لگنے کی جھگڑا کرتے لگنے جگہ سے دل و جان سے سمجھتے
گئے لہا لگنے جھگڑا نہ اس سے تمام ہے۔

اسمان عظیم

اللہ تعالیٰ نے دین ان میں سے اسے اسمان کے ہی کہ اس میں نورانی ہے کہ اس کو لکھا
لے یہ وہ اس عظیم ہے کہ لکھا کہ اس میں نورانی ہے کہ اس کو لکھا ہے کہ اس کے لکھا ہے
لَقَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ طَيِّبًا وَمَنْ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَفْقَهُ أَيَّ مَا يَخْلُقُ إِنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ

ہے کہ اس میں ایک اور عالم ہی میں سے لکھا
ہو اس میں اس کی آیت ہے کہ اس کے لئے ہے اور
وَأَنْ تَسْمَعُوا فِيهَا مَزْمِنًا لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي الْغَيْبِ وَبِذَلِكَ نَتْلُو سُوْرَةَ الْقُرْآنِ وَأَنْتُمْ لَا

مخالف نہیں ۵

رسول کریم ﷺ کے حلق اور وہی تالی ہے کہ آپ کی جھگڑا مسلمانوں پر
اسمان عظیم ہے کہ اس کو تمام حدیث کی روایتی کے لئے کوئی فریقہ نہ اس میں رسول لکھا ہے
مشافہوں میں سے ایک مشافہ کالی کو رسول ہوا ہوا ہوا ہے کہ اس میں جھگڑا ہے کہ اس میں
مخالف کرنا ان میں کہ ہوا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا وَجَاءَ بِحُجْرٍ مِّنْ نَّفْسِهِمْ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ كُرْسِيٌّ فِي

مخالف نہیں ۱۱ ۱۱

آپ ﷺ سے پہلے نبیوں سے ہونے والے نورا تمام کے تمام جھگڑا ہوئی کہ ہوا
میں سے ہے اور کھاتے پہنچے پہنچے کرتے اور لکھے جھگڑتے تھے ان میں ہوا لکھی ہوئی
تھیں اور آپ ﷺ میں ہی ہیں اور ہوا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا وَجَاءَ بِحُجْرٍ مِّنْ نَّفْسِهِمْ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ كُرْسِيٌّ فِي

مخالف نہیں ۱۱ ۱۱

آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول لکھے
سب کھاتے اور لکھے ہیں
آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی رسول لکھے

میں ہے کہ حضرت زکریاؑ کی بیوی نے اختیار کی جانے اور انہوں نے اسے اپنی کوٹھا کا
بچا ہوا روٹ کھڑے ہوئے۔ اس وقت سے تعلق کے اور اپنے اہل بیت کے جسے اللہ تعالیٰ نے ان
سب لوگوں کے دعوتی کو باطل قرار دیا اور فرمایا:

قُلْ إِنَّ كُفْرَكُمْ سَجْدَةٌ لِلَّهِ فَأَنْزَلْنَاهُ
فِي لَيْلٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَنُفِثَ رُكْنًا مِّنْ رُّكْنَيْهِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
اور صحیح ۳۱: ۳

اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کے گنہگاروں کو باطل قرار دیا اور اپنی رحمت اور
اپنی ذات سے تعلق کا معیار اور کائناتی حریف اور صرف بہت رحمت منجھتا اور دوزخ ظہیر کہ
قرآن پھر صریح فرمایا کہ یہاں کرنے کا اہل نفس کھلیں گا بھی اسحق مہکا کہ اللہ تعالیٰ اس کی تمام
فوز میں اور نفا میں حریف کرے گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ظہیر انہوں میں منجھتا کے اور بھی بہت سارے
اسماں پہنچاں اور شرف دکھا ہے وہاں کہے ہیں ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْهَيْكَلِ
الَّذِي بَنَيْنَا لِلَّهِ تَتَذَكَّرُ أَنَّكُمْ عَلَىٰ آيَاتِنَا كَافِرُونَ﴾ ﴿ وَتَضَعُ عَلَيْهِمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلَّا تَحْلُلُوا ﴾ ﴿ عَزَّ وَجَلَّ
عَنِ الْهَيْكَلِ عَرَبِيَّةً عَلَيْنَا بِالْمُؤْمِنِينَ زُفَّ وَفَّ رُجْمًا ﴾ ﴿ عَزَّ وَجَلَّ ﴾ بہت سارے
اصناف ہیں جو قرآن نے بیان کیے ہیں۔ امام جہاد نے اس کی کلمہ سے ایسے
۱۲۶۱ آیت کا ذکر کیا ہے جس سے آپ ﷺ کا مقام صریح اور شرف نکال کر ہاتھ میں
لے کر فرمایا ہے۔



واقعة معراج

واقعہ سمرقند

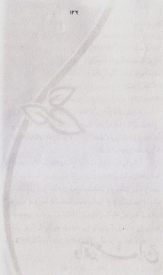
سمرقند کوئی تاریخ نویسی کا سرفراز ہی واقعہ ہے اور نہ ان کی کسی دستخطی
 جان ہوا ہے۔ ایک نیک سو فی صدی سرانگل کی ابتدا بھی جہاں سرانگاد کر ہے اور یہ محتاط
 سے کہا آئینہ تک ہے۔ اسے اس میں لے گیا گیا ہے کہ یہ واقعہ کا طرفہ اور سر سے ہے
 کو سمرقند کہا جاتا ہے اس کا ذکر سورہ شمس ہے۔ سمرقند بڑی کہتے ہیں اور یہاں کھانا
 سے انفراد ہے اور ساری کریم چھوڑنے کے بعد اور کھانا سے۔ غرض کہ میں اس وقت کھانا لاکھے
 آسان ہے لے لیا اور چھوڑا گیا۔

سمرقند اور سرانگ کا تصور ان نے جہاں کہا ہے کہ انھوں نے اپنے رسول کو کھانا
 دیکھا تھیں۔ بشریہ میں انھوں نے سرانگ ۱۱۰۰ء کو کھانا لے لیا کہ کھانا لیاں کھانے کی۔
 لفظ زانی میں ان کے زبانی انگریزی انھوں نے ۱۱۰۰ء میں لیا ہے اور یہ کہ انھوں نے
 زانی کھانا لیا ہے۔

اس امر تری سمرقند کھانا نے اپنے قبیلہ انھوں کو کھانا سے کہ
 آئینہ تک اور لیا جانوں تک یہی کھانا دیکھا ہے۔ اس واقعہ کی تاریخ کے بارے میں
 اختلاف ہے لیکن اس کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ اس واقعہ کی تاریخ یہ ہے۔

اسراء

ایک کتاب میں ہے کہ سمرقند ان کے لیا اور ان کے اس میں بھی کھانا دیکھا



سبک بھی ہے کہ سمرقند عالم بھاری شہر جو عصری کے ساتھ ہوا اور اس موقع پر
ظہر پہنچنے والا تھا اور آفات کوئی نہیں اور ان کے ہاتھ میں درخت تھا ہے:

ششخون اذین کشری بقندہ ثلاثین پاک ہے وہ لفظ ہے جس سے کہات ہی
الفتوحہ الخضر ام ارض الفتوحہ بات سحر عام سے سحر الفتحی تک کے کیا
الکافضہ الیون امر ثمان خولہ لفریہ بین --- میں کے اعمال کو ہم نے یاد رکھ لیا۔

ایضاد وکفر الفتحی الخضر --- تاکرم اسے اپنی قدرت کی بعض کتابیں
بہر سرحد ۱۰۱۰ء --- لکھا گیا۔ لفظ اللہ تعالیٰ ہی لفظ ہے

دیکھو ہے۔

یہ بات ضروری ہے کہ شکر میں اور یہ اللہ ہی (سورہ یوسف) اللہ تعالیٰ کے شکر
اللہ تعالیٰ کا ہے اور وہ اس عبادت کے باطن کا ہے اور اس ہی کی سائن سے ہے کہ ایک
بات میں عبادت کے کچھ حصے میں لکھا گیا یہ بات نہایت ایک عبادت ہی لکھی ہے۔

سمرقند کا سفر

اور ان کے بعد کی تحصیل سرحد علم میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

والمنعم والاعزیز وہ فاضل ضابط کلمہ تم ہے سارے کی سب وہ کہے کہ
وذا الخویہ وذا بطل غیر الخویہ کون تمہارے ساتھی نے نہ کہ تم کی ہے نہ وہ
خولہ وذا حقن تو یمن --- لکھی گئی ہے اور وہ اپنی اولاد سے

بہتر ہے۔ --- کوئی بات کہتا ہے وہ در سرفہ ہی ہے کہ
اتاری ہوتی ہے۔

اور سمرقند سب بھاری ہے یہ لکھا تو سرحد میں آپ پہنچنے پہ پھر ان کو
خود کو کرنے سب معمولات سے لگا کر ان کو دیکھا اور اس کی سب سے بہتر لکھی

کہ سارے عالم حضور پہنچنے کے کلمات اور سنا ہے اس کا یہ سب تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ ہر ایک کو تم پہنچو یہ تمہارا سب سے بگنی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم
خداوند تعالیٰ کرتے اور وہی اپنی طرف سے کرتے ہیں بلکہ سب ہی بات کرتے ہیں وہی
اپنی سے کرتے ہیں اور انہی میں میں ان کا بیان ہے کہ ان کے طرف سے ہے۔

اس واقعہ کو ان حوالے سے لکھو اور یہ بیان کیا ہے سب کے عبادت میں اس کی
تعمیرات سے بھی ہے ہر آن کے بعد کی تحصیل میں اس سے مختلف عبادت لکھی گئی
کہ ان کے عبادت کی یہ بھی میں سے زیادہ تحصیل کے ساتھ روایات حضرت انس ہی
یا کہ حضرت مالک ہی حضرت ابو ہریرہ ہی حضرت ابو ہریرہ ہی حضرت ابو ہریرہ ہی
علاء ہی حضرت لڑا حضرت علی حضرت مہدی ہی حضرت مہدی ہی حضرت مہدی ہی

میں حضرت ابو سعید خدری حضرت خذیفہ بن یکان حضرت مالک اور حضرت
کہ ان کے بیان کی ہیں۔ یہ روایات روایات اس واقعہ کے میں شرف ان کے بعد کی تحصیل
ہیں اس واقعہ کے بعد ان کو اس واقعہ ہی سے انہی ہی سے انہی ہی سے انہی ہی سے انہی ہی سے

کہ تمہارے صاحب نے یہ لکھا بیان کیا ہے وہ ہے وہی ہی سے انہی ہی سے انہی ہی سے انہی ہی سے
تمہاری یہ بات بھی لکھی ہے کہ وہ سے رسول پہنچانے سے وہ کہہ گئی ہے۔ ان کی کوئی بات لکھی
ہے کہ وہ روایت ہے وہاں تک کہ وہ سے رسول پہنچانے میں اس طرح بیان ہے:

بنا السؤنی ونبونی کسرمم --- لکھی یہ ایک روایت کا لکھا ہے کہ
بنا لؤیہ جندوی القزوی مکتبی --- آیت وہ ہے قرآن والے (اللہ) کے
سطح --- لکھی یہ ایک روایت ہے جس کی (آجوں
لکھی --- میں اس بات کی ہوتی ہے کہ وہ لکھی گئی
وفا جندویہ ونبونی --- ہے۔ یہ لکھا اور صاحب روایت لکھی ہے۔

تمام انبیاء کی امامت کرائی۔ انبیاء کرام کو لازماً چاہئے کہ یہی راست آپ ﷺ کو بت
دیں۔ اس لئے آپ ﷺ سے آستان دیا تک لے جایا گیا۔ شیخ نے روزانہ کھولیا اور پھر آپ ﷺ کے
پیسے روزانہ کھولیا گیا۔

وہی آپ ﷺ نے تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم کو کھلا۔ اسی سلام کیا،
انہوں نے سر نہ کیا، اسلام کا جواب دیا اور نبوت کا قرار کیا۔ ان کے ساتھ آپ ﷺ
کو سعادت حاصل ہوئی اور انہیں جانب برکت و رحمت دیکھ کر کھائی گئی۔

پھر آپ ﷺ حضرت سے آستان پر پہنچے۔ آپ ﷺ کے لیے روزانہ کھولیا گیا، وہیں
آپ ﷺ کی طاقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔
آپ ﷺ نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، ہند کھول دی اور آپ ﷺ کی نبوت کا قرار
کیا۔

پھر آپ ﷺ کو حضرت سے آستان لے جایا گیا اور آپ ﷺ کے لیے روزانہ
کھولیا گیا، وہیں آپ ﷺ کی طاقت حضرت یونس علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے
سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، ہند کھول دی اور نبوت کا قرار کیا۔

پھر آپ ﷺ سے آستان پر پہنچے روزانہ کھولیا گیا، وہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے طاقت ہوئی۔ آپ ﷺ نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، ہند کھول دی اور نبوت کا قرار کیا۔

پھر آپ ﷺ سے آستان پر آپ ﷺ کی طاقت حضرت یونس علیہ السلام سے ہوئی۔
آپ ﷺ نے سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، ہند کھول دی اور نبوت کا قرار کیا۔

پھر آپ ﷺ سے آستان پر آپ ﷺ کی طاقت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ اسی سلام
سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، ہند کھول دی اور نبوت کا قرار کیا، انہیں جب آپ ﷺ وہیں
سے آگے جانے لگے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے۔ ان سے یہ کہنے کی وجہ پوچھی گئی تو

انہوں نے کہا کہ میں اس لیے رہا ہوں کہ ایک تو جان جسے میرے بعد کھلیا گیا، اس کی
امت کے لوگ کل فرقا اور میں جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر آپ ﷺ کو ساتویں آستان لے جایا گیا۔ وہیں آپ ﷺ کی طاقت
حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب
دیا، ہند کھول دی اور انہوں نے بھی نبوت کا قرار کیا۔

پھر ساتویں آستان سے آپ ﷺ کو سترہ آستان لے جایا گیا اور حضرت
موسیٰ کو کھلا دیا گیا۔

لہذا کی فریضیت

اس کے بعد آپ ﷺ کا طہل جواز کے روزانہ کو کھولیا گیا اور پھر جواز کے
اسے قریب ہر سال کو دو سالوں میں اس سے بھی کم فاصلہ دیا گیا۔ اس موقع پر اللہ نے اپنے
پیغمبر سے یہ قول کیا کہ اللہ کی فریضیت اور نبوت کا قرار ہے۔ جب آپ ﷺ وہیں پہنچے
تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کس چیز کا حکم دیا ہے؟
فرمایا، جو اس لہذا میں لکھا ہے انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ نے فریضیت کی وجہ سے آپ کی
امت میں انہی طاقتیں ہیں۔ جب آپ ﷺ نے فریضیت کی طرف دیکھا تو انہوں نے
مشاورت کر کے یہی باتوں نے اشارہ کیا کہ آپ اگر چاہتے ہیں تو لے لیں۔
اسلام آپ ﷺ کو اس ہند کی زبان میں لے گئے جب کہ وہ اپنی جگہ پر تھا۔ وہیں لہذا کی
تاریخیں۔ پھر آپ ﷺ کو لے جایا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے کہہ دئے کہ
تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ آپ ﷺ وہاں جائیں اور گفتگو کا سوال کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آپ ﷺ کی آمد و رفت جاری رہی تھی کہ چلے
گئے اور وہ گئے۔ پھر اسی حضرت موسیٰ نے حضور دیکھا، انہیں جانے اور گفتگو کا سوال

جہاں تک کہ، کیا ہے اور یہاں سے جہاں کے، وہ قابل صرف دیکھنے والی ہے۔ کیا ہے
اقبال شکرانی تھا فرشتہ ہے۔

وہ کھنڈہ، کھنڈہ

مہر کی ۱۹۹۳ کے نظریں یا جو کے سخن میں نے کتب و عبادت کی جہاں
اقتیاری ہے اس کی جہاں ہے کہ انہوں نے کتاب و سنت کا اسلوب سے مطابقت میں
کا۔ آج کی کتاب اور انہوں نے اپنے مشورہ سانی سے اسلوب کے چہ سے اسلوب کو
ہیں۔ اگر وہ چہ عہد کے انہوں نے ہاں کہ انہوں نے کھنڈہ کوئی اور انہوں نے اسلوب سے
پاؤں دیکھتیں اور وہ اپنے سر سے آگے دیکھتے ہیں۔

☆.....☆.....☆



ہجرت مدینہ

عجرت سورہ

مصر کی کریم چھوڑنے کو اور کیا یہ قرآنی جانے والوں کے دلوں کا تڑکی کرنے
 اور انہیں آپ کو سخت سکھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ لوگ سمجھتے
 رہیں کہ آپ کو ان کے لئے کچھ خاصیت کا اختیار رکھیں۔ لیکن ان کی عقائد اور عقول میں اتنا
 جھگڑا تھا کہ وہ آپ کو صرف اور صرف دستوراً ہی اس قدر ماننے کے لئے تیار تھے کہ آپ ﷺ کے
 کہنے سے وہ گئے۔ چنانچہ آپ کا عیادت ربانی سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ چلے گئے۔

طعن استواء

کہا کہ نے بر صبح پر آپ ﷺ کی جنب و طہارت گرائی یا بعد از نماز کی اور
 پیش آپ ﷺ کی اہانت و ملامت کو علیٰ طہارت پر آپ ﷺ کی تکفیر و اہانت سے امر کی
 جہاں تک توہین کرکھی توہین سے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو کھینچنے ہی نہ مان لیا گئے اور
 کہتے کہ یہ جہاں تک توہین سے نہ مان لیا کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ یہاں تک کہ

وَأَذَانُكَ الْمَسِينُ الْمَسْفُورُ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
 قُمْ فَأَنْذِرْ
 إِنَّا كُنَّا بَصِيرِينَ
 إِنَّا كُنَّا نُنزِّلُ الْغَيْثَ لَكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ
 إِنَّا نُنزِّلُ الْغَيْثَ لَكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ
 إِنَّا نُنزِّلُ الْغَيْثَ لَكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تَكْفُرُونَ

اور یہ فرقہوں میں اٹھائے اس لئے کہ ان کا ہے

وَأَمَّا زَوْجَاتُ بَيْنِ السِّبْطِ فَلَهُنَّ الْوَلَدُ بِمَا رَزَقْنَهُنَّ مِنْكُمْ فِي دِينِكُمْ
 فَزَوْجُوهَ غُلَامًا مَلَائِكَةً بَنَاتٍ مُسَوَّمَاتٍ لَكُمْ فِي ظَهْرِكُمْ
 (مائدہ ۱۰۶، ۱۰۷)

ایک حکم میں اس امر کا بیان کیا ہے:

بِنْتِ عَجُوبٍ وَبِنْتِ عَسْرُونَ وَوَلَدًا
 وَأَسْرُونَ وَأَجَلًا عَسْرُونَ وَوَلَدًا زَوَّاجًا
 بِنْتِ عَسْرُونَ وَوَلَدًا زَوَّاجًا بِنْتِ عَجُوبٍ
 دیکھئے ہیں کہ باقی آیتوں میں اور کچھ ہیں

(مظہد ۳: ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳) کہتے ہیں باقی کلمہ نکلا ہوا ہے۔

کلمہ کی کاغذی صورت اور کتب کا مطالعہ اس سے ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ حکم
 شریعت میں سے ہے اور کسی عجمی کی طرف کرتے ہیں جسے یہ صحت اسلامی میں خلاف ہے کیا ان
 کی شہادت و عدالت باقی ہو سکتی ہے۔

تعلیل کا مضمون ہے

شریکوں کے حکم کے خلاف اگر مسلمانوں نے کسی سے عداوت کر کے حلف
 عقاب سے کیا تو شروع کر دیا۔ پہلے وہ مسلمانوں نے حلف کی طرف جرت کی۔ جس کا
 پابندی نہ تھا تو یہ حلفی تھا لیکن عدالت پر صراحت کر کے کہ میں نے یہ حلف نہیں کیا اور
 شروع سے اس کی کراہت انہی کی تھی۔ یہ بات شریکوں کے یہ کہیں گویں کہ اسلام کی دعوت
 دینے کی جانتے لیکن وہی ہے۔ یہ باقی شریکوں پر انہوں نے حلف سے روکا اور حلفی میں
 ان کا ہمہ گیر ہونا شروع ہوا۔ انہوں میں شہادت ہوگی۔ کلام اللہ کا شریکوں سے۔

۱۔ قولہ فی انہم سے انہی میں شام
 ۲۔ قولہ فی اولیٰ سے انہی میں عجم
 ۳۔ قولہ فی عجم سے شہر ہے۔ یہ
 ۴۔ قولہ انہم سے انہی میں عجم
 ۵۔ قولہ فی انہم سے انہی میں عجم
 ۶۔ قولہ انہم سے انہی میں عجم

اور شریکوں کی اس بات میں عجم میں نہیں ہیں ایک ہر ایک آدمی کی عقل میں
 شریکوں کو انہوں سے یہ کراہت کہ کسی نے یہ چاہو یہ رنگ آدمی انہوں سے اور انہوں نے ہی
 عداوت کر کے یہاں تک کہ کلمہ ہے کہ اسلام میں لہذا یہاں تک کہ عجم کا ہے۔ یہ کلمہ کوئی
 عجمی نہیں ہے۔ اس سے انہوں نے کہا کہ یہ عجمی بات ہے جس میں کوئی کلمہ
 انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے یہ بات شروع ہو گئی۔ یہ عجمی نے کہ یہی کہیں انہوں کو
 کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے یہ بات شروع ہو گئی۔

کوئی کلمہ نہ ہو کہ انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے یہ بات شروع ہو گئی۔ یہ عجمی نے کہ یہی کہیں انہوں کو
 کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے یہ بات شروع ہو گئی۔

یہ عجمی نے کہ یہی کہیں انہوں کو کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے یہ بات شروع ہو گئی۔

اس کے بعد انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے یہ بات شروع ہو گئی۔ یہ عجمی نے کہ یہی کہیں انہوں کو کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہے اور انہوں نے یہ بات شروع ہو گئی۔

اور اس چیز کو کھلی کر کے اس آبی سے ہم سب کو کھانہ پالنے کا اور قیود ہو جانے میں
انہی سے نہیں کہ سب قہاں سے ہلانے نہیں چاہیے وہ یہ بت پدا شی ہوا میں کے اور ہم
یا سارا دیتا اور دیکھ کے اس کا اور کو یہ کھنڈی شی ہنڈی ہو کر دیکھیں اس نے پند
کہ اور یہ آپ چیز کے آگے کا خوب نہیں کہا اس کے بارے میں قرآن آج کا ہے۔

وَأَمَّا نَسْتَنْتِزُ بِذَنبِكُمْ فَنُكْرُوا عَنِ الْمُنْتَضِينَ فَلْيَقْرُبُوا
الْمُنْتَضِينَ لَنْ نَقْتُلُوكُمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
وَأَن يَسْتَنْتِزُوا وَيَسْتَنْتِزُوا اللَّهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ
اللَّهُ كَبِيرٌ ﴿۱۰﴾

توہ کہ با حق اور اللہ سب سے
بلا توہ کہتے ہیں۔

اور مشرکین نے اس قسم کا بھی عمل کرنے کے لیے کھف قہاں کے کیا وہ ان
تجب ہو گئے۔

- ۱۔ حج میں شام
- ۲۔ قرب میں اسی جگہ
- ۳۔ اسے ہی وقف
- ۴۔ ٹھیک ہی وہی
- ۵۔ کبھی ہی وقف

اور اس جگہ کا پہلا ذکر میں آج کا ہے (۱۰)۔

اس سب طرح کا قرآن نے پرا کر دیا کہ انہی بات کے بعد جب لو چیز ہو
چاہے تو آپ کہاں سے مل کر رہا ہے۔ یہ جگہ کی توجہ میں مشرکین کو کی تھی جب کہ اللہ تعالیٰ

کی توجہ سے اس تھی۔ پند یہ اس نے اپنے رسول چیز کو اور دیکھا کہ آپ چیز کے
بائیں نے آپ چیز کو کھلی کر کے کی اور انہی باتوں سے انہی سے اور ہم میں اس نام کے
اور اسے یہ بھی دیکھا کہ آپ چیز کو کھلا کر دیکھ کر میں اور میں اسے آپ چیز کو اور ہم لڑنا
کرتے تھے اسے تاک کہ میں اور سات ہی کا کھلی جائے۔

یہیں صلیب ۲۰۲۱

بیت کا نام طر

عامیانی حج نے کھانے کے رسول پر اکرم چیز اور کھانے کے بعد پورے کے وقت
حضرت ابو بکر صلیبی رضی اللہ عنہ سے کہہ کر عرفہ کے گئے۔ ہم انہیں یہ وہاں کو صلیبی
ہاں کوئی بھی کہ ہم کر کھانے کے گئے کہ کسی نے کہا اسے یہ انہی رسول پر اکرم چیز اس وقت
سرا حلقہ عرفہ ہے۔ یہاں ایسے وقت میں آنا آپ کا حصول نہیں تھا یہ کھانے
کیا میرے میں باپ آپ پر نہیں ہیں آپ بھی ام نام کے سلسلے میں لکریں وہ نے
یہاں حضور چیز عرفہ ہے اسے اہل بیت علیہم السلام سے یہ اور عرفہ ہے۔
ہم اپنے مست راستی ہو گئے کہ کیا کہتے ہیں اس وقت کہ میں انہیں یہ کھانے میں کیا
کہ میرے میں باپ آپ چیز پر نہیں ہیں اس وقت آپ چیز کے سلسلے میں کھانے
کوئی بھی سوچیں انہیں اس وقت میں ہوا تھا سوچیں آپ چیز نے لڑنا ہوا تھا
خدا کے امرت کی اہل بیت میں بھی ہے۔ یہ کھانے میں ہوا تھا سوچیں میرے میں باپ
آپ چیز پر نہیں ہوتے آپ چیز نے لڑنا ہوا تھا۔

چنانچہ اسے جس جس طرح میں ہو کر ہو کر کہتے ہو انہی تم کہتے ہو مست ہم طر
کہتے ہو سکا تھا۔ یہ سات میں صلیبی صلیبی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خوب ہو گئی
ہے۔

صوفی مشرکین اور علی گڑھ میں

خام مشرکین نے یہ کام کے مطابق آپ ﷺ کے گمراہ گھروں کو کہا اور گناہت کا
 کرچہ کے لئے اور اصل صادق الہی ﷺ سے اس نیک ترین گمراہی میں اپنے مزاج میں
 مائل اور عقلی صورت میں عقلی اور فطرت سے مراد اپنے لئے آج کے نام سوری بنو سعوی
 یعنی چاند بنو کریم سے استرجاع ہوا۔ حضور ﷺ کی چاند بنو کریم کو کہتے تھے۔
 دشمنوں کو کہتے تھے کہ تمہاری عقلی صورت میں عقلی اور فطرت میں عقلی اور استرجاع ہوا کہ
 گمراہوں کی باتیں دلائل اور تا کر چھپ چکا ہے۔ کہیں کہیں کہ آپ ﷺ صادق نہیں تھے۔
 حالت میں دشمنوں میں اس کی اور حالت بگڑ رہی تھی۔ دشمنوں کو نام دیا گیا کہ وہ
 انہیں اپنی نام دیا گیا اس وقت چھاپا گیا کہ انہیں انہیں نے اس کے ناموں کو حضور ﷺ
 کے ہونے سے یہ دیکھا اور چھاپا کہ تم کو اپنے لئے چھپے ہو انہوں نے کہا کہ تم کو حضور کا
 انکار کر رہے ہیں۔ تو اس میں نے کہا کہ تم کو نام دیا گیا کہ وہ کہتے تھے کہ تمہارے سروس میں
 اپنے ہونے سے اس لئے کہ انہیں انہیں کہتے تھے۔ اس کے لئے کہ انہیں نے کہا تھا کہ اس نام
 نے نہیں دیکھا لیکن ہر نبی ہونے کے ہونے سے انکار کر کے کہتے تھے کہ چھاپا حضرت علیؑ
 حضور ﷺ کی عقلی چاند میں ہونے کے لئے تو وہ کہتے تھے کہ چھاپا چھاپا ہے اور گمراہ
 علی انکار کیا جس میں اس سے غیر خدا حضرت علیؑ نے ہونے کے لئے کہ انہیں انہیں
 لے۔ حضور ﷺ کے عقلی ہونے کے لئے کہ انہیں انہیں۔

۱۳۳

بہتر تدبیر

مشرکین نے عقلی اور فطرت سے مراد اپنے سروس میں چھاپا کہ انہیں

ہوا کیا۔ انہوں نے اس میں سوری سے کہ انہوں نے اس میں سوری اور فطرتی اور بہتر تدبیر
 سچے ہوا ہے۔

وَمَا تَشْكُرُونَ وَيَتَذَكَّرُ اللَّهُ بِاللَّذِينَ هُمْ عَنْ حَتَّى تَدْعُوهُم إِلَى تَدْبِيرِ
 اَللَّهِ كَيْفَ يَشَاءُ (سورۃ بقرہ: ۲۶) کہ یہ فطرتی اور بہتر تدبیر کرنے والے ہوا ہے۔
 رسول اکرم ﷺ نے اللہ کے حکم سے منگے۔ یہ انہوں نے اپنی عقلی اور فطرتی اور بہتر تدبیر
 اللہ کی اور ان سے کہتے تھے کہ انہوں نے اس وقت آپ ﷺ سے دعوت لے کر کہتے تھے:
 وَأَعْلَمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَيْفَ تَنْصَلِحُ النَّاسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَدِيدٌ
 فَلَا تُخْفِتُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَدِيدٌ
 فَخُذْ عَلَيْنَا دِينُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَدِيدٌ

دشمنوں میں ہونے کہ انہوں میں ہونے کے لئے چھپے ہو اور فطرتی نے اپنے
 رسول ﷺ کے گمراہی میں ہونے کہ انہوں نے اس وقت آپ ﷺ کے ہونے کے لئے
 ہر ایک عقلی اور فطرتی اور بہتر تدبیر کے سروس میں ہونے کہ انہوں نے اس وقت
 کے سروس میں ہونے کہ انہوں نے اس وقت آپ ﷺ کو چھاپا۔

خام مشرکین میں

صوفیوں اور انہیں ﷺ سے دعوت لے کر کہتے تھے کہ انہوں نے اس وقت
 مائل اور عقلی صورت میں عقلی اور فطرت سے مراد اپنے لئے آج کے نام سوری بنو سعوی
 یعنی چاند بنو کریم سے استرجاع ہوا۔ حضور ﷺ کی چاند بنو کریم کو کہتے تھے۔
 دشمنوں کو کہتے تھے کہ تمہاری عقلی صورت میں عقلی اور فطرت میں عقلی اور استرجاع ہوا کہ
 گمراہوں کی باتیں دلائل اور تا کر چھپ چکا ہے۔ کہیں کہیں کہ آپ ﷺ صادق نہیں تھے۔
 حالت میں دشمنوں میں اس کی اور حالت بگڑ رہی تھی۔ دشمنوں کو نام دیا گیا کہ وہ
 انہیں اپنی نام دیا گیا اس وقت چھاپا گیا کہ انہیں انہیں نے اس کے ناموں کو حضور ﷺ
 کے ہونے سے یہ دیکھا اور چھاپا کہ تم کو اپنے لئے چھپے ہو انہوں نے کہا کہ تم کو حضور کا
 انکار کر رہے ہیں۔ تو اس میں نے کہا کہ تم کو نام دیا گیا کہ وہ کہتے تھے کہ تمہارے سروس میں
 اپنے ہونے سے اس لئے کہ انہیں انہیں کہتے تھے۔ اس کے لئے کہ انہیں نے کہا تھا کہ اس نام
 نے نہیں دیکھا لیکن ہر نبی ہونے کے ہونے سے انکار کر کے کہتے تھے کہ چھاپا حضرت علیؑ
 حضور ﷺ کی عقلی چاند میں ہونے کے لئے تو وہ کہتے تھے کہ چھاپا چھاپا ہے اور گمراہ
 علی انکار کیا جس میں اس سے غیر خدا حضرت علیؑ نے ہونے کے لئے کہ انہیں انہیں
 لے۔ حضور ﷺ کے عقلی ہونے کے لئے کہ انہیں انہیں۔

خام مشرکین نے عقلی اور فطرت سے مراد اپنے سروس میں چھاپا کہ انہیں

سوانح ہیں۔ انہوں نے اپنی پاور پوائنٹوں اور اس کے ذریعے تمام سوانح تک کر دیے۔ سو فی
 کے تو ان پر اپنے ہاتھوں پاؤں رکھ دیے اور حضور ﷺ سے انہوں نے کی روک تھام کی۔
 آپ ﷺ اور حضور ﷺ سے ہر سو کڑی آغوش میں رہ کر کہہ گئے لیکن سوانح میں سے
 کیا نہ ہوئی جی نے ان کے پاس گواہ کیا۔ اہل خدمت تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو
 گرے تو آپ ﷺ کے چہرے پر ہلکے گے تو آپ ﷺ نے انہوں کی آنکھوں کی گہرائی سے پورے
 ہونے کے۔ آپ ﷺ نے یہ پھاڑا ہے اور کہا کہ اس کا سزا مل کر گیا، میرے پاس آپ ﷺ نے
 فرمایا ہوں گے کی جی نے اس کہا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے صاحبزادوں کے پاس یہ لکھا
 تو تکلیف ہوئی رہی۔

اس واقعہ میں وہاں رہتی ہیں، بہت دنوں اور انہوں کی تینوں ماہی مچھیر ہے۔ حضرت
 ابو بکر کا کلام جاری ہو کر انہوں کو پڑاتے ہوئے اور اسے آتا تا میں سے وہاں سے وہاں
 لیتے۔ محمد بن ابی بکر کے حالات اور ان کی جنگوں کے حقائق فرمادے گئے۔ وہاں کے
 میں گزارے اور اسے ان کے ساتھ جاری کر دئے۔ پیچھے لکھی اساتذہ عالی کلام میں
 تینوں روایتیں کیں۔ یہ اصل حال کرتے ہوئے ہے ان کے ہر حال سے یہ پہلا قرآن سے
 سامان انہوں سے حضور ﷺ کے حقائق یہ پھاڑا ہے انہوں نے کہا کہ لکھنے میں مسلم کہہ وہ کہاں ہیں؟
 ابو جہل نے ان کے ہر حال پہ پھیرا تا میں سے ان کی پالی اہل کہنے کہ اگر انہوں سے سدا سے
 گھرانے اپنے آپ ﷺ کیلئے یہ قرآن کی تینوں روایتیں کیں۔

شریکین حاشا کرتے ہوئے غارتوں تک پہنچے اور ان کے ہاتھوں پر کھڑے
 تھے حضور ﷺ کے لئے، یہ کہاں ان کے پاس نظر آ رہے ہیں تو حضور ﷺ سے کیا کہاں
 میں سے کوئی شخص اپنی طرف لگی کہ سزا ہم نظر آ جائی گے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارادہ
 لیا

ذَهَابَتْ بِهِنَّ اِنَّ ذَهَبَتْ
 وصحیح بخاری و صحیح مسلم اور ترمذی میں کا ترجمہ ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے ہم سفر کو مشکل گزری میں تھی وہی کہ ان دنوں وہاں کی کوئی
 ضرورت نہیں کہوں کہ اہل ہاڑے، ہاتھ سے اور ان کے ساتھ اہل ہاتھ ہیں، ان کی کوئی طاقت
 نہیں تھی، یہاں تک کہ ان سے کہیں ان میں سے کوئی کیا کہتا ہے:

بَا نَسْرَةَ الْبَيْنِ نَسْرَةَ الْبَيْنِ وَهِيَ الْبَيْنُ وَأَب كَانَتْ أَيْمَانُ سَعْدِ بْنِ
 هِنْدٍ لَيْسَ الْبَيْنُ بَأَقْرَبَ مِنْ سَعْدِ بْنِ هِنْدٍ
 وَأَنْتُمْ بَرُّ اللَّهِ نَسْرًا
 (بخاری ۳۰۰۰) ذکر اہل ہاڑے کے ساتھ ہے۔

وہاں کرم حضور ﷺ ان کو سر پر رکھ کر ان کی مشقیں اور حواصیل اہل ہاڑے کے دکھانے
 راجح سزا کو بھی تینوں کی کرم اہل کے ہاڑے سے ہاں میں لگے ہیں اور وہ اہل ہاڑے کے ہاڑے
 ہیں اور ان کی طاقت کرتا ہے۔

دینے کا سفر

تینوں کے ہر دونوں غارتوں سے لگے۔ اس روایت کے صحیح ہر ازا کو جانے
 ہونے کی یہ ہر میرا ہاڑے میں اپنی زبان کے ساتھ پہلے ہی اور سزا دینے کے لئے کا معاملہ
 پانچواں تھا۔ وہاں سزا دینے کے لئے انہوں میں سو فی حضرت ابو بکر نے اپنی سب سے پہلی روایت
 آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی کی اور سزا دینے کی تینوں میں سے انہوں نے کہا کہ میں نے انہوں
 میں سے انہوں نے سزا دینے کا ارادہ کیا۔ جب وہاں کا سفر طویل ہوا تو وہاں سے پہلے انہوں نے ان
 ہی روایت انہوں نے سزا دینے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سزا دینے کا ارادہ میں نے سزا دینے
 کا ارادہ کیا ہے اور حضرت ابو بکر نے انہوں کے ساتھ اہل ہاڑے میں انہوں کی طرف کی امید سے

ہو آپ کے فتوے کے اس طرح طبقہ طبقہ اور نسل نسل آپ سے
 قبول سے پیش ہو اگر ہم کریں تو جماعتوں پر مطاع ہر کہہ تفرق
 ندادہ میں فتنے کا

۱۴ صوبہ کی زبان سے ان الفاظ میں آپ ﷺ کا تعارف جب مسجد نے تار
 کہا اٹھ کی تم ایۃ الہی قرآنی کا شخص ہے جس کے بارے میں طبع طرح کی باتیں
 ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ان کی رغبت اختیار کریں، اگر کوئی شکل بصر آتی تو ضرور میں کہوں
 گا۔

۲۰۱۰ھ ۱۳۲۸ھ

مضمر ﷺ منزل کی طرف

مصر کے طبع میں مضمر ﷺ کی زبان افسس یہ تھا کہ:

وَأَعْلَىٰ رُتَبًا فَجَلِسْ عَلٰى خَلْفِ صِدْقِي ۝
 وَأَخْرَجْتَنِي مِّنْ صُلْبِي ۝ وَالْمَعْلُومَاتُ
 مِنْ لَدُنِّي شَأْنًا لَا تُعْتَدُ

وہی اسرائیل ۱۰۱۱۱ ایلی جانب سے حضرت ابراہیم

اللہ تعالیٰ سے دشمنوں کی تمام سزا میں اور چاہیں تا کام کر کے اپنے
 ظہر ﷺ کو کہتے ہر حالت نال ہوا۔ جب کہ ان کی احوال قمر میں سے لگاتے ہوئے
 کہتے کی ہیں۔

وَبِذٰلِكَ نُنَمِّسُكَ لِلْعَالَمِ ۝ وَكَفَىٰ
 بِالْأَعْرَابِ سَخِرْتُمْ خَوْلًا ۝ فَتَهْتَبُوا
 بِالْأَعْيُنِ ۝ وَاللَّيْلُونَ وَاللَّيْلُونَ

وہی اسرائیل ۱۰۱۱۱ یہ کہتے تھے اور خدا سے۔

رسول کریم ﷺ کی دعا سے وہاں میں جن لوگوں نے ایمان لیا وہاں سے گھر اور
 ہجرت کی صورتیں اچھی ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے بڑی اعلیٰ خیراتوں کا انتظام کیا
 ہے۔ یہ آپ بشارت ہے۔

فَا سْتَضِعَاتِ اللَّهُمَّ وَتُلْهِمُ قَلْبِي لَا تَتَضِعْ
 كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ
 كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ
 كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ
 كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ
 كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ
 كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ كَرْتُمْ لِي سِوَا سَيِّئَاتِكُمْ

۲۰۱۰ھ ۱۳۲۸ھ

ہاں میں ان جنتوں میں لے جائیں گا
 جن کے پیچھے عمری پہنچ رہی ہیں۔ یہ ہے
 تو اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ
 ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

رسول کریم ﷺ اور صوبہ کریم ہجرت کی دعا میں اللہ تعالیٰ نے ہی نہیں۔ شرکیں
 کہہ کے دھگ سے آؤ کہ کہہ کر دیکھو کہ آیا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے کیا ایک افسردہ زندگی کے
 احوال سے اگے رکھتا ہے انجان کہ ان کو یہ سزا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی سزا انہوں
 کی جوانی اور جنت میں اعلیٰ حاکم جزا کا وہ ہے تو وہ اس سے گلی اٹھائیں اور

ان بیادوں سے تیری ساری خوب
چرخوں کا چاند ہم پر چلا
گیا جو وہ دیکھ اور فحیم ہے
فکر ادب ہے ہمیں اندک
ہے سلامت فرزند تیرے ہم کی
بیچے وہاں سے بچا گھبرا

رحمۃ اللطیفین ص ۲۰ ج ۱۱

آپ ﷺ اپنی ساری جان نثاروں کے دلوں میں چلے جا رہے تھے۔ بڑھیں ہو گئی
کی گئی بکا کر پڑائی کا شرف بھنگے کی استقامت کا اور اس پر مزہ آتی تھی وہاں کہ قرب کا چاند
اس کے آگہن میں اترے اور میریاں سے اس کے دور ہوا دواں ہو جائے۔ لیکن
سید عالم ﷺ نے فرمایا اس کو کھانا کھانے کا چاند چاہئے جو آج کسی کے سینے پر نہیں بک
سردی سے سرد کی اور پڑائی کا شرف آرزو حسنی سے کسک بک سعادت حسنی سے کسب
دعا کا شرف بخشن کی پائی گئی اور اس تک پر غم کر چوڑی ہیں آج سبھی ہے۔ آپ ﷺ
چلے گئے فرمائیں اور سوائے ان کی اندک کراہے گی تاکہ جا کر پڑھیں آئی اور کئی تک پر ہی
تھکی۔ یہ چلے آپ ﷺ کی کھال دکھانے کا تھا یہاں آپ ﷺ کی حالت اس حد تک
کے ہوا جن کا شمار آج ہوتا۔ سب نے عزت خواہی کی درخواست کی اور ہمیں نے ساتھ
لے جانے کی خواہش کی۔

ام جعفری نے حضرت ابن کی روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا
”یہاں سے کہ آئی گا کہ زیادہ تر ہے“ سعادت صحابہ آپ ﷺ کے ہوا تاکہ
اندک کے سہل ﷺ اپنے باپ اور گھر پر اس کا دروازہ تاکہ آپ ﷺ نے فرمایا ”انہ سے
پہلے کھانا کھانے اور اسے کہنا کہ آپ ﷺ انہوں میں سے اندک سے کھا۔“

(صحیح بخاری ص ۲۱)

جس روز آپ ﷺ نے مدینہ کی ارض پاک پر اپنے سواک قدم رکھے اس روز

سے جاری تاریخ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس کا آغاز ہوا اور انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہمدیش کیا۔
(مختصر صحیح بخاری ص ۲۱)

مدینہ کے بارے میں آپ ﷺ کی دعا

مدینہ میں آنے کے بعد آپ کے مجلس رفقاء بیکار میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت زبیرؓ کا
پر حال تھا کہ کرب و دکھ سے مراد ہے تھے اور کئی افسانوں اور باتوں کو یاد کر رہے
تھے۔ ہم انہیں سہواً یاد کروانے سے اس صورت حال کی طرف توجہ حاصل کرنا اور انہیں کرم ﷺ کو بتا کر
آپ ﷺ نے دعا فرمائی

اے افسانہ دارے نزدیک مدینہ کو ہی طربا کوب داتے جس طربا
کہ کھلا اس سے کجا زیادہ اور ہر مدینہ کی افسانہ صحت افزا اور صاف
اور لذت بخش و کھلا اور اسے وہاں کا کھلا عقل کر کے خوشخبرہ بچھا

۱۔

مدینہ صحت افزا ہی نہیں بلکہ طرف ما کاف عالم کے لیے علم یافتگی اور رشد
و ہدایت کا مرکز بھی کیا۔ یہاں سے آپ ﷺ کی سربراہی میں غزوی اور لشکری کاٹے گئے
جنہوں نے چارہ کوب عالم میں علم برحق کے پھرنے کے لیے تھے اور چارہ کوب عالم کے لیے
کار ہے۔

سہ ماہی ﷺ کی قبر

مدینہ کے خلفاء ہوا میں قیام کے دوران سب سے پہلے کام آپ ﷺ اپنے یہاں
کہ سہ ماہی قبر کی۔ سہ ماہی جگہ یعنی گنی جہاں باغی تھی تھی۔ وہ جگہ شہنشاہ کی تھی۔ انہیں
تاکہ جگہ کی نسبت ان کی گنی اور سہ ماہی تھی کی بنا پر تھی گنی آپ ﷺ شہنشاہ کی قبر میں
شرفیہ ہوئے آپ ﷺ اب قبر اٹھا کر لے کر قبر میں تھیں سے چارے:

اللَّهُمَّ لَا تُغْنِنِي إِلَّا عِلْمِي الْأَجْرَةَ فَاصْبِرْ لِتَقْضَاهَا وَاشْكُرْهَا
(اے اللہ! میری قیامت کی باتوں سے میری قضا اور میری کوشش کو معاف کر دے)
اور اس طرح بھی کہتے ہیں:

هَذَا الْعِبَادِي لَا يَجْتَمِعُ إِلَّا خَيْرٌ هَذَا خَيْرٌ زَيْنَةُ الْخَيْرِ
(یہ وہ عبادت گزار ہے جو محض اچھے باتوں کی جمعیت ہے اور یہ اچھے باتوں کا گزرو ہے)
جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے پاس امتداد کو سمجھتے تو ان کے ہاتھ
دروازوں میں داخل ہوا کرتا اور وہ بھی پھرتے تھے:

لَيْسَ لِنَفْسِكَ وَخَيْرٌ لِنَفْسِي فَهَلْ يَبْنَى الْفَتَى فَتَعَالَى
(اگر تم اپنے آپ کو دیکھو تو میری نیکوئی کا کام کرنا ہے، میری نیکوئی کا کام کرنا اور تمہاری)

آپ ﷺ نے سب کی غیرت کے لیے عام کارکن کی طرح ہر اور امتیں
الٹا کر۔ سب سے افضل اور اعلیٰ سطرات کے گروہوں میں بھی غیرت کے لیے جن کی رہبری
کی باتوں سے استوار کی گئی اور کتنی گروہوں اور ان سے اتنی ہی گروہوں کا حال
بھی دیکھا ہی تھا۔ ان پر قرآن میں بھی انکاروں سے اتنی ہی سب سب ان کی ہمت کا گواہی
اور پورا کھنڈہ ان میں میں یہاں ان کے طور سے ملے پاتے اور کئی سب صبر اور عاقبتی علم کی
پروردہ میں بھی گئی جس میں ان تمام عالم کی اعلائی تقدیر کو بنا کر لے اور ان کی سعی و عملی
کا میراثی کامرانی کے لیے قانون و اصول چمکانے پاتے۔ انی دن کا، سب کے سب
انوں نے اپنی حکمت پائی کہ ان کے ہوس کو خارج انسانی نے کھسب دیا اور انوں کی
شہرت و مرتب سے اپنے دامن میں سمیٹ رکھا ہے۔

☆.....☆.....☆

غزوات و سرایا

فروعات ہر یا

قرآن حکیم اس بات پر شبہ ہے کہ حضور خدا کی مخلوق کی طرف سے لایا گیا ہے اور
 صراطِ مستقیم کے چلتے ہوئے اس سے قبل وہاں بھی اور اس وقت وہاں کے رہبان کی
 سرکے ہوئے۔ یہاں سے ان کا رات کو فروعات ہر یا کے نام سے یاد کیا ہے۔ ان پر نے
 فروعات ہر یا کی طرف اس طرف کی ہے کہ جس کو فاتی ام میں آپ ﷺ میں شریک
 ہوئے اور ایک جہل ہو یا نہ ہو ان کو فروعات کہتے ہیں۔ جس کی فروعات ہر یا ہے اور
 فاتی ام میں آپ ﷺ کو شریک نہ ہونے سے ان کو کہتے ہیں۔ جس کی فروعات ہر یا
 ہے۔ آپ ﷺ کی دیانت پر اس نے اسے فروعات ہر یا میں پیدا کیا اور کہ اس
 وہاں کے رہبان سے اسے فروعات کہتے ہیں۔ اور قرآن مجید نے اس کا تذکرہ اس طرف کیا

چہ

وَاللَّهُ نَزَّلَ عَلَيْكَ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ تَقَىٰ إِلَىٰ رَبِّكَ وَأَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ السَّمْعَ السَّمِيعَ

فَاتَّقُوا اللَّهَ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۳۳﴾

وَاللَّهُ يَسْمَعُ السَّمْعَ السَّمِيعَ ﴿۱۳۳﴾

تاکہ جس پر تم کو رہی کی فاتی ام۔

فروعات ہر یا

فروعات ہر یا پیدا کیا اور کہ ہے جو اس وقت اور اس وقت وہاں کے رہبان پر ہوا اور

فکر اسلام کی عقل تھی

فکر اسلام رسول اللہ ﷺ کی قوم میں مد سے نکلا تو کہہ جاتے دلی شہزاد
عام ہیں اور وہ رسول خدا کا کیا۔ پھر ان کے مد سے ہونے کے کاراستہ ان کی دماغ کو ہوا
اور ان کی جانب پختہ ہونے فکر ان سے پیدا۔ پھر ان کے ایک گوشے سے گزرا کہ وہی دشمن
پارٹی ہو کر رہا۔ عسکر سے گزرا کہ اس سے وہی عسکر کے قریب جا چکے اور اس سے تعلق
ہونے کے وہ آدھیں آدھیں میں ہی عسکر وہی میں ہی اڑا ہوا کالے کے حالات کا پتہ لگانے کے
لیے ہوا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ اگر تعلق تھا ہے اور یہ افکار میں لگی کہ
سے فکروں ہوا ہے چاہے آپ ﷺ بھی وہی افکار سے گزر رہے تھے۔ حالات کا بیان
کے کہ تعلق کر لیا کہ غور و فکر ہو گا اور یہ حالات میں نہ تھی فکر کاراستہ خالی میں نہیں
پھونچا ہے سکتا۔ اگر یہ ہوا تو وہ اس سے ہوا ہونے میں دلی ہوا کہ اس کی دلی قلم کرنے کا
میں سے اس کی قوت کو روک لی اور نہ کہ اسے تو میں ہی اسلام کے خلاف ہر جہاد
ہوا تھا کہ گی۔

گھس شورنی کا جاس

قلم آمد حالات و عسکر کے قلم فکروں میں کہیں ﷺ نے اپنے اسباب سے
میں سے کی اور اس کی تمام عسکر سے آگاہ کیا اس صورت حال میں فکروں کا ایک گروہ ہوا
میں قلم فکروں کے لیے چاہے فکروں سے آگاہ کیا کہ ان میں شہزاد کا ہے۔

ہیںنا انفس مختلف رائے ہیںا کہ آپ کہ آپ کے سب نے آپ
ہیں شہزاد ہا شہزاد کے گھر سے حق کے ساتھ ہوا

و ان لم یقلنا بین المؤمنین لکم فوز ۵ اور میں نے کہا کہ ایک گروہ اسے آگاہ کیا ہوا
نفسا ہوا کہ نفس ہی الخلق بقدر ما نشین تھا۔ وہ آپ سے حق کے بارے میں اس
کے انفسا ہوا کہ فوز ہیں المؤمنین و علم کے واضح ہو چکے کے اور پھر آپ نے کہا
بمخزون ۵ وہ ان میں کیجئے صورت کی طرف ہانگے جا

۱۳۵: ۸ ۱۳۵: ۸

آپ ﷺ نے صورت و حالات سب کے سامنے رکھی تو یہاں ہی کے
کہا کہ میں سے صورت و حالات اور صورت و حالات کی۔ پھر صورت و حالات میں نے گی
نہایت عسکر ہوا کہ۔ پھر صورت و حالات میں نے گی اور اس کا اہل کے ہونے کے ہونے آپ کو
اہل کے ہوا کہ وہی ہے اس پختہ ہے وہی ہم آپ کے ساتھ ہیں گے۔ ہم یہاں تک نہیں
کے یہ صورت و حالات میں ہی اسلام کی قوم سے ان سے کی تھی

لما ضربت طغیة و بنی لنت فقا یبنا و اطعنا تم اور یہاں آپ جانا اور تو۔ ہم نہیں
بمخزون ۵ ۱۳۵: ۸ ۱۳۵: ۸

اس وقت کی قوم میں نے آپ کو حق کے ساتھ سمجھا کیا ہے کہ آپ میں نے ان کا ایک
کہ کہ ہم ایک ہی لگے کہ ہم یہاں سے ہوا ہے لگے وہاں تک نکلی جا کر گے۔
آپ ﷺ نے ان کے لگے کہ ان کے ساتھ لگے کہ ان کے لیے لگے کہ ان کے لیے لگے
لگے۔

آپ کی ساری باتیں یہاں ان کا ہونے کی تھی۔ چاہے آپ ﷺ نے ہر
لگے کہ ان کو لگے ہوا۔ اس صورت حال کو سامنے رکھ کر صورت و حالات میں نے ہوا
یا اور عرض کیا ہے ان کے رسول ﷺ ان ہی آپ کا ہونے کی طرف ہے
آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان میں نے عرض کیا

بِأَسْمَائِهِمْ وَالْعَمَلُ أَجْرُهُ وَتَمَزُّونَ
 عَلَيْهِمْ بَيْنَ الشَّمْسِ وَاللَّيْلِ كَيْفَ تَهْتَبُونَ بِهِ
 وَتُلَاجِبُ عَنْهُمْ وَعَجَزَ الشُّعْبُ وَ
 يَبْرُطُ عِلْسُ بَلْسُو وَبَلْسُو وَبَلْسُو بِهِ
 الْوَالِدَانِ ۝ ۱۱۱ ۝

مفسر فرمادے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے

تفسیر احوال ہند

قرآن مجید نے جو کہ احوال بیان کیے ہیں ان میں سے ایک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے

بِأَسْمَائِهِمْ وَالْعَمَلُ أَجْرُهُ وَتَمَزُّونَ
 عَلَيْهِمْ بَيْنَ الشَّمْسِ وَاللَّيْلِ كَيْفَ تَهْتَبُونَ بِهِ
 وَتُلَاجِبُ عَنْهُمْ وَعَجَزَ الشُّعْبُ وَ
 يَبْرُطُ عِلْسُ بَلْسُو وَبَلْسُو وَبَلْسُو بِهِ
 الْوَالِدَانِ ۝ ۱۱۱ ۝

نہی ہے، وہی ہے (یعنی ان کے اعمال سے)
 ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے
 خوب ہے (یعنی ان کے اعمال سے)

آپ ﷺ کا خواب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے

بِأَسْمَائِهِمْ وَالْعَمَلُ أَجْرُهُ وَتَمَزُّونَ
 عَلَيْهِمْ بَيْنَ الشَّمْسِ وَاللَّيْلِ كَيْفَ تَهْتَبُونَ بِهِ
 وَتُلَاجِبُ عَنْهُمْ وَعَجَزَ الشُّعْبُ وَ
 يَبْرُطُ عِلْسُ بَلْسُو وَبَلْسُو وَبَلْسُو بِهِ
 الْوَالِدَانِ ۝ ۱۱۱ ۝

مفسر فرمادے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے

قرآن کی تفسیر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے
 اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ ان کے اعمال میں سے

پھر یہ آپ کی لگاؤ ہے جس پر یہ بنی تو لڑو

”اے لوگوں میں سے اگر کسی بھی کو بھائی ہے تو اس سرعام موت
والے کے پاس ہوگی یا اگر میں نے اس کی بات مانی تو وہ راستہ پر
آ جا گیا ہے۔“ اور حضور ص ۱۰۱

اور یہ اس وقت کی کہ جب مسلمانوں کا لشکر مشرکین نے دیکھا تو ان میں سے عہدین
ہوئے کہا کہ میں نے ان کا لشکر دیکھا ہے ان میں کوئی بوجھ نہیں دیکھی لیکن تو کہا میں نے
دیکھا کہ یہ کبھی ہتھیار کھانٹے نہ رہی ہیں، مشرب کی بات نہیں ہے، میں نے دیکھی ہیں، میں تو ان
کے لیے ہی کی گئیوں کے ہواؤں کی مخالفت کا زمانہ ہو جاوے، نہ نہ کوئی نہ ہوگا ہے۔ شرف
میں خیال کرتا ہوں کہ ان کا کوئی شخص تمہارے کسی شخص کا کالی ہے، لڑتے ہیں، وہ کب وہ کب اپنی
تصویر کے ساتھ نہیں آتے کہ ان کے پیچھے میں کیا لکھتا ہے، ان کے گلاب جو ہوا ہو۔

حکیم بن زبیر نے جب میں سے کہا کہ یہ وہ ہے جو میری بات سب سامنے ہیں
میں سے کہ ان لوگوں پر آپ نے جو قبیلے کے خلاف کرتے ہیں ان کے

کے کہ تو ان کی اذیت تم لوگوں کے ساتھیوں سے متعلق کر کے کیا
کہے، ان کو تم نے انھیں مارا تو یہ ایک شخص ہجرت کی صورت دیکھنے سے کہہ رہے
کہ تمہارا اس نے اپنے چہرہ پر ہائی یا تامل نہ ہوئی یہ اپنے ہاتھوں کے کسی شخص کو مارا۔
لہذا وہ اپنے ہاتھوں کو ہاتھوں کو مارا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ نہیں، لیکن اگر میں نے
اسے ظم کر دیا تو یہی بات ہے، تم جانتے ہو کہ اس کے ساتھ کوئی اور صورت میں ہی تو
اس کے ساتھ یہ عظمت ہوگی کہ اس کو اس سے تم کو پتا ہے، وہ نہ کیا لیکن یہ اصل کے
ساتھ یہ بات آئی تو اس نے کہا کہ اگر وہ مسلمانوں کے ساتھیوں کو کئی کہتا ہے تو یہ بھولی گیا ہے
اظہار کر لیا نہیں ہوگا۔ جب تک ہم میں اور ان میں فرق نہیں ہے کہ ہم وہاں نہیں

جا گیا ہے۔

جب میں نے یہی کہا جب اسے لگاؤ اور کیا تو یہ کہہ رہے تھے کہ آپ نے ساتھیوں سے کیا
ہجرت کا نشانہ نہیں کیا جس کی مثال رافی و جب تک قائم رہے گی۔ جب وہاں تو نہیں ایک
بھرتے کی لگاؤ میں آئی تو رسول اکرم نے اپنی فریاد کو چلا لیا، میں کی باتوں کو درست کیا۔
جب میں نے درست کرتے ہوئے آپ مسلمانوں کو ہائیوں کے پاس سے گزرتے تو وہ صرف
تمہارے پاس سے گزرتے تھے۔ آپ مسلمانوں نے ان کے پیچھے میں ہی کی جب بھولی ہو رہا،
اے ہمارا یہ وہ ہوتا لیکن انہوں نے کہا اس وقت کے رسول مسلمانوں آپ نے مجھے لکھنا ہی
ہے وہاں اس وقت نے آپ کوئی کہتا ہے، وہ نہ لڑتا ہے، آپ مسلمانوں لکھتے وہ ہیں۔

اور یہ تھا، مسلمانوں میں کمال، مال و نصف میں کیا یہ حکم ہوا کہ کھل رہا، وہ
سے لڑا، ان کا بدلے ہو، دیکھتے ہی ہوا، آپ مسلمانوں سے لڑتے کیا ہو، حکم ہوا کہ اگر
دینے لگا، آپ مسلمانوں نے یہ چھا کر نہیں کہ بات نے اس پر لگا رہا ہے تو سولہ نے عرض کیا
کہ حالت آپ مسلمانوں کے سامنے ہیں، میں سے یہ چاہتا ہے کہ کٹاؤ، میری آپ مسلمانوں سے
آئی حالت ہو۔ چنانچہ میں نے سچا کر ہوا، ہم آپ مسلمانوں کے حکم ہوا کہ سے اس
ہو ہائے تو یہی مسلمان کی بات ہے۔ یہ ان کا آپ مسلمانوں نے اس کو ہائے لکھی۔

آپ مسلمانوں کا ساتھیوں

جب تک کی چلی اور ہی چلی تو حضراتی کا وہ حضرت سے وہی حال ہے عرض کیا
کہ وہ اپنے کے رسول مسلمانوں ہم آپ کے لیے ایک ساتھیوں جو کہ پتا ہے ہی ہاں کہ آپ
اس میں ہی تم فرماؤں ہوا، آپ مسلمانوں کے پاس وہاں ہوا، میں نے اگر جنگ میں کھائی
نوبت ہوتا ہے تو حضور ص ۱۰۱ ہاں کے ہوا، اگر ان کی اس کے وہ میں ہی تو آپ مسلمانوں تو ہم
سے ہاں میں۔ ہاں سے بچھ گیا، یہ ایک ہی لگے ہی کہ آپ مسلمانوں کی ہمت میں ہم

تہا کی آگے ہیں۔ اگر ہر جگہ پہنچ سکیں تو وہ پہنچیں گے۔ آپ ﷺ کی حفاظت کریں
گے اور غلاموں کو ہر جگہ کریں گے۔ یہی آپ ﷺ نے سحلیٰ بنی قریظہ کی ہاتھوں کے
لیے کیا تھا۔

جنگ کا آغاز

تمام یوں اسلامی فرقہ کے مقابل میں مشرکین کی فوج صرف آٹھ سو تھی تو سب سے
پہلے ہی شخص انہیں سب سے دور ہٹا دیا۔ انہوں نے فوجوں کا مقابلہ کیا
بہادر کہا کہ اللہ سے امید کرتا ہوں کہ میں ان کے خون سے پانی چوں گا۔ اسے تو راہوں کا
اپنی جانوں سے ملے گا۔ وہ آگے بڑھے اور حضرت عمر فاروق سے مقابلے کے لیے آگے
بڑھے اور یہی ہوا کہ اس کی ٹانگ پڑی کہ عرب سے کاٹ دی۔ اس کی ہاتھوں کے پاس
ابھی پہنچا تھا کہ گرا گیا۔ اس کی ٹانگ سے خون کے فوارے بہتے رہے۔ وہ سٹکا اور
آگے بڑھے اور خون میں جا رہا۔ حضرت عمر فاروق اس کے پیچھے تھے۔ یہ اس پر ہوا کہ اس کو
ختم ہو گیا اور وہ۔

اس کے بعد عربوں نے انہوں میں سے قبیلے میں، یہ وہ اس کا بھائی شیبہ بنی مرہ
اور اس کا بیٹا وہ بنی شیبہ میں بن گئے اور مقابلے کے لیے ساریات طلب کی۔ اور
مسلمانوں میں سے بھی انہوں نے انہوں کو فوج دیا اور وہ انہوں میں سے تھے۔ انہوں نے
قبیلے سے بھی کہا کہ تم کو ہذا خطاب میں انہوں نے تاہم انہیں ہذا ہے۔ قبیلے نے کہا کہ میں تم
سے کوئی سروکار نہیں، ان میں سے کسی ایک نے کہا اسے کہ کوئی فوج تمہارے پاس ہے
تاک کہ تم کو ہذا سے سروسوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہاں جاؤں گا تم انہوں سے عزتاً تم انہوں سے ملنا
انہوں پر ایک ہاتھ اور ان کے آگے کھڑے ہونے سے بچنا کہ انہوں نے انہوں سے ملنا۔

نے کہا کہ میرے ساتھ کچھ لوگوں کو لے کر جاتا ہوں۔ قبیلے نے کہا کہ اس ہاتھ سے مقابلہ ہوا ہے ہم
یہ۔ حضرت عمر فاروق نے یہ نہیں دیا۔ یہ سے انہوں کی اس میں کہ اس میں ہی نہ ہو اور حضرت عمر فاروق نے
میں دیا ہے۔ یہ کہ اس میں ہی ان کو اس میں ہی نہ ہو۔ قبیلے نے ایک ہاتھ سے یہ ہاتھ دیا ہے۔
انہوں نے ہی ایک ہاتھ سے کہا ہوا اور اس کا مقابلہ کرنا اور اس کے میں ہی نہ ہوئے اپنے
ہاتھ سے فاروق کو کہ وہ اس کے ہاتھ سے یہ ہاتھ دیا ہے۔ اس میں ہی نہ ہوئے اس کے
ہاتھ سے اس کے ہاتھ سے یہ ہاتھ دیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی دعا

اسلامی لشکر کی صلے سے کہنے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اس میں سے انہوں
کے آپ ﷺ کے حضور تھی حضرت ابو بکر صدیق نے بھی ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے انہوں میں دعا
کہنے لگے۔

اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا
اَللّٰهُمَّ تَجِرْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَعْدَانِنَا

یہ دعا کرنے کے لیے آپ ﷺ نے کہتے تھے سے جا رہا تھا کہ اگر کہتی تھی۔ حضرت ابو بکر
کہہ رہے تھے۔ اسے اللہ کے رسول ﷺ انہوں میں کی لڑائی میں اسے سے خود دیا گیا ہے ضرور
یہ اللہ کی دعا ہے۔

بشارت حج

آپ ﷺ نے یہ بشارت دی کہ ہر مسافر کو حج کی بشارت دی۔

اسے جو کچھ فرض و ہوا کرتا ہے اس کی ذمہ داری ہے جو اس میں کھڑے
 کی باگ تھامے ہونے اسے کھڑے ہیں اور اس کے ساتھ کے ہاتھوں پر ہوتے ہیں۔
 اپنے لیے ہے اور آئے اور مومن کو تہلیل دلاتے ہوئے فرما رہے تھے اس وقت کی تمہارا
 اس کے ہاتھ میں اور پیچھے کی ہاتھ میں ہے آج جو کچھ میں ان لوگوں سے بلک کر ہے اور
 میرے خواب کے کراہتوں پر ہونے گوارا کے ساتھ ساتھ کراہتوں پر ہونے گوارا کے ساتھ
 بہت میں داخل ہونے لگا۔ (میر محمد، ص ۱۱۱)

فرشتوں کا نزول

آپ ﷺ نے انصاف سے کہا کہ وہ اور وہ ہیں وہ ایک میں اس سے دعا کی گئی
 ان کے قول پر اپنی عیب کے لیے فرشتے نازل کیے اس میں قرآن میں اس کے بعد ہے۔
 يا أَيُّهَا النَّبِيُّ نُنزِلُكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّمَا كُنَّا مِنْ قَبْلِكَ رَسُولًا
 نَحْمَدُ اللَّهَ إِنَّمَا كُنَّا بَشَرًا مِثْلَكَ وَإِنَّمَا كُنَّا لَكُم بَشَرًا مِثْلَكُم
 ان کی کوئی کوشش تھی کہ ایک اور فرشتے سے
 (ص ۱۰۸، ص ۱۱۱)

کا فریب کی ہی تو دعا کے ساتھ میں مسلمانوں کی بہبود میں انھیں دعوت تھی۔ چنانچہ
 وہی انھوں نے دعا اور ان کے خواب کو سنبھالنے پر فرشتوں نے ان سے دعا کی کہ ان سے دعا کے لیے
 فرشتے نازل کر دیے۔

نگہریاں بھیجنا

فرشتوں کے نزول کی خبر پر آپ ﷺ اپنے اصحاب کو بھی کی جارہے تھے
 ہونے آئے گئے تھے اور انھوں نے انھوں کو فرشتوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے۔

انصاف سے ان کو خبر دیا کہ ان کے چہرے کو چاہیے کہ ان کی ساری کوششوں اور ان کی
 طرف سے انھیں یہ خبر تاکہ ان کو اللہ نے ان میں اس میں ان کا ہے۔

وَمَا زُجِّلَتْ لَهُمْ مَا فِي جَنَّاتِهِمْ لِيُرَوْا فِيهَا وَمَا يَمْشُونَ فِي الْأَرْضِ
 وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ غَيْبَهُمْ فَسَعَادَتُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (سورہ ابراہیم، ص ۱۱۲)

جب آپ ﷺ نے ساری کوششوں اور ان کی طرف سے انھیں یہ خبر دے ان میں ان کی بہ
 پیدا کر دی کہ ان کو فرشتوں کی انھیں یہ خبر دے ان میں ان کا ہے۔

ابو جہل کا قول اور انہام

ابو جہل نے کہا کہ وہ ان کی ان کی ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 سے جو میرا انہوں نے ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں
 مسلمانوں پر وہ ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں
 کہ وہ ان کے کہا کہ ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں
 ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ ساتھ

إِن نَسْتَفِيضُوا لَللَّهِ جَاءَتْ نَجْمٌ فَفَتَحَ
 وَإِن نَسْتَكْفُرُوا لَللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمُ وَإِن نَعُودُوا
 فَكُلُّكُمْ لِلَّهِ وَإِن نَعُودُوا فَكُلُّكُمْ لِلَّهِ
 وَإِن نَعُودُوا فَكُلُّكُمْ لِلَّهِ وَإِن نَعُودُوا
 فَكُلُّكُمْ لِلَّهِ وَإِن نَعُودُوا فَكُلُّكُمْ لِلَّهِ

کہ ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں
 ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں
 ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں ان میں

مہمان ہنگ میں داخل کر دینا کراچی صاحب ہوئی اور اہل سرگوں ہو گیا جب کہ داخل
ہر جنوں کو مہرت ناک انجام سے وہ چار چار چار سے ڈالے ضرور دشمنان اسلام سے کچھ
ہوئے۔ قہر شہرینہ، بیہوش واپس تلب پہلے ہی مرے میں داخل ہلیم ہوئے۔ جانوے
آکر یہ اہل عمل شریہ ناکہ طریقے سے موت کے گھاٹ اتار گیا۔

اسی سال بیان کرتے ہیں کہ اہل تہذیب ہنگ میں با شاعر چہتا ہوا آگیا۔

فَا تَلَقَّوْهُمُ الْغُرُوثَ الْعُقُورَ جُنُودَ الْغُلَامِ خَفِيضَاتٍ حَمِيْمٍ

يَجْعَلُ فِئْتًا وَتَلَدُ نَيْبٍ نَفِيْمٍ

تین جنگوں میں بار بار سر کے ہوتے ہیں انکی جنگیں اسی طرح سے
القام نہیں لے سکتیں۔ میں دولت کا مالک ہوں۔ نیز وہاں وہ
ہوں۔ سوئی ہاں سے گھسیٹے ہی کاہل کے لیے جاتے۔

حضرت محمد ﷺ کی طرف بیان کرتے ہیں کہ مہمان ہنگ میں پہنچی کر کے ہوا
تو وہاں میرے دائیں بائیں ہاتھ لگے ہوا تھے میں نے ایک نے یہ چھا کر چھا چاہا
دھنوں کی صف میں داخل کن ہے اس نے یہ چھا کر چھوٹ کر کون پہ چھو ۱۸۶۷ء ہوا کہ
میں نے طے کر کے ہوا کہ اس کا نام محمد ﷺ کا بیان ہوا ہے۔ اس ذات کی قسم اس
کے بعد قدرت میں میری جان ہے اس کا اس کو نہ دیکھوں گا میں کے حضرت محمد ﷺ کی
حرف کہتے ہیں کہ تمھے چھو کے کیا تم میں کو گھٹے جب ہوا ہے میں بھی اس کیفیت میں
ہوں کہ ہوا تو وہاں بھی بھی سوال کرتا ہے۔ اسی بات میں گھے ہو اہل ظرا اتا ہے میں نے کیا
ہوا ہوا۔ سامنے ہے اس کے حلق تم سوال کرتے ہو۔ میں نے اسی وقت کو کیا تھا کہ
وہاں تو جان لگے کہ میں نے دشمنی نہ تو ہے نہ ہوا اس واسطے کہ وہاں کو اس سے اسے
دیکھیں ہیں کہ آیا ہوا کا مہمان ہو کر نہ ہوں حضور پروردگار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے

اور اپنی کامیابی کی نوبت ملتی۔ آپ ﷺ سے انتظار کیا کہ اس نے قتل کیا ۲۶ ہوا ایک نے
مہمان ہوا کہ میں نے قتل کیا ہے آپ ﷺ نے وہاں کی نگاہ میں دیکھ کر فرمایا کہ تم دونوں
نے قتل کیا ہے۔ ہذا اور وہاں حوالہ میں فرمایا ہوا ۱۳۱۸ میں طرہ تھے۔

سور کربن داخل جب احکام کو پہنچا تو حضور ﷺ نے یہ چھا کر کوئی تانے کہ
یہ اہل کا کیا انجام ہوا چہاں یہ مہمان ہیں سمجھنے سے ہوتے دیکھا کہ اہل عمل نہ ہوں
گرا ہوا موت و ایذا کی جنگ میں ہے۔ مہمان ہیں سمجھنے سے چہاں وہاں اس کی کہیں پہنچا
ہوا کہیں کا تے سے پہلے اس کی راہیں بڑا کر کہا اسے اللہ کے دشمن بنا جائے اللہ نے اس کا
چہ و دشمنی لگیں کہ ہوا ہوا سے لگے ہوا ہوا کہ لے کیا کہیں کیے ہوا ہوا کہیں
کہ تم لوگوں نے چھو اہل کو قتل کیا ہاں میں تم سے وہاں کوئی انسان نہیں مگر مہمان ہیں سمجھ
تے کہ اسے کر کے ہے چہا ہے اس وقت زنی ہوئی جب یہ چہا ہوا ہے۔ اسی اٹا ہوا
میں مہمان ہیں سمجھنے ہی اہل کا سر کا ہوا ہوا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچی کر
ہوا کہ کیا ایذا کے دشمن اہل کا سر ہے آپ ﷺ نے تمہیں ہوا ہوا

اِنَّكَ لَكَاوِيٌّ لَا اَبَا اِلَّا كَاوِيٌّ

طیاری و ذات ہے اس کے ہوا کوئی سمجھ نہیں۔

بہاؤ شاہ

اِنَّكَ لَكَاوِيٌّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَلَمَّ بِالْكَوِيِّ وَخَفِيٌّ

وَلَعَلَّهٗ وَتَضَرُّعًا لِّعَلَّهٗ وَغَرَمًا اَلَا تُخْرَجُ مِنْ

وَعَلَّهٗ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَلَمَّ بِالْكَوِيِّ وَخَفِيٌّ

اور بہاؤ شاہ، بہاؤ شاہ، بہاؤ شاہ۔

مسلمانوں کے دراصلوں

سودہ اہل میں ہنگ ہوا کے حالات و واقعات اور حالات و واقعات کا ذکر

ایسا کہ ملک سے اس کو پشت ہو جائے اور اس کو کبھی نہ ملے۔

تخت

کوئی ملک یا دارالخلافہ جو اس کے لئے تیار ہو جائے اس کو اس کی
حاکمیت کی پوری حاصل کرے۔ اس کے لئے اس کو پشت ہو جائے اور اس کو کبھی نہ ملے۔

خود راہد کے لئے

خود راہد میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کا اقرار

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ایسا کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ایسا کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۱۷۹

ایسا کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اس کی قیمت

اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ایسا کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

نَوْمَ الْفَرَسِ لَعْنَةُ نَوْمِ الْفَرَسِ
 وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 اپنے بچے پر اس دن اتاری عین حق
 واپس کے ہتھیار کا نام اس دن اٹھ کر
 کی جس کا طریقہ یہ ہے۔

۱۸۰

امیر اپنا ورد

جنگ کے اختتام پر توہوں کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے حضور کا کیا کہیں سے کیا سلوک کیا جائے تو حضرت نے کلمہ لکھا کہ یہ توہوں میں کہ آنے والے بارے میں ہمارے ہاتھوں سے اور ہمارے ہاتھوں میں ہمارے ہاتھوں سے نہ ہونے کے ہیں ان کو کہہ دیا جائے کہ حضرت عمر فاروق نے اسے اپنی کبریٰ و بڑی بڑی حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لکھ ہے۔ میرا تھاں مزین میرے ہاتھ کے ہیں تاکہ میں کسی کی گردن لٹا دوں۔ حضرت علیؓ کے ہاتھ سے لکھی ہے علیؓ کا لقب ہے حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے لکھا ہے یعنی تو کہا جائے تاکہ انھوں کو بچہ چلے جاوے اپنی میں خیر میں کے لیے کوئی بگڑ نہیں۔ حضورؐ کو بھی ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لکھا ہے اور ہاتھوں کو لکھنے کے لیے آواز دے کر یا کسی طرف تھکی کسی طرح متحرک توہوں کی آواز ہی ہوتی ہے نہ آواز چنانچہ میرا ہاتھ فرمایا۔

مَا كَانَ فِئْتِي أَنْ يَتْلُوَنَّاهُ عَنْهُمْ
 وَهُمْ يُعَلِّمُونَ الْكُفْرَانَ
 وَيُبَشِّرُونَ الْمُشْرِكِينَ بِسُوءِ عَذَابِ اللَّهِ
 الَّتِي كَانُوا يُكْفَرُونَ
 انہوں نے ہمیں اسے پڑھنے سے نہیں روکا
 اور انہوں نے کفر کو سکھایا
 اور مشرکوں کو اللہ کے عذاب کے
 سلسلے میں خبر دی جو انہوں نے کفر کیا
 اور اللہ کی طرف سے ہے۔

۱۸۰

تکلیف ہے۔

غزوہ و احد

غزوہ و احد کا جس حکم

مسلمانوں اور کافروں کے درمیان پہلا اور سب سے بڑا جنگی مشاعرہ تھا جس میں عربوں نے اللہ کے کوہ کے حکم پر اور ان میں سے مسلمانوں کو حکیم کا بیانیہ لکھ دیا اور حکم اللہ کے حکم (۱) اور ان کا حکم دوسرے میں نہیں ہے نہ اسے جنگ جبراً اور نہ توکل میں ہے اس کا کوئی پرکار نہ ہے۔ انھیں رسول اللہ کے پاس پہنچا اور اسے جنگ جبراً میں دے گئے تھے۔ چنانچہ ان کو اپنی سالانہ عید ۳۰ سال میں کافروں کا حکم مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اُحد کے حکم پر ان کو لکھا گیا۔ ایک سال میں ان کی مسلمانوں کے ساتھ حلف عقابت پر پہنچی پہنچی لکھی گئی ہوگی۔ غزوہ و احد کا حکم غزوہ و احد میں غزوہ و احد ہے۔ غزوہ و احد اور غزوہ بدر میں وہی حکم تھا۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کا ہر سال جنگی مہلت میں گزارا۔ مسلمانوں کو قریش کے اہتمام کی خبریں پہنچیں، اپنی فوجیں قریش نے جنگ کی تیاری کے لیے اور مشورے کے اہتمام سے ہاتھوں ہاتھ لگائے اور انھوں نے کہا کہ اللہ کا حکم ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر لڑنا۔ حکم قریش نے اس کے بارے میں کہا ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَجْمَعِينَ
 وَيُطَهِّرَ الْبَيْتَ لِقَوْمٍ عَالَمِينَ
 اَللّٰهُ يَهْدِيْ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبِيْلًا
 وَلَقَدْ جَاءتْ رُسُلًا بِالْبَيِّنَاتِ
 فَاذْهَبْنَا بِهَا وَمَا كُنَّا مُنْظَرِيْنَ
 اَللّٰهُ يَهْدِيْ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبِيْلًا
 وَلَقَدْ جَاءتْ رُسُلًا بِالْبَيِّنَاتِ
 فَاذْهَبْنَا بِهَا وَمَا كُنَّا مُنْظَرِيْنَ
 صرف اللہ ہی ہر شے کے لیے راہ دکھاتا ہے۔

۱۸۱

اسی لشکر امام کا ہوا۔ پیچھے کی قیادت میں اس کے قریب تمام لشکر میں نکلیا
 یہاں نماز پڑھ کر ان کی گداب دلوں میں گھرا ہے قاصد نے کہا کہ دوسرے کو آج ہے۔
 ان حالت میں دشمن نے انھیں میدان میں اپنی نے یہ بیان کیا کہ وہ دشمن کا سر ہوا کرانے
 کا بیڑا ضرور تسلیم نہیں کیا کیا اس لیے میں اپنے ہاتھ و دست جنگ میں شریک نہیں
 ہو سکتا ہوں۔ اپنے میں سوسائیں کر کے رہا نہیں پلٹ گیا۔ اس نظام پر راہیں جانے کا
 مطلب دشمن کے ہاتھ نہ ملتا ہوا اسالی لشکر میں مشغول رہا۔ اس کے ان کے ہاتھ نہ ملے
 کرنا تھا۔ چنانچہ یہاں ہوا بھی کہ قبیلہ میں اس عداوت اور قبیلہ کرنا میں سے اس طرح
 مشغول ہو کر رہا نہیں کا سوتے تھے۔ لیکن یہ سب قرآنی نے دھجھری فرمائی اور ان کے اکٹھے
 ہونے تو بہارم کے۔ قرآن میں ان کا ہے:

وَأَعْتَدتُّ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَمِنْكُمْ بَوَارِحُ وَأَنْهَارٌ وَأَعْنَابٌ وَكُنُفٌ وَأَنْهَارٌ وَأَعْنَابٌ
 وَاللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ عَلَىٰ مَا هُمْ بِقَائِمِينَ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
 انور سورہ ۱۳: ۱۳

صحابین کے گناہ کے بارے میں دوسری جگہ اس طرح فرماتا ہے:

وَأَسْفَحُوا بَيْنَهُمْ أَلْسِنَهُمْ ۗ لَوْلَا رَأَىٰ إِلَهُهُمُ الْيَوْمَ الَّذِي هُمْ فِيهِ
 يَخْتَلِفُونَ أَلْسِنَتُهُمْ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۗ
 انور سورہ ۱۳: ۱۳

اور ان کا بھی اللہ تعالیٰ جانے لے جنوں
 نے ہفتت کی۔ اور ان سے کہا گیا کہ آؤ
 اللہ کی رو میں لانا کہ یہ باغ کرتے ہیں
 نے کہا کہ اگر ہم جانتے کہ ان کی ہوگی تو ہفتت
 تمہاری ہی کی کرتے۔ یہ لگ اس دن
 ان کی کی نسبت کر کے زیادہ قریب ہے۔

تِلْكَ أَلْسِنَتُهُمْ يَخْتَلِفُونَ ۗ لَوْلَا رَأَىٰ إِلَهُهُمُ الْيَوْمَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
 اور یہ ہو کر چمپا ہے جسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے

بقرہ سورہ ۲: ۲۴

حکمتِ عملی

صحابین کے ہاتھ پلٹ جانے کے بعد مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو رہی
 جنہیں نے کہ آپ پیچھے اور یہ ان کی موت میں چلے گئے۔ اب پیچھے یہ لاقاب کرنا سے
 کی شہر مسلمانوں ہر دے کہ وہ میں تھا آپ پیچھے نے اپنے لشکر کو پہنچے عت علی
 سے تہیہ کیا۔ اس وقت میں ان کی قیادت میں یہاں اور حج و عبادت کا وقت تہیہ کیا جنہیں
 کھیل جاب داغ کو کھیلنے کے کاٹلے پر تلے۔ آپ نے تہیہ کیا کہ وہ جانے فرمائی کہ کھیل جاب
 سے دشمنوں کا کوئی دست حملت کرنے پاسے اور یہاں تک جنہیں فرمائی کہ لوہا تم جتنی باہری
 کسی صورت میں اپنی چوڑا نہیں پھوڑا کے جب تک کہ میں نہ رہا جنہیں۔ اور باقی لشکر کے
 دائیں جانب کی کانٹوں میں ہوا کہ ان کی جانب کی کانٹوں میں ہی تمام کے بہرہ کی وہ کہ
 لشکر کے چنگ پڑی تاکہ اس کا آگے نہ دے دلوں میں مسلمانوں میں محفوظ رہے۔

تمام لشکر اپنی جنگی عت علی سے تہیہ سے کر لیا۔ اب تک میں ہم دوس
 جنگ شروع نہ کی جانتے۔ کہ آپ پیچھے نے اپنی اپنی تہیہ سے نکالی اور ہر ایک کان
 ہے اس کا حق اور ان کے ہاتھ انہوں نے لیے اور نکل گیا۔ میں نے اس میں اپنی جانب
 اور دوسری ۱۶ مہینہ کے دے گئے تھے اور ہانڈے آگے نہ کر عرض کیا کہ آؤ اس کا حق
 کیا ہے آپ پیچھے نے فرمایا کہ یہ یہاں سے لے کر اس کے چوڑے ہاتھ میں تک
 کہ یہ لڑائی ہو جانتے انہیں نے کہا ہر حال میں پیچھے لکھے عت فرمائی میں اس کا حق
 ان کا کہنا۔

گت ہوئی اور وہ اپنے بل و اسباب میں جنگا زین بل اور صاحب او ہے جو سو کے کادور
سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے ہر مہرت اس کا بھی اسی مشن میں ہونی کہوا کہا کہ میں اور اس
وکھا میں اور اللہ تعالیٰ کیوں کہ سو کالے کتا ہونے سے اجاہم سے ہم کار ہوتا ہے کہ
ہا میں اور سو کی بات کھوں کے وہ ہ پتا ہے ہر گت میں ختم کایہ میں ہتا ہے ہتا ہے
اور ہتا ہے:

لَمَّا كَلِمًا طَلِبِينَ فَتَوَى لَا تَأْتَا فَلَؤَا اِلْتِزَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا

گت کیا آزمائش

تک زمانہ میں بھی نوجوانوں نے جب مال ہمت کھنے کے لیے اپنی جنگ پھڑکی
تو کچھ صرف ہوا کہ ان کی ہمت میں بے ہمتی ہو گئی کہ اس صورت حال سے کس قدر حق کے
کافر غم میں رہا لے پورا ہوا کہ غم میں ہونے سے کہ سولی اٹھری ہل کر وہ اس
سے بڑا کسان ہوا اور سلطان کہ گت کا سامنا کرنا پڑا اس گت کو اللہ تعالیٰ نے
آزمائش قرار دیا اور یہاں کہ ان میں اور ہتا ہے:

وَالْمَسْبُوعُونَ حَلَّةً طَلِبِينَ اَتَشَوَى اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
وَتَسْفَعُونَ اِلْمَسْبُوعُونَ اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا

اَوَّلُ بَعْدِ الْعِيسَى

وال صبرا ۱۱۳ ۱۱۳

کون ہی اور میر کرنے اسٹاکوں میں

اور سے صبرا میں صبرا فرمایا

اَوَّلُ بَعْدِ الْعِيسَى اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
وَأَلْبَسْتُمْ ثِيَابَ الْإِسْلَامِ اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا

اول ۱۱۳ ۱۱۳

ایک ۱۱۳ میں صبرا فرمایا

اَوَّلُ بَعْدِ الْعِيسَى اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا
اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا اِنْدَا

اول ۱۱۳ ۱۱۳

رسول اللہ صبرا اور انھوں کے کہنے میں

تاکہ میں اولی کے سلطان ہوا ہوں کی حلفت سے ہر یہ کافر و اللہ اور مسلمانوں کی
تکلی ہوئی جب گت میں ہوا گیا۔ اب صورت حال پر میں گیا کہ اسٹی ٹیٹر رسول اکرم
صبرا سے قہر میں ہے اور میں میں انہوں کا کھرا تھا اور آپ صبرا کے پیچھے بھی نہیں فرمایا
کاوت اور آپ کے پاس صرف نام ہو ہر گے میں میں اجاہم ضاری اور وہ ہتا ہے اور آپ
ہنے اس امر کے صورت حال کے کافی اگرا ہے تاہم اس کا کافی ہے اس سے پہلے کہ مسلمان
ہوا آپ صبرا کی تڑپتے انہوں کے کاروں میں اور پڑ گیا۔ انہوں نے ایک امر ہر حال
کہ ہوا آپ صبرا کے ساتھ ہو ہتا ہوتا ہے آپ صبرا کے کاروں کو کافی اجاہم ہوا اور
ساقی ضاری صبرا ہر ہتا ہوتا ہے ہتا ہے ایک ایک کہ کہ ہمت ہتا ہتا ہتا ہتا ہتا ہتا ہتا ہتا ہتا ہتا ہتا

اپنے ہاتھ کے ہونے کے لیے وہ عظیم و نیک اپنی کے حضرت سید بن ابی طالب اور حضرت
 سیدہ خدیجہ حضرت سید بن ابی طالب کی اہلیہ حضرت سیدہ خدیجہ سے تھے۔
 حضرت سید بن ابی طالب کی اہلیہ حضرت سیدہ خدیجہ سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔

اور سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔

اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔

اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔

انہی کی حیثیت

رسول اکرم ﷺ نے جب اہم پر اہم کہا ہے تو ان کے لئے یہ دعا کی
 تھی انہی کی حیثیت یہ تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ ان کا ہونا ہے آپ ﷺ کا بیرونی اور
 خونی ہونا ان میں سے ہے۔ آپ ﷺ کا یہ کہہ دیا کہ ان کا ہونا ہے ان کے لئے انہی کی حیثیت
 نصیب تھی۔ یہ انہی کی حیثیت کے مطابق انہی کے لئے ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ نُورُهُ تُوْنُوْت
 عَشِيْمُو تُوْنُوْت عَشِيْمُو تُوْنُوْت
 وَتُوْنُوْت عَشِيْمُو تُوْنُوْت عَشِيْمُو تُوْنُوْت
 نَعْبُدُو تُوْنُوْت عَشِيْمُو تُوْنُوْت عَشِيْمُو تُوْنُوْت
 وَتُوْنُوْت عَشِيْمُو تُوْنُوْت عَشِيْمُو تُوْنُوْت
 (بقرہ ص ۱۰۰-۱۰۱)

چ

مومنوں کا اضطراب

کامیابی کے لئے اضطراب اور عصبانیت سے بچنا ضروری ہے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔
 اور لایا گیا تھا۔ تو یہ سید بن ابی طالب سے تھے۔

کر دینا چاہیے اور اللہ سے دعا ہے

وَلَقَدْ كَتَبْنَا تَعْوِذَ ابْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ الْقَيْسِ أَنَّ
 تَعْوِذَهُ غَلْبًا وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ ۝
 وَإِنَّمَا تَعْوِذُونَ نَفْسَكُمْ مِنَ
 قِتْلِهِمُ الرَّسُولِ ۚ فَمِثْلِ هَذَا نُمَلِّكُ
 مَنْ نَشَاءُ عَلَى الَّذِينَ يَكْفُرُونَ ۚ وَمَنْ
 يُكَلِّبْهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ
 وَمَنْ يَشَأْ اللَّهُ يُضْلِكْهُ ۝

ہاں صریح ۳: ۱۰۳، ۱۰۴

گزراؤں کو تک پہنچا دے گا۔

آپ ﷺ کی پکار

میں یہ ایک سنی مذہب سے ہے اور یہ وہی ہے جس کی اس دنیا میں تھکن لگتی ہے اور
 یہ کہ لوگوں نے وہ فراموشی اختیار کی ہے آپ ﷺ کو میں یہ ایک سنی مذہب پر تم پہنچا دے
 اور اس کا وہی ہے کہ جو کہ اس کا نام ہے اور اس کے نام اور یہ وہی ہے کہ
 میں مسلمانوں کے لیے ہے جو اس کا نام ہے۔ میں اللہ سے تم آپ ﷺ کے اپنے ہونے کے
 ساتھ میں کو پکار رہا ہوں اور یہی ہے جو میں نے اس کے ہونے کے بعد میری طرف
 سے کہہ کر اس کے بعد میری طرف سے کہہ کر اس کے ہونے کے بعد اس کے ہونے کے
 کہا ہے

وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ ۝
 وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ

وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ
 وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ
 وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ

ہاں صریح ۳: ۱۰۳، ۱۰۴

اور اللہ کے رسول میں نہیں کہا ہے پیچھے سے
 اور ان کے ہونے کے بعد ہے۔ میں اس نے
 میں اس میں تم پہنچا دے گا کہ تم اس سے
 تم میں سے وہی ہے جو اس کے ہونے کے بعد
 اس میں وہی ہے جو اس کے ہونے کے بعد

اس میں کا نزول

ہو رہا ہے اور میں مسلمانوں پر ہے کہ جو وہی ہے جو اس کے ہونے کے بعد
 میں اس میں تم پہنچا دے گا کہ تم اس سے
 میں اس میں تم پہنچا دے گا کہ تم اس سے
 میں اس میں تم پہنچا دے گا کہ تم اس سے

تَعْوِذَ ابْنِ مَرْثَدَةَ بْنِ الْقَيْسِ أَنَّ
 تَعْوِذَهُ غَلْبًا وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ ۝
 وَإِنَّمَا تَعْوِذُونَ نَفْسَكُمْ مِنَ
 قِتْلِهِمُ الرَّسُولِ ۚ فَمِثْلِ هَذَا نُمَلِّكُ
 مَنْ نَشَاءُ عَلَى الَّذِينَ يَكْفُرُونَ ۚ وَمَنْ
 يُكَلِّبْهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ
 وَمَنْ يَشَأْ اللَّهُ يُضْلِكْهُ ۝

ہاں صریح ۳: ۱۰۳، ۱۰۴

شہداء کا مقام

قرآن مجید میں ان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں،
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے لیے
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے لیے
 اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے لیے

وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ
 وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ
 وَأَنْتُمْ تَعْوِذُونَ عَلَيْهِمْ كَيْفَ يَصِفُ ۚ

قُلْ أَتُحِبُّونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ قُلْ إِنَّمَا أُجْرَتُهُ مِمَّا رَزَقْتُ مِنْ رَبِّي وَأَنَا مِنَ الْمَدْعِيِّينَ
بِسْمِ اللَّهِ مِنَ الْعُقَلَاءِ إِنَّهُم يُغْتَابُونَ
وَأَعْتَابُكُمْ عَنِ النَّسَى ۗ وَاللَّيْلِ الْمُنِجِ
عَنْ أَعْيُنِهِمْ فَاصْبِرُوا حَتَّى يَخْرُجُوا
عَنْكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَتَذَكَّرُ الْغَافِلِينَ

ماہنامہ عربیہ اسلامیہ، ۲۰۱۱ء

ہاں صحابہؓ نے اپنے آپ کو سزا دینے سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو سزا دینے سے منع کیا ہے۔

صحبت میں آتا ہے کہ تمہیں اگر حرم کی حالت خوب ہوگی لیکن وہاں میں یا میں آکر رہا ہوں
ہونے کی بات نہیں کر سکتے تمہارا کیا ہوا ہے؟

”کوئی سرنے والی ہاں میں کہ وہ کہیں آجھا حرام حاصل ہے
وہاں میں رہا ہوں نہیں کرتی ہوں وہاں میں رہا ہوں وہاں میں رہا ہوں وہاں میں رہا ہوں
وہاں میں رہا ہوں وہاں میں رہا ہوں وہاں میں رہا ہوں وہاں میں رہا ہوں
شہادت کی اہلیتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔“

اصحیح مسلم، کتاب النکاح، باب فصل النکاح

بلکہ کے خلاف ہر عمل اور چیز اپنے احباب سے ہوتی ہے جو کچھ وہ چاہے
تھے۔ تو ایک طرف سے عمل اور ہر چیز ان کے لیے ضروری ہو کر آتا رہی کیا جو چیزیں
ہیں ان لوگوں نے کوئی عیب نہ دیا۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک کے لیے (جو کچھ) ہیں اس کا بھی
عیب نہ دیا تو اگر سوال کیا گیا کہ تم میں سے کون عیب ہے؟ ان لوگوں نے اس کا بھی جواب نہ دیا
تو ان صحابہ نے کسی عیب کا پوچھنا جب تمہارا کے بارے میں ہی جواب نہ آیا تو کیا چاہوں
تو تمہارا حال کیا ہے؟ ان کے یہ جواب تھے کہ حضرت فرمائی کہ عیب ہے کیا ہو گا اور ہمارا دار

سے کیا ہوا ہے اللہ کے دشمن ان کے بارے میں تو نے پوچھا ہے وہ سب اللہ ہی اور اللہ ہی
کے ہیں۔

ہاں صحابہ نے کہا میں ہوں بلکہ تمہارا عیب کون ہے؟ ان کا جواب
اس کا عیب وہ ہے کہ ہم نے تمہارا عیب نہ دیکھا تھا۔ تمہارا عیب وہ ہے کہ تم نے تمہارا
عیب نہ دیکھا تھا۔ تمہارا عیب وہ ہے کہ تم نے تمہارا عیب نہ دیکھا تھا۔ تمہارا عیب وہ ہے کہ
تم نے تمہارا عیب نہ دیکھا تھا۔ تمہارا عیب وہ ہے کہ تم نے تمہارا عیب نہ دیکھا تھا۔

ہاں صحابہ نے اپنے آپ کو سزا دینے سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو سزا دینے سے منع کیا ہے۔

صحابہ نے فرمایا کہ عیب کون ہے؟ ان کا جواب
ہاں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تو کتنا بڑا عزت والا ہے۔ اللہ تو کتنا بڑا عزت والا ہے۔

اس کے بارے میں صحابہ نے کہا کہ اللہ تو کتنا بڑا عزت والا ہے۔

ہاں صحابہ نے فرمایا کہ عیب کون ہے۔ اللہ نے تمہاری عیب میں سے
اور تمہارے عیب میں سے تمہاری عیب میں سے۔

ہاں صحابہ نے فرمایا کہ عیب کون ہے؟ ان کا جواب
ہاں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تو کتنا بڑا عزت والا ہے۔ اللہ تو کتنا بڑا عزت والا ہے۔

بلکہ اللہ نے تمہارا عیب نہ دیکھا تھا۔ تمہارا عیب وہ ہے کہ تم نے تمہارا عیب نہ دیکھا تھا۔

دینے کا خیال تھا کہ شاید بعد میں ہمیں ہائی نیت سے عہد کر دیا جائے گا۔ انہیں اٹھکی طرف سے عہد کی آگے نہ لے کر اس طرح تصور کر لیا کہ اٹھکا رسول بھی نبیانت کر سکتا ہے۔

ابن عربی

وَمَا كُنَّا بِمُنْجِبِينَ إِيَّاهُ لَئِن قُلْنَا لَهُ وَرَبُّهُ لَخَلْقِ
بِئَاتٍ بِمَا قَدَّمْنَا لَهَا فِي بَعْضِ الْأَحْزَابِ لَسَاءَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ فَسَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ لَئِن قُلْنَا لَهُ وَرَبُّهُ
لَخَلْقِ بِئَاتٍ بِمَا قَدَّمْنَا لَهَا فِي بَعْضِ الْأَحْزَابِ لَسَاءَ مَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ

دال صبر ۲۰۳

اسی نظیر سے کہی کہ ہم کی نبیانت میں ہی نہیں کیوں کہ یہ ظہری کے ہی جہاں ہے اور اس
کے آفری وافر۔ یہ سوسوں ہاتھ کا سامن مجیم ہیں۔ یہی اکثر آں میں وہاں ہے۔

لَقَدْ كُنَّا فَتَنَّا قَبْلَهُ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ فَسَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ لَئِن قُلْنَا لَهُ
وَرَبُّهُ لَخَلْقِ بِئَاتٍ بِمَا قَدَّمْنَا لَهَا فِي بَعْضِ الْأَحْزَابِ
لَسَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ لَئِن قُلْنَا لَهُ وَرَبُّهُ
لَخَلْقِ بِئَاتٍ بِمَا قَدَّمْنَا لَهَا فِي بَعْضِ الْأَحْزَابِ
لَسَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

دال صبر ۲۰۳

بلکہ آہ میں اس کی طرف رخ کرنا ہی سے عہد ہوا ہے۔ اس کے ہاتھ اور
ہاتھوں کے ہاتھ ہوتے ہیں اور انہیں ہاتھوں سے آئے ہیں اور ہاتھوں
پر کسی ہاتھوں سے ہاتھ ہوتے ہیں۔ یہی ہمیں کہہ رہے ہیں۔ بلکہ میں اس کی

دیناری کے آہٹ نکالنا چاہتا ہے جو بعد میں حوالہ تک پہنچنے کے لیے تک سکل کرنا
ہوئے۔ مگر اس حق کے ساتھ خود نہیں ہضم لے گی یہاں ہاتھوں کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے
نہیں دیکھا تو یہی کی جانتے ہیں جو سبھی کا مظاہرہ کر کے اپنے ہاتھوں کے ہاتھوں سے لکھتے
ہر ایک کی۔

بلکہ کے ہاتھوں پر قبیلہ اور ہر ایک کی ایک صورت آئی اسے بتایا گیا کہ یہاں آہ
میں جو حضور پر بھیجی ہو، یہی ہر ایک ایک کر کے ہاتھوں میں ہو گئے۔ وہ مجیم صورت نہیں
کی کہ ہاتھ کی خبر میں کہ ہاتھوں کوئی ہے بلکہ یہ ہاتھوں کے رسول کا کیا حال ہے اسے
مخاطب دیا گیا کہ اسے اس میں اس آہٹ کے رسولی آپ خدا کے فضل سے خبر دے لیتے
ہیں اس نے کیا آپ ہاتھوں کہاں ہیں؟ میں آپ ہاتھوں سے دیکھتا ہوں کہ ہاتھوں۔ چنانچہ
اشارہ کر کے بتایا گیا کہ ہاتھ کے رسول ہاتھوں ہیں۔ اس نے دیکھا کہ ہاتھوں کی نسبت
تفصیلاً مختلف مختلف ہیں۔ آپ ہاتھوں میں ہر ایک ہاتھوں سے ہیں۔ ہر ایک ہاتھوں

فرزاد آہ کے ہاتھوں کی سمجھات

فرزاد آہ میں مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا۔ یہی عہد کرنا ہی سے عہد ہو گئے۔
حزب بنی صواب ہونے کے لیے کہے۔ مسلمانوں کو بلکہ وہ میں ہوتی مسلمانوں کی خدمت میں
دیکھا گیا۔ دشمنی اسلام کرنا ہی میں ہاتھوں میں ہاتھوں کے ہاتھوں سے ہاتھوں سے ہاتھوں
ہوتے ہیں اور ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں
آئے۔ ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں
ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں
ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں کے ہاتھوں

واقعات

قہر عقل اور تہاد کے گہوارے نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر
 کیا کہ خدا سے اس سال باوجود سورہہ نے جس میں اس میں سلام کھانے والے کی ضرورت ہے لیتا
 آپ خدا سے سزا دیا ہے اسباب میں سے کہ ہزار ہجرت دی ہیں جس میں ان پر سامنی اور
 شریعت صغریٰ کی بچھری۔ چنانچہ آپ نے اپنے صاحبزادے کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کی
 خدیجہ نے کبھی بھی ہام میں نہ تھی وہ اپنے لئے ہی ہوا اور وہاں تک اس کی ناکھوں کے
 ساتھ روانہ فرمایا۔ آپ کہ حضرت مرثدہ نے اپنی مرثدہ فتویٰ کو اس سے مستعمل کیا سرور دنیا
 اور وہ یہ واقعہ ہفتہ واقع کے اس پہنچا تو ان امر نے خدا کی اور قہر نبی کے ساتھ
 لی کہ چاہا کہ وہیں مستعمل ہوا کہ وہ ہجرت کر کے ہوا عام میں نہایت خفا ہی کی کہ مرثدہ
 بن علی مرثدہ فتویٰ شہید ہو گئے وہ کہیں ہونے لڑے ہیں اور وہ اپنے اس حارج کو خوب ہی
 عقیدت رکھتا کر لیے گئے۔ حضرت عامر بن عبدمنان کے بارے میں جبکہ اس نے ایک صورت
 نے تم کوئی کمی کہ میں اپنے ہاتھوں کے اگلے کے بدلے میں سامنے کھڑا ہوں کہ وہ اور کا یاد
 ہا کہ میں میں شراب پیوں گی۔ لیکن یہاں کرنے کے لیے وہ خود ملی سے حضرت عامر کی
 صحت کو حاصل کرنا چاہتا تھا یعنی نے اپنے خدا سے کی حفاظت کے لیے نہایت کھین لکھو ہجرت
 دو جس نے اسیوں اور ہی نہیں آئے وہ کہ ہجرت عامر نے اپنی زندگی میں نہا کی
 تھی کہ اسے اولیٰ اشرف ہونے کے ساتھ وہاں دکان سے اور وہی میں ہاتھ لائیں گانوں کہ
 شریک بیابک سے ہے۔

(سیرت ابن عساکر ۴: ۲۵۷)

ابن ابی فرزدی کا حال

نبی جان کر کہ وہ بے شک اپنے لیے کے ساتھ میں نہایت ہی ہمت پرور تھی
 سے نہ نہ ہا ہے اس میں سے اپنا ہوا اور ہونہو گلی کر باہر کے لیے چاروں کے۔

جیسی نبی سے کا کروں نے ہر بار ہزار ہونے کو آپ کہیں ہوں اور خوب ہی ہونے کو
 کہنے چاہا کیا۔ ابن ابی عمیر رضی اللہ عنہما کہ آپ بنی ہبل کے ولد کے لیے اس کے بیٹے عثمان
 بن اسف کے سپرد کر دیا گیا قرآن کی ایک کتب میں ہوں رضی اللہ عنہما کہ اس کے لیے اہل
 میں سے کہ چھوڑا جو اسی میں نے کہا "نہی" میں تم میں اسی قسم کا ہوں، لکھے ہوئے کیا تیرے
 پتہ کے ہے جو کہ ہادی کی جگہ اس وقت ہوتے ہیں جب کہ میں اس میں ہوں کی کہ ان سے
 ان میں ہوتے ہی اہل اہل وہاں میں ہوا "نہی" میں ہوں نے جواب دیا "خدا کی قسم" میں یہ
 بات کہی کہ وہاں میں کہتا کہ وہ ہجرت کر لیں جب کہ میں ہوں اس وقت تک کہ وہ اپنے اپنے
 کا نام بھی چھوڑ جائے اور میں اپنے اہل وہاں میں چھوڑ دوں۔"

ابن عساکر نے کہا

"اس نے ان میں میں اس میں لکھی ہیں، لیکن اس سے کوئی اتنی ہمت نہ کرنا کہ وہ اپنی طرف کے
 اصحاب کو چھوڑ کر گئے ہیں۔" ابن عساکر ۴: ۱۱۲

شریب کی شہادت

حضرت شریب نے ہادی کو ہر مرتبہ قرآن کی تفسیر کرتا ہے۔ آپ میں کی شہادت کا
 وقت آیا تو فرمایا "کے وقت ملا چاہیے، لیکن اس میں نے نماز عشاء کی پکی انتہا
 کے ساتھ وہ کہیں نہیں ہوا کہ اس کی قسم! اگر تم چاہتے کہ میں اس کو ہمت میں یہ کہتا
 ہوں تو میں نماز عشاء کی کرتا، ہرگز اسے طاعت میں نہ ہوں کہ اس کو سنبھال کر ہادی ہادی کا
 زور نہ کھاتا اور یہ انتہا کرتے۔"

لقد جمع الاحزاب حولي والنوا
لقد جمع الاحزاب حولي والنوا
والمسلمون حوله وجمعوا اهل
المنزل حوله والذين آمنوا من
الذين كفروا حوله والذين آمنوا
من الذين كفروا حوله والذين
امنوا من الذين كفروا حوله
والذين امنوا من الذين كفروا
حوله والذين آمنوا من الذين
كفروا حوله والذين آمنوا من
الذين كفروا حوله والذين آمنوا
من الذين كفروا حوله

والمؤمنون حوله

انگ مبر سے کہ اور نہ کہ ہر جمع سے ہے یہ اپنے قبائل کو جمع کرنے
ہیں اور یہ اہل جمع کا گناہ ہے۔ اپنے قبائل اور لوگوں کو اگلی قریب
ملنے سے نہیں اور کھلایا۔ لیے مفہوم سے کہ قریب کہہ دیا گیا ہے۔
میں اہل عرب ابلیج اور ہے کسی کا شہد اور اپنے وطن کے پاس
گردنوں کی کچک کرنا کہ آت کی طرف سے ہے کہ یہ ہیں۔ اپنے قبائل
والے ایسے خلاف دشمنوں کے جہاد سے ہیں اس پر کھنصر
رستہ ہیں اس لیے کہے یعنی کوئی کہہ رہا ہے اور سب کو اللہ کی جگہ
ہے انہوں نے کھے کرا کا اختیار دیا ہے یا کہہ سکتا ہے کہ ان سے انہوں
آسمان ہے۔ سب کو انہیں انہوں کے بھروسے ہیں۔ میں مسلمان
بارہا ہے اور کھے یہ وہ ہیں کہ اللہ کی راہ میں کسی پہلو سے کھنبروں کا۔ پتہ
اللہ کی راہ سے کے لیے ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہلے کہے وہ اسے انہوں
کے جہاد میں نہ کہ مٹا کر ہے۔

واقد فتح کے بارے میں قرآنی آیات

وَمِنْ الْأَمْسِ سَنَ لَكُمْ خِطَابًا جَدِيدًا
أَخْبِرْهُمْ فَرِحُوا بِاللَّهِ يَوْمَ ذَلِكَ
قَلْبُهُمْ وَنَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَوَاقِفُ
مُحْسِنَاتٌ لِلنَّفْسِ الَّتِي حَقَّتْ
لَهَا الْجَهَنَّمُ وَأُنتِ فِيهَا
مُجْرِمَةٌ إِنَّكَ إِذَا لَمْ يَأْمُرْ
اللَّهُ بِشَيْءٍ فَاجْتَنِبْهُ وَأَنَّ اللَّهَ
أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ
وَمِنْ الْأَمْسِ سَنَ لَكُمْ خِطَابًا
جَدِيدًا قَلْبُهُمْ وَنَزَلَ مِنَ
السَّمَاءِ مَوَاقِفُ مُحْسِنَاتٌ
لِلنَّفْسِ الَّتِي حَقَّتْ لَهَا
الْجَهَنَّمُ وَأُنتِ فِيهَا مُجْرِمَةٌ
إِنَّكَ إِذَا لَمْ يَأْمُرِ اللَّهُ
بِشَيْءٍ فَاجْتَنِبْهُ وَأَنَّ اللَّهَ
أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ

یہ پندرہ آیت ہے جو اللہ نے اپنے آپ کو اللہ سے انہوں
کے تمام باپوں کو اس بارے میں کہ اس قدر تم ان کی اس بارے میں کہ
نے اس بارے میں کہ اس بارے میں کہ اس بارے میں کہ اس بارے میں کہ
آگے آگے پہنچا پھر انہوں کو اس بارے میں کہ اس بارے میں کہ اس بارے میں کہ

دھروہ میں ہے کہ وہ بادشاہ ہوا۔ ایک (مہملوں) نے کچھتے میں بہت مشہور تھا
 آپ شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ شیخ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے
 قبول فرمائی لیکن بعد میں ہتھیاریں کھینچ کر عدت کے دن رسول شیخ کو آپ شیخ اپنے
 اصحاب میں سے نکال کر اونچے گھاؤں میں داخل کر دیں کی اطلاع دی تو کچھ ایسے بے گناہ
 قبول کر گئے۔ آپ شیخ نے فرمایا میں ان کے بارے میں غلط فہمی کرتا
 ہوں بادشاہ نے کہا آپ شیخ سبھی دیں۔ آپ شیخ نے اصحاب صحیحی و صالحی میں
 رہیں گے۔ چنانچہ آپ شیخ نے مہملوں کی عدت میں طرطوہ کا قلعہ دیکھا۔ ایک
 بادشاہ کے مہملوں پانچ لاکھ تھے لیکن بادشاہ نے ہلاک کیا۔ وہ بادشاہ ۱۱۱۳ھ

جب یہ قلعہ عمارت ہو رہا تھا تو تمام ہی مہملوں نے آپ شیخ کا
 بازو ہر ایک زمین سے بادشاہ کی شکل کو بنی کیا۔ اس نے بغیر رسول کی طرف سے کچھ
 نام نہ رکھ کر اسے کاظم سے دیا۔ جب انہوں نے قلعہ دیکھا تو وہ کچھ رسول شیخ کے
 آہا بہا کہہ دیں لیکن انہوں نے اپنی جہاں چھین کر ان کے سپرد کر دیے تھے کہ انہوں نے انکو
 قہر و قوت و کثرت سے دیکھا کہ وہ زمین کی زمین کو چھین لیا۔ انہوں نے اپنی صحابہ پر حملہ
 کے لیے بادشاہ کے لوگوں کو بٹھا کر چھین لوگوں نے بادشاہ کے ساتھ جو لوگوں کی خدمت اس
 کی بات نہ کی بلکہ بادشاہ کی شکل نے ایک اور شخص کو بٹھا کر سوا کر لیا انہوں
 نے قلعہ کے قلعہ پر حملہ کر دیا۔ بادشاہ کو چھین کر انکو سوا کر لیا۔ انہوں
 میں سے صرف کتب اور ہاتھ بنے۔ ایک ایسی شہدائی اظہار کیا جو وہ ہے اور جو میں
 فرماؤں کہ میں فرمادہ ہے۔ عمارتوں میں سے بادشاہ نے یہ صومری اور ہندو کی صفائی ہی
 عمارتوں کی بنائے کی ایک عمارتوں میں ایک عمارت ہوا ہے۔ انہوں نے جاسے عمارتوں
 بنایاں مہملوں کے دیکھیں تو وہاں پکے مہملوں اپنے ہاتھ کے ساتھ لڑنے کے لیے فرمادے گئے

اور مہملوں نے صومری کو تیرا کیا کہ ایک کھن صومری کی کہ مہملوں نے قلعہ محرم سے چھین کر
 کے چھین کر اپنی کت کر لیں اور کہہ دیا گیا۔ مہملوں کی شکل نے اپنی اور اپنی لڑائی کی
 طرف سے ہی کھنوں میں ایک کہہ کر انکو تیرا کر کے دی تھی۔

محرم مہملوں نے انہوں نے ایک کھن سے پکے۔ جب یہ رسول ان شیخ
 نے اپنے تیرا ہے تم کہیں رسول کہتے ہوئے۔ کچھ ایسی تیرا مہملوں کا نام نہیں کھنوں نے اپنے
 تھے۔ ہر ایک اس بادشاہ کے مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ
 کہہ مہملوں سے تھے مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ
 اور لڑنے مہملوں کی تیرا ہے کہہ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ
 کے لیے کھن سے چھین تھے۔ ان کی خدمت کی تیرا کر آپ شیخ کو کہہ مہملوں کو
 چنانچہ آپ شیخ نے ان کا نام کھنوں کے لیے مہملوں سبھی مہملوں۔ وہ محرم
 بادشاہوں ۱۱۱۳ھ

فرمادوئی شہر

یہودوں نے اپنے خلیفہ امام سے یہ تمام بادشاہوں کے خلاف بادشاہی کھن۔
 چھین یہودوں کے قول کے ساتھ ہے کہ وہ انہوں نے بادشاہ کی طرف کے لڑائی کو جے جے
 یہودوں کے ہاتھ کھنوں کے ہاتھ چھین مہملوں نے مہملوں کے ہاتھ چھین مہملوں نے
 چھین مہملوں کے ہاتھ چھین مہملوں نے مہملوں کے ہاتھ چھین مہملوں نے

مہملوں کی شکل کے ساتھ کہنے کے ہاتھ مہملوں نے یہ صومری اور ہندو کی صفائی ہی
 تھا کہ اسے شہر کے بادشاہ نے انہوں کا رسول اکرم شیخ کے ساتھ جو لوگوں کی ہاتھ
 ہی لیکن مہملوں نے مہملوں کے ہاتھ انہوں نے ان سے چھین کر تم کہہ مہملوں نے انہوں نے انہوں
 اور انکو تیرا مہملوں سے ہی اس وقت کہہ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ مہملوں کے ہاتھ

فرہم بیان نے لاہور پہلے ہی شہزاد قاسم مسلمانوں سے متعلقہ کوششیں باہر تھاکہ اپنی
فرمان سے کہا کہ اس مالدار سے ملنا اور اسے اس کے ہاتھوں سے لے جائیں۔ اس
کی بات سن کر اسے باج میں لے کر اس کے پاس لے گئے اور وہاں اس کے خلاف روزی
کی۔ اس کے لئے اس کا بیٹا فرزند مسعود اور دھائی مسعود لے گیا۔ درجہ ۱۱۱۶

غزوہ ذوالحجہ

آپ کو اطلاع ملی کہ قاسم کے قریب ہندو شہزاد کے قسام پر قبضہ کرنے
جانے والے قتل کو ثابت دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی قیادت میں ایک بڑا لشکر تشریف لے
شخص مسلمان لشکر سے روانہ ہوا اور اس کو سزا دیا اور ان کو پھانسی دیا کہ اس کا
شہزادوں کی سرکوبی کی جائے۔ اس قسام پر کئی روز قیام کیا لیکن کوئی دشمن سامنے نہ آیا۔ لہذا
آپ نے تمام لشکر جنگ کے ہاتھوں پلٹ آئے۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو کئی ہزار
مال ملے۔ اس مقام پر ۱۱۱۶ھ

غزوہ شکر (غزوہ ازاب)

پہلے

اس جنگ میں دشمنوں کے لشکروں سے کچھ طریقے سے مقابلہ کے لیے مرنے کے
فرمان کے خلاف میں شہزاد کی کئی۔ اس بات میں اس کو غزوہ شکر کہا جاتا ہے۔ یہ جنگ اس
موقع پر قائم ہوئی کہ ازاب سے مسلمانوں کے خلاف لشکریں روانہ ہوئے تھے اس لیے اسے
غزوہ ازاب بھی کہتے ہیں۔ لشکر روانہ ہوا کہ ازاب پر قبضہ کیا جائے اور اس
آب کی بیخ بنائے۔ اسے اور مسلمانوں نے ازاب سے اس کے خلاف پلٹ کر آئے
تاکہ ان میں سے ازاب ہو۔

لَا تَقْبَلُوا لَهُمْ سَهْوًا وَالْكَفَرُؤُا بِشِقَّةِ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ إِنَّكُمْ إِذَا جَسَدًا نَسَلْتُمْ جَسَدًا
فَأُولَئِكَ سَنَلَسْتُمْ لَهُمْ وَبِخُذُوا كَيْدَهُمْ
فَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
وَمَنْ يَتَّخِذْ أَهْلَ الْبَيْتِ الْأَقْرَبِينَ
وَعَشِيرَتَهُمْ أَوْلِيَاءَ فَاغْنُيْهُمْ
وَمَنْ يَتَّخِذْ أَهْلَ الْبَيْتِ الْأَقْرَبِينَ
وَعَشِيرَتَهُمْ أَوْلِيَاءَ فَاغْنُيْهُمْ
وَمَنْ يَتَّخِذْ أَهْلَ الْبَيْتِ الْأَقْرَبِينَ
وَعَشِيرَتَهُمْ أَوْلِيَاءَ فَاغْنُيْهُمْ

۱۱۱۶ھ

اسے انہوں نے اور اسے نبی کا پیغمبر بن کر
چاہتے ہیں کہ وہ آپ کو تہمت لگا دے
انہوں کے لشکر آئے تو ان نے ان پر
بیخ و بھاگ کر فرار کیا اور انہیں تہمت لگانے
دیکھا لیکن اللہ نے حکم کرتے ہوئے
سب کو دیکھا ہے جب کہ وہ
(عشیرت) ان پر ان کی طرف سے اور
(قریبی اقربان) آپ کی طرف سے نہ
آئے اور سب انہیں پھرانگے اور کچھ
تاکہ ان کے اور انہی قبائل کی نسبت طرف
طرف سے انہیں کرنے لگے۔

غزوہ کے اسباب

غزوہ ازاب کے بعد مسلمانوں کی مسلسل جنگی مہمات نے مسلمانوں کو خطرے میں
ہو کر انہوں کے خطرے سے روکنے کے لیے اور ان مہمات نے اسلامی لشکر کے تمام
کام کو ان کے دلوں میں خطرے میں قائم کر دیا تھا۔ یہودیوں کے تمام قبائل اپنی
قبائلوں کی مدد سے اذیت کا کوئی کام نہیں کر سکتے تھے۔ ان کے دلوں کی دشمنی اور یہودیوں
کی مخالفت نے مسلمانوں کا باہر سے خطرہ اور مسلمانوں کی فوج کو پارہ پارہ کرنے کے لیے
ان کو مزہ سے ملے۔ یہاں پہلے یہودیوں کے اور مسلمانوں کی فوجوں کے پاس پہنچے اور انہیں
انہوں کی اذیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے خلاف کاسیوں کا فوج ہم تیار
ساحریوں کے قبائل نے یہودیوں کو روکنے سے پہلے انہوں کی اذیت کا اور انہیں فوجوں کا اتنے

دائے اور ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا ہر ایک شیخ کا اختلاف کیا ہے؟ ایک ہمارے ہر ایک سے اور
 کہ اگر آپ میں کسی کو دے لیا کہ میں (مسلمانوں) کے لیے سے تمہارا ہر ایک ہے۔
 اسی کو ان کے ہاتھ میں قرآن سے وضو صحت کی ہے:

أَمْسُقُوا يَدَيْكُمْ مِنَ الْمَسْتَبِينَ إِذَا نَزَّابَتْ فَمَنْ
 فَكَيْفَ بِيَوْمِئِذٍ بِالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
 وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَمَا وَاتُمْ
 عَلَمًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ إِسْمًا نَبِيًّا
 أَوْ كَلِمَةً يُسْمَعُونَ اللَّهُ هُوَ
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْفٰكِرِينَ
 ترجمہ: ۲۔۱۔۲۰۰۰

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں
 کتاب کا ایک حصہ پڑھتے اور پھر ان
 پر زور دیکھتے ہیں اور ان کے حلق کبھی
 نہیں کرتے مسلمانوں سے نرا وہ ہوا ہے۔
 یہ ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے
 پکارا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ پکارے
 اس کا آپ کوئی حاشیہ نہیں دیا گیا ہے۔

گناہ کی پلکار

یہ وہی مرد اور عورتیں ہیں جو اللہ کے ہاتھوں میں لکھے ہیں اس لیے ان
 کو بھی پکارا گیا ہو کہ ان کے ہاتھوں سے کبھی ان کو ایک ہمت نہ لگے اور جنوں کی
 قہر سے ان میں لگا جب کہ انھوں نے کبھی اپنے لیے نہیں لکھا ہے۔ تمام
 انہوں نے لکھے ہیں ہمارے کے ہمدردوں کے کہ وہ یہ پکارے کے لیے ان کے شروع کر
 دی۔

اسلامی فکر کی مشاورت

۱۔ وہ ہیں وہی کہ ہم شیخ کو انہوں کی ان حاشیہ کی قرآن کی۔ آپ شیخ نے
 اپنے صحابہ کو لکھا کہ ان کے ہاتھوں سے حاشیہ کے لیے مشاورت طلب کی قرآن میں حاشیہ
 لکھنا ہے۔ قرآن کی حاشیہ اور ہر ایک شیخ کے ہاتھوں میں لکھنا ہے کہ ہر ایک کے

ہاں وہ ہیں وہی کہ ہم شیخ نے اپنے حاشیہ اور حلق کی حاشیہ کے
 اختلافات حاشیہ ہے۔

حلق کی حاشیہ

حلق کی حاشیہ کا کام شروع ہوا ہے اور تمام مسلمانوں کی حاشیہ کرتے لکھ۔
 وہاں کہ ہم شیخ کی ہم ہر ایک کو ہر ایک سے ان کے حلق اور حاشیہ میں شریک ہے۔
 حاشیہ کے وہ ہیں اگر کسی مسلمان کو کسی کام کی حاشیہ سے ان کی حاشیہ ہمارے کے
 چاہتا ہے اور ہم حاشیہ کے بعد ان کے شریک ہوا ہے۔ ان کے حاشیہ ہمارے کے
 ہر ایک سے وہ ہمارے حلق ہمارے کے ہر ایک ہے اور ہر ایک کو ہر ایک سے۔

مسلمانوں کا حلق ہر ایک سے

۱۔ ان کے حلق ہر ایک سے ان کے حلق ہر ایک سے

اِنَّ الْوَالِدَ الْكٰفِرَ الَّذِي يَدْعُوكَ لِیَکْفُرَ
 وَتُؤْمِنُ بِهِ وَاَنْ اَتَيْتَهُمْ فَلاَ تَقِمْ
 لِحُكْمِهِمْ وَاِنْ کَانَ اَبُوکَ
 الْکٰفِرَ فَلاَ تَقِمْ لِحُکْمِکَ
 فَتَكُوْنُ مِمَّنْ کَفَرَ بِرَبِّهِ
 وَتَقِمْ لِحُکْمِ رَبِّکَ
 فَتَقِمْ لِحُکْمِ رَبِّکَ
 فَتَقِمْ لِحُکْمِ رَبِّکَ

۱۔ ان کے حلق ہر ایک سے ان کے حلق ہر ایک سے
 ان کے حلق ہر ایک سے ان کے حلق ہر ایک سے
 ان کے حلق ہر ایک سے ان کے حلق ہر ایک سے
 ان کے حلق ہر ایک سے ان کے حلق ہر ایک سے

تجربہ آپ ان میں سے تھے جو
 اہل بیت سے ہیں اور ان کے لیے اللہ سے
 استغفار کریں۔ ہے اللہ اعلم بالصواب
 برہن ہے۔

اہل ایمان نے اپنے عظیم کارکنان کو تمام چیزوں کی خدمت میں مشغول کر دیا
 کے لیے۔ کہ راہ حق کو سنبھالیں اور ان کی کوئی کام کے لیے جانے کی ضرورت نہیں
 آئی تو وہ اہل بیت کے لیے گواہ اور شہید بن گئے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک شکر ہے کہ وہ
 آپ کو ساتھیوں کا مددگار بنانے کے لیے فرمایا۔
 ساتھیوں کی مدد سے

اللہ کی کھال میں ساتھیوں کی مدد سے ان کے لیے اس مرتبہ جان کا ہے۔

لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ بِمَا نَسَبُوا وَتَمَتُّوا بِهِمْ
 بِنِعْمَةِ اللَّهِ فَإِنَّ إِلَهَكُمْ بَدِيدٌ۔ (مائدہ: ۱۰۳)

ساتھیوں کا ایک گروہ بھی تھا جس نے بے نیکی کی خاطر قتل کرنے کی کوشش کی
 اور جانے جانے کی حالت میں فرعون بھی جہان کی حفاظت کو نہ لگا تھا۔ آپ اپنے
 اپنے گروہوں کو دیکھیں جو ان کی حفاظت کریں۔ قرآن نے ساتھیوں کی اس حکایت کو یاد
 دلایا ہے۔

وَإِذَا قُلْتُمْ لِلْمُؤْمِنِينَ الْخُلَفَاءُ أُولَئِكَ
 لَا تَحْسَبُوا الْحَسْبَ الْغَنَاءَ وَإِن كُنْتُمْ
 وَتَنبَأُونَ فَمَا تَسْمَعُونَ لَيْسُوا بَشَرًا
 مِثْلَكُم فَذَرُونَهُمْ سَبِيلَهُمْ إِنَّ
 الْغَنَاءَ لَبَدِيلٌ وَأُولَئِكَ سَبِيلُهُمْ
 مِثْلَكُمْ وَإِن كُنْتُمْ لَيْسُوا بِمِثْلِكُمْ
 لَمَا حَسَدْتُمْ أَن كَانَ الْمَخَلُوقُ حَسَدًا

وَمَا جِئْتُمْ بِهِمْ عَلَيْهِمْ أُخُوتُهُمْ
 وَالْأَقْرَبُونَ بِمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
 لِيُحْسِنُوا وَتَكُنُوا لِقَوْمِكُمْ
 عُزْرَةً إِنَّ اللَّهَ يَتَوَكَّلُ عَلَى
 الْعَاقِلِينَ۔ (مائدہ: ۱۰۴)

وہ لوگوں کے لیے ساتھیوں کی مدد سے
 اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔
 ہے۔ اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔
 ہے۔ اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔

یہ ساتھیوں کے لیے ہیں۔ ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔
 ہے۔ اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔
 ہے۔ اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔
 ہے۔ اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔

ان کی تمام تر باتوں کے بارے میں اہل ایمان نے بیعت کے لیے بیعت سے پہلے
 کوئی اور بات کے ساتھ رسول کریم ﷺ بھی نہیں سنی تھی۔ ان میں سے ایک ہے۔ ان کی
 کوئی اور بات کے ساتھ رسول کریم ﷺ بھی نہیں سنی تھی۔ ان میں سے ایک ہے۔ ان کی
 کوئی اور بات کے ساتھ رسول کریم ﷺ بھی نہیں سنی تھی۔ ان میں سے ایک ہے۔ ان کی

نہایت میں اتنی ہی باتوں کی مدد سے کہ ان میں سے ایک ہے۔ ان کی
 باتوں کو دیکھیں۔ ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔
 ہے۔ اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔
 ہے۔ اور ان کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔

ہاشمی کی دعوت دے۔ وہ تمام صوفیوں کا دل لگے۔ جیسے جیسے لوگ کھانے رہے گھر ہی
جانتے رہیں انہی کو تمام لوگ یہ ہو گئے لیکن گھری مسل چاہے کہ انہوں نے کئی روز
چاہتے کہ کھانے میں برکت

حضرت چاہتے ہیں کہ میں بھی عشق کی کھالی میں شریک تھا، حضرت نے اس
بھائی ہی سولی بازی کر لی تھی۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ اس سے سوال کر کم پیچھے کے لیے
کھانے کا اجازت کروں۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے کہا اور انہوں نے مجھے بھی کھالی
پکائی۔ میں نے کھالی بنا کر لی۔ اس طرح ہم وہاں پہنچے آپ پیچھے کے لیے کھانے کا
اجازت کیا، تمام کے وقت وہ کھالی سے فارغ ہو کر تمام کھانے کے لیے کہہ رہے تھے
میں نے آپ پیچھے کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اس طرح آپ پیچھے کے لیے کھانا
تیار کیا ہے لہذا آپ پیچھے کو اسے اس طرح لے سکیں۔ حضرت چاہتے ہیں کہ نہ انہوں
فکاں آپ پیچھے صرف جمالی ہی شریف لے سکیں گے انہیں آپ پیچھے نے نام لوگوں میں اعلان
کر دیا کہ ہمارے گھر کھانے میں اس لیے تمام لوگ ہی کے گھر نہیں۔ میں وہی ہی دل میں
پریشان تو تھا لیکن آپ پیچھے کے ساتھ مل رہا ہے آپ پیچھے اپنے رکھنے کا۔ کے ساتھ
شریفانہ ہے اور آپ پیچھے نے نوافل اللہ اور بسم اللہ کو رکھنا شروع کر دیا اور
دوسرے لوگ بھی کھانے لگے۔ کھانا آتے کھانا کھاتے اور چلے جاتے۔ اور دوسرے لوگ
آ رہے اس طرح تمام وہی عشق کھانا کھانے لیکن کھانے میں ہاشمی برکت ہوئی کہ حضرت
وصیح صحیفہ ۱۰۷

کھالی کے دوران بشارت

حضرت برادریاں کہتے ہیں کہ عشق کی کھالی کے دوران ایک نعمت چاہیں ہوگی
ہوگی جس پر ہم کھالی رہے تو فریاد ہی تھی۔ ہم نے رسول پاک پیچھے سے اس کا کھانا

کیا آپ پیچھے پھر یہ ہے کہ ہر کھالی ان کا بسم اللہ چاہے کہ ایک شرب کھالی تو ایک
کھالی ہے کہ آپ پیچھے نے فرمایا کہ کھانے میں کی کھالی ہی ہیں۔ لہذا میں اس وقت
وہاں سے گھر گیا اور کچھ دنوں میں ہر روزی شرب کھالی تو دوسرا کھانا نہ کیا۔ اور فرمایا
انہ کو کھانے میں اس کا بسم اللہ ہے۔ لہذا میں اس وقت رات کا سلیپ لگ گیا، وہاں۔ اور
تیسری شرب کھالی تو پہلی چکان بھی نہ تھی۔ اور فرمایا انہ کو کھانے میں کی کھالی ہی ہیں
ہیں۔ لہذا میں اس وقت بھی کھانے سے منع کر دیا کہ کچھ کچھ ہوں۔ اور پیچھے
دوسری کی فرمایا ہے کہ بسم اللہ کے پہلے مسلمانوں نے عشق کی کھالی عمل کر لی۔ رسول اکرم پیچھے
دوسری نظر کر کے اسے پہلے کھانے کے پہلے چاہے کہ کھانا نہ کھانے عشق ہی اور
عشق میں مثال مسلمانوں کی کھالی تھا، میں بڑا تھی۔ جوڑوں اور بچوں کو کھانے میں کھانا
کو دیا اور اس کی نظر کے ساتھ میں نظر کھالی کھانا ہی بڑا ہے میں چاہتا تھی۔
اور مقدم ۱۰۸

سردار شیخ بنی اخطاب اور کعب بن اسد

ہاشمی علیہ السلام سردار بنی اخطاب اور کعب بن اسد کے پاس گیا۔
اس سے بھی یہودی سردار کعب بن اسد کو کم پیچھے کے ساتھ جوڑ دیا اور کھانا کھانا
مطلب ہوا کہ میں آ رہا ہے تو اس نے کھانا کھانا دیکر فرمایا۔ میں نے کہا کہ کعب! پیچھے
ہو۔ کھانا کھانا کھانا کعب نے کھانا کھانا کھانا پیچھے سے لیا اور کھانا کھانا کھانا
نے کہ پیچھے سے کھانا کھانا ہے۔ میں نے انہیں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
تیسری زبان کہا اس نے کہا، پیچھے سے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
اس نے کہا کہ میں کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا
میں پیچھے سے کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا

جب کہ خط لے میں اسلام کے ساتھ مزاحمت و تکلم سے ڈرتا ہے چاہے پہنچنے کی بنا پر اسلام کی
 نہایت سے ہم سرزد اور مزاحمت ہو گئے ہیں تو کیا ہم انہیں اپنے اصول و عقائد کے مطابق قسم
 ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ اب ہم کہہ سکتے ہیں صرف یہ کہ وہ اس کی خاطر کرتے ہیں۔
 یہ کہ آپ نے لکھا ہے اچھا تم چاہو اور تمہارا کام۔ مگر حضرت سید نے یہ بھی لکھا کہ تم
 سید علی اور کہا کہ اب یہ سارے مخالفوں سے آسانی کر لیں۔ اس میں صدمہ ۱۹۶۰ء

حضرت صفی اللہ کی بہادری

سلطان محمد ثانی اور چوں کہ ایک حضور پاک میں خوف نہ کیا گیا۔ یہ وہ حضرت کے
 بہادریاں آئے ہیں جو سے ہوں گے اس لئے تھا۔ چاہے ایک ہی ہوتی تھی کہ اس سے گرا
 نہیں میں ہوتی اور بچے تھے اور مردوں میں سے صرف انکے سواں ہی حالت وہاں
 سہو تھے۔ حضرت صفی اللہ نے کہا اب وہاں چاہا اس ہوتی کو بچاؤ گئیں وہاں ہا کہ سارے
 لشکر کے کی خرابی فرج کو روکے۔ اس وقت اسلامی فرج بھی ہمارے آ رہے ہیں جو
 اسلامی و ملت کر سکتے ہیں۔ تم چاہو اور اس کی فرج۔ وہاں نے کہ وہی مطلب کی بنی
 اور ہمیں سوال کرے۔ خدا کی قسم! تم چاہتی ہو کہ میں اس کا نقل نہیں۔ وہاں کا یہ جواب اس
 کہ حضرت صفی اللہ نہیں کر کہ اس کا نقلی اور کھلے سے ہے اور تمہیں ہمارا اس کا نقلی سے
 اس یہودی کا کام تم کو دیا۔ وہاں آ کر وہاں سے کہا کہ اب بیچے جا کر اس کا سارا نقل کا نقل
 اور حضرت نے کہا کہ جو سے تمنا فرج تمہی اس لیے میں نہ نقل کی۔ میں نے کہا
 یہ بات یہاں مطلب! ہمیں اس کے سواں کی ضرورت نہیں۔ اس میں صدمہ ۱۹۶۰ء
 حکم کا کارنامہ

فرج و حقوق میں ساری شہر کی حالت اور لشکر کی کلاہ کے ہا جو سلطان صفی
 کے اس بار حضرت نے ہمارے حقوق کے اس پر کارکن کی رعیت نہ کرے گی۔ اس میں صدمہ

مصلحتوں کے قسم میں حضور اعلیٰ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے اور عرض کی
 اس وقت کے داخل پہنچا۔ میں سلطان سے کہا ہوں لیکن میرے چیلے کو میرے اسلام کی خبر
 نہیں۔ آپ پہنچا لرا میں میں اس کا کام کیا کہوں؟ آپ پہنچا نے فرمایا: اس حضور نے
 خلیفہ - (بلکہ میں چاہ ہا ہے) تم جا کر ہوں میں حضرت اللہ چاہے تم اسلام کے
 ہاں کہہ دو جا کر انہیں کیا کہ آپ تو ان کا اسلام ہے کہ ہے آپ تو ان سے اس میں تعلق
 ہے۔ انہوں نے کہا ہاں اس میں کوئی شک نہیں۔ قسم نے کہا بات یہ ہے کہ ہمارا سوال
 فرمایا وہ مصلحتوں سے تعلق ہے۔ کہہ دو تمہارا یہ تعلق ہے تمہارا گمراہ ہے۔ کا ہوا ہے
 اور اہل ایمان ہیں۔ قسم اس سے کہہ دو کہ انہیں نہیں جانتے وہ کہ قرآن میں مصلحتوں جنگ
 کرنے آئے ہیں اور انہوں نے جنگ میں تعلق سے ہوں مصلحتوں میں دیکھ جانا ہے اور تم
 نے بھی جانتے ہیں کہ اس زمانے کی جب سے کہ پہنچا اسرار نے چاہی کے تم سے حکم
 نہیں کے اس باعث سے حضرت جو کہہ انہوں نے قسم سے کہا کہ بات تم تک کہتے ہو
 لیکن ہمیں اس بار سے میں اس کا کہنا ہے؟ انہوں نے کہا تم ہی کہو کہ وہی کہہ قرآن اپنے
 چہ آسانی طور پر نقل تمہارے واسطے دو کہ وہی میں کہہ دو بلکہ میں شریک نہ ہوں حضرت
 نے کہا: آپ کی باتے انہیں معلوم ہوتی ہے۔

حضرت کے انہوں میں یہ بات اٹانے کے بعد ہمیں سے حضرت کے پاس پہنچے
 اور انہیں کہا کہ جو نہ فر فرمایا ہے آپ سے ہے اور تمہیں معلوم ہی ہے۔ وہ کہنے لگے
 ہی ہاں تو ہم نے کہا کہ تمہیں اس بات کی خبر ہوتی ہے کہ حضرت نے کہ پہنچا سے کہ وہ
 نہیں کیا جاساں ہمیں یہ بات ہے کہ تمہارے کہہ تو اہل ایمان نہ کہ پہنچا کے
 حوالے کہ کہیں سے اپنے تحفہ استہوار کر لیں۔ لہذا کہہ کر فرمایا طلب کریں اور کہیں
 کی بات نہ لگا کر انہیں کے بعد ہم سلطان کے پاس چلے گئے۔

آپ ﷺ نے اعلان کر دیا کہ لڑو مگر قرقرہ کی سرزمین میں لڑا کی جائے
 کی نظر مال لگا دے، دانتے میں لڑو مگر باہت آگیا تو کہا ان سے پاؤں لہو بکھلے جائز
 سے مقام قرقرہ لڑا کی۔ وہ سائل آپ ﷺ کے سامنے آیا گیا تو آپ ﷺ نے
 ناموشی اختیار کیے، کئی کئی مشورہوں سمیت کئی اور باتیں فرمیں یہ مشکل گرفتاروں کا
 نظر آپ ﷺ کی قیامت میں قرقرہ کی سرزمین میں چھلکا۔ ایک کوئی کے قریب یہ نافرمانی
 لڑا۔ آپ ﷺ نے کچھ روز تک قرقرہ میں آکا سا رہا کیے، باطلوں کو مصائب کھن
 کا سہارا تھا، اسانی نظر پہنچا بھی عسر و راز سے آنجلی سمات میں تھا لیکن اللہ نے دشمن
 اسلام کے دل میں اہل اسلام کا صیال ڈال دیا۔

بجود ہیں کہ ہر وہ کعبہ سے سوائے اہل قوم کے سامنے نہیں گویا یہ کعبہ کرم
 سب اسلام قبول کر کے اپنی جانیں اور وسائل پھینک کر بھڑائی موقوف ہو چکے ہیں اور یہ ہاتھ
 سے اٹل کر کے ہلکے ہو، کھائیں اور اس حالت تک لاتے، ہیں۔ یہ تک کہ ہلکے تھوڑے
 ثابت نہ ہو بلکہ اسانی نظر پر ہمت کے ان ملک کریں، کہ کعبہ اس دن اس میں ہو گئے قوم
 نے بھی قبول یہ سزا کر دیا، بلکہ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہر کعبہ کا کہم ہو
 سے حضور کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس پیچھے آتے ہیں کے اگر سچی ہو گئے اور
 تو سہا کے آتہ اور آ کر گئے ہیں سب نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ تم کو ﷺ کے علم پر
 نظروں سے لپکے ہو انہیں تو خدا نے ساتھ ہی صواب رکھا ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں نہ رسالتی
 گوہن کی طرف اشارہ کیا، کیا مطلب یہ تھا کہ تم سب اٹل کر رہے ہو۔ لیکن تو تم
 ابراہیم کو اس میں دیکھا کہ انہوں نے اللہ اور رسول ﷺ سے طاعت کی ہے۔ چنانچہ وہ
 سب سے کہو لیں میں چلے گا اور اپنے آپ کو حقین کے ساتھ ساتھ کہتوں کی مایا۔

توبہ کی کیفیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لہو لگا کر حقین کے ساتھ ساتھ کہتوں کی مایا اور کہا کہ وہ تک
 اللہ کے صاف ہیں کہ کہہ سکا کہ انہوں میں ہیں کہ ان کی توبہ کی کہہ سکا کہ ان میں سے کچھ
 زیادہ کہہ رہے ہیں۔ یہ سلسلہ چھ سات روز جاری رہا۔ اسی وقت تھالی نے راستہ چل
 فرمایا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل ہے

وَأَعْرِضْ عَنِ الْفُجُورِ وَالْمُنْكَرِ وَمَا يَمْشِي فِي خِلْقَتِهِ
 غَفَلَ عَنْ قِبَلِهِ وَالْآخِرُ شَيْئًا وَغَسِي اللَّهُ
 أَنْ تَشْرُونَ عَسْفِكُمْ وَأَنْ تَسْلُوا
 ﷻ

اور یہ کہ وہ تک ہیں انہوں نے اہل حق
 کا مزاج کیا انہوں نے اللہ سے مل کے
 تھے کہ کعبہ اور کعبہ سے اس
 ہے کہ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ یہ تک
 (تورہ ۲۱۰، ۲۱۱)

وہ آیت کا ذیل ہے کہ آپ ﷺ حضرت اس طرح کے گناہوں میں تھے انہوں نے کہا کہ
 کہا میں ابراہیم کو بتا رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہوں نہیں۔ چنانچہ حضرت ام المومنین نے
 اپنے روزانہ سے ابراہیم کو توبہ کی توبہ کی بہت سنائی۔ لیکن اللہ نے کہا ابراہیم کہ اللہ
 ہزار مہینوں سے کہا کہ نہیں۔ لیکن رسول کرم ﷺ نے فرمایا کہ کہہ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے
 کعبہ کی لہار کے بھتہ ڈال دیا۔ یہ سلسلہ سترہ روزوں میں جمع صیبت ۶۱۸

قرقرہ کے تک حضور ﷺ کے علم پر تھے سے پھلا آئے تو قبول ہیں کے
 اس حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے گئے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ نے
 اور سب کے طوف مانیوں کے ساتھ ہی سائل فرمایا لیکن انہیں صاف کر کے پہنچا رہا
 ان کے ساتھ بھی وہی سائل فرمایا، لیکن یہ سائل سے طوف ہیں۔ آپ ﷺ نے
 فرمایا کہ انہیں بہ نہ ہے کہ تم میں سے ایک شخص صلیب میں جائے انہوں نے کہا کہ انہیں

فرزہ از اب میں مسلمانوں کو حسب ہونے والی کا ساتھی بنا کر اس کی تعظیم میں
جانے کو نہ اذیت مت پہنچے۔

فرزہ و اشقیاء و عقیقہ کے بعد کی عسکری مہمات

سلام بن ابی العقیقہ کا نکل

قبیلہ یاس اور خزیمہ میں دشمنی و دلی کو انجام تک پہنچانے کی سبب سے باقی
وہابی قبیلہ یاس کے لوگوں نے دشمنی رسول کسب کی اور ان کو کراہت پہنچا تھا۔ چنانچہ
اسی سبب سے آپ ﷺ نے دشمنی رسول کسب میں ابی العقیقہ کو کچل کر آنے کے لیے قبیلہ خزیمہ
کے لوگوں سے اہانت طلب کی کہ آپ ﷺ نے اہانت سے مرتعد نہ رہی۔ یا کفر ہو گیا وہ
میں تھک۔ مسلمانوں میں عہد شکنی انہیں اور اللہ تعالیٰ سے دشمنی لاکر لائیں اور اللہ تعالیٰ
عہد شکنوں کو ایک کی اذیت میں رسالہ جاری کرے گا کہ وہ دشمنی سے ٹہر جائے کہ تو خدا کا
دشمن اور اللہ کو نکل کر کے کا مہمب دیکھ لو گئے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۲۳)

میرزا غلام حسن صاحب

اس میں سے آپ ﷺ نے تینوں لوگوں کو عسکری دستہ میں فرمایا جن کا حضور
نبی اکرمی کا بے کی حاجت تھی تھا۔ یہ لوگوں پہنچا تو لوگ ہانک گئے اور ان میں سے
یہ نکل آکر لڑاکا کے ساتھ لے لیا کہ جو نبی کے دشمنوں سے بے اہانت ہو۔ یہ آپ ﷺ
اس کے پاس آئے تو ان عہد شکنوں کو ان کا نبی ان کا نبی نہیں ہے کہ یہاں سے ہاتھ دھو کر لڑاکا اس
نے کہا۔ اے اللہ ﷺ! میرے نبیوں کے ساتھی! انہوں کو ہم اگر کھیل کر کہے تو جیسے
آئی ہو ان کی کہہ کے کہ ان کو کھلایا جائے گا اور ان کو اس کی کہہ تو ان کی کہہ رہے ہیں

اس میں کہہ گئے اور ان کو نکل دیا جتنے ہوتے تھے ان کو سدا جانے کا مانگے ہیں ان میں سے
بھی کھنگو ہوئی اور پھر تیس دن میں آپ ﷺ کے ہر پہنچے تو اس نے یہی جواب دیا تو
آپ ﷺ نے اسے آڑ کر کہا۔ وہ جو نبی کے قریب میں ایک بار اس میں غسل کر کے وہاں
آ گیا وہ شرف حاصل ہو گیا۔ پھر کہنے لگا اے اللہ ﷺ! انہوں کو تم اس میں کیا حق
میرے نزدیک دے دینے میں سب سے عفو نہیں ہی وہ آپ ﷺ کا تھا لیکن اب سب سے
موجب ہی وہ آپ ﷺ کا ہے۔ پہلے عفو نہیں ہی وہ آپ ﷺ کا ہے ہی تھا اور اب موجب
تر ہے ہی وہ آپ ﷺ کا ہے۔ پہلے سب سے عفو نہیں ہی وہ آپ ﷺ کا تھا اور اب موجب
موجب نہیں ہی وہ آپ ﷺ کا ہے۔

خبر سے عرض کیا گیا رسول خدا اب کھلے کر فرمایا گیا میرا ہی وقت میرا کاروبار
خدا اب کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ہی ہے اور ہمارا کردار۔ جب اللہ نے میری
خدا علی کے لیے کہ پہنچا تو قرآن پڑھ کر کہا کہ تم میرے نبی ہو گئے۔ میں انہوں نے کہا نہیں بلکہ
میرا تو کریم ﷺ ہے کہ جو میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ اللہ اب ان سے کہیں گا ایک بات
مجھے تمہارے لیے لکھتا ہے کہ حسب تک کہ رسول اللہ ﷺ اس کی اہانت سے نہ ہی۔ اور وہاں
جا کر یہاں کیا کرنا قرآن کھلی کی باتوں سے اذیت طلب سے نہ ہوا ہے۔ انہوں نے آپ
ﷺ کو اذیت دہانی کا واسطہ ہے کہ وہ اللہ سے کہی کہ اللہ سے اللہ ہماری کہہ دیا جائے۔
یہ آپ ﷺ نے ہی ہی ہی کیا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۲۳)

فرزہ و عقیقہ

عقیقہ میں آپ ﷺ کے اصحاب کو کچھ ہر پہنچے اور ان کے لیے یہی کہا تھا۔ اس
دفعہ کے یہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے کہہ نہیں سے بدلنے کے لیے لگے۔

بہت مطربہ تمام پر پہلے وہاں ڈاکر کھاگے، پھر ان کی پوتلوں میں چاہے گئے۔
آپ ﷺ کو دیکھو وہاں ہی تم کہے کہ خیر اللہ کیے دیکھنا گئے۔ اس صدمہ ۳۳۳۲

کرے

راجہ نولہا میں دیکھا کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی
دست مشرقی طرف سے دیکھا کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی
اور وہاں تک کہ وہ یہ سنا ہے۔

مردانہ خلقی اور میں ہوا کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی (۱)
سرخ اور صفرا (۲) سرخ اور سفید (۳) سرخ اور سفید (۴) سرخ اور سفید (۵) سرخ اور سفید (۶)
سرخ اور سفید (۷) سرخ اور سفید (۸) سرخ اور سفید (۹) سرخ اور سفید (۱۰) سرخ اور سفید (۱۱)

نوروزی (نوروزی)

بگلی اور پتھر سے بڑا، اور اس کے اندر وہاں میں سر ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
ازاد جان دہلی کا صفرا ہوا کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
اور وہاں تک کہ وہ یہ سنا ہے۔

کہہ دیا گیا کیا گیا۔

دہلی اور کم چھوڑا کو اس طرح فی کہہ اسطرح کا سردار ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
سے رنگ کے لیے میں نے اس کا کھا کر دیا ہے۔ فی اور کم چھوڑا اس کی لکڑی کے رنگ ہونے
اور ہفت مشرقی میں چاہے کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
کہہ دیا گئے کے لیے میں نے اس کا کھا کر دیا ہے۔ فی اور کم چھوڑا اس کی لکڑی کے رنگ ہونے
اور ہفت مشرقی میں چاہے کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
کہہ دیا گئے کے لیے میں نے اس کا کھا کر دیا ہے۔ فی اور کم چھوڑا اس کی لکڑی کے رنگ ہونے

مہاشین ہوا سے ہی مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
اور ان کی موعجہ ہوا سے گئے ہوتے تھے۔ مہاشین کی ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
تھا۔

مہاشین کی کہان

ہفت مشرقی میں ہوا میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
مردانہ خلقی اور میں ہوا کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی (۱)
سرخ اور صفرا (۲) سرخ اور سفید (۳) سرخ اور سفید (۴) سرخ اور سفید (۵) سرخ اور سفید (۶)
سرخ اور سفید (۷) سرخ اور سفید (۸) سرخ اور سفید (۹) سرخ اور سفید (۱۰) سرخ اور سفید (۱۱)

آپ ﷺ نے کوچ کا سفر کیا اور وہاں میں ہفت مشرقی میں سے کسی کا ہوتے
مردانہ خلقی اور میں ہوا کہ میں نے اس کی کہان میں چاہوں سر ہوا میں ہفت مشرقی (۱)
سرخ اور صفرا (۲) سرخ اور سفید (۳) سرخ اور سفید (۴) سرخ اور سفید (۵) سرخ اور سفید (۶)
سرخ اور سفید (۷) سرخ اور سفید (۸) سرخ اور سفید (۹) سرخ اور سفید (۱۰) سرخ اور سفید (۱۱)

دولتِ عثمانیہ اس کے لیے اختیار کیے۔

آپ ﷺ سے انہوں کو لے کر ماتہ پر پہنچے، وہ فوجی کہیں کا بھی نہ ہو
گزر گیا۔ یہ پانچ سو لوگ اسے لگے ہوئے تھے کہ میں نے پہنچے ہی اس کے پاس

علم ۳۳۷

آپ ﷺ نے باپوں کی شہادی حضرت نسب سے کی تھی اس پر بھی ساتھیوں نے
یہ بات اچھالی کہ قرآن میں تو یہاں شہادیں ہیں۔ باپوں کی کیسے ہوگی حضرت نسب؟
آپ ﷺ کے منہ میں آنے سے دفتر آپ ﷺ کے صحیحی نے یہی مارا کہ ان
میں تھیں۔ یہ بات بھی ساتھیوں کے پاس پڑا تاکہ وہ کامت ہی کی۔ ساتھیوں کے کہنے کے
محقق قرآن کی راہنمائی اس میں ہے۔

بِأَبَائِهِمْ طَبَقُوا طَبَقًا مِمَّا تَبَعُوا لَمْ يَطْعَمُوا لَمْ يَكْفُرُوا
وَأَسْمَاءُ بَيْنَهُنَّ وَأَبْنَاءُ هُنَّ مِمَّا تَبَعُوا هُنَّ مِمَّا تَبَعُوا
عَنْكَرُوا ۚ وَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

نوروزی مصنف کے حوالے سے یہ تمام نے صحیح قرار دیا ہے اور یہ صحیح ہی ہے۔
بِأَبَائِهِمْ طَبَقُوا طَبَقًا مِمَّا تَبَعُوا ۚ وَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
بِسَاءِ قَسِيئَةٍ أَلَن لَّعِينَةٍ وَكَرِيمَةٍ ذَاتِ رُحْمٍ يُدْعَىٰ بِهَا
قَسِيئَةً ۚ فَاصْبِرْ إِلَىٰ حُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُبْطِلْ بِسَاءِ قَسِيئَةٍ أَلَن لَّعِينَةٍ
وَأَعْلَسُوا أُنَّ رِثْمٌ وَرِثْمٌ أَلَن لَّعِينَةٍ ۚ وَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
وَأَسْمَاءُ بَيْنَهُنَّ وَأَبْنَاءُ هُنَّ مِمَّا تَبَعُوا هُنَّ مِمَّا تَبَعُوا
عَنْكَرُوا ۚ وَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا

نوروزی مصنف میں رقم لکھ کر آئے وہی خواہجہ میں مراد، حدیث میں ابی خیر
کی صاحبزادی عمر رضی اللہ عنہما سے تھی۔ چھٹی قسم وہی تھی تو عمر رضی اللہ عنہما سے تھی
حدیث میں حضرت کے حدیث میں آئی۔ حدیث نے انہیں مکاتب سے لیا۔ انہیں ابی عامر رضی اللہ عنہما سے
ہوا ہے تاکہ سے شہادہ تمام ان کے آواز ہو جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی جانب سے
مفسر حضرت نے سے شہادہ تمام ان کے کہ ان سے شہادی کر لیا اور اس شہادی کی وجہ سے
صحابہ میں جنگ لگا کر آواز کر لیا گیا کہ ان کا یہ مسلمانوں کے لیے یہ حضور ﷺ کے شہادہ
ہی لگے تھے۔

پہلے علم ۳۳۷

صلح حدیبیہ

حدیبیہ کا سبب

دولتِ عثمانیہ نے حدیبیہ میں خواب دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ سمیت
یہاں تشریف لائیں گے آپ ﷺ نے ان کو کہہ دیا کہ میں اپنے صحابہ سے عرض کر رہا ہوں
کہ یہاں جاؤ کہ ان کے پاس حدیبیہ کے لوگ آئے اور کہہ دیں کہ آپ ﷺ نے یہ
لوہا ہے صحابہ کے لوہا تو یہ کہ ان میں نہایت آدم کی ایک یہ تھی اور یہ لکھا
کہ یہ وہی سال تھا کہ آپ ﷺ نے بھی فرمایا کہ میں تہی کر۔

حدیبیہ

آپ ﷺ نے حدیبیہ کا سفر لکھا تو یہ حدیبیہ کا سفر ہے اور یہ
آپ ﷺ کا سفر ہے ای حدیبیہ کا سفر ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ اس سفر میں

اور باج مطروحات میں سے ہم کو ان میں ہم میں رضی اللہ عنہما جسے وہ آپ ﷺ اپنی اہلی النساء
پر سوار تھا آپ ﷺ نے کسی کو سزا نہیں دی، نہ کوئی انصاف کے ساتھ نہ جانے
کی اہمیت نہیں دی، نہ کوئی کفر قرآنی کے جانوروں کو قتل کرنے کے اور ضرور کے
لیے ہم میں ہی ہوتے تھے اور قرآن نے اس کے کسی شخص کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی
وہ جس نے مسلمان کے قریب رہا اس کو انصاف ہی کی تکمیل پر پوری اجازت کو رنگ کے
لیے نکال کر رہا ہے اس کے ساتھ وہ تمام کفر کی نجات ہے۔

مشاورت

رسول کریم ﷺ نے اپنے وقت کے ستر سے سو بیس کی مشاورت کی تو
تھے، پڑا کر قرآنی کے لیے نہیں بلکہ صرف عہد کے لیے ضروری رکھا جانے اور قرآنی کو
نے بھی مشاورت کی جس میں بیسے لڑاکو بڑے ستر سے مسلمانوں کو تارکوب میں داخل سے
رکھا جانے اس مشورہ کے لیے ناکارہ دینے سواروں کے دشمنی دشمنوں کے ساتھ کفر کی قسم
پر تیار کر کے تھے۔

راستے کی تبدیلی

آپ ﷺ نے قریش کے ساتھ مقابلہ و جنگ کی جہاں راستہ جوئی کر
ایک دفعہ گزرا اور پچھرا راستہ سے ہونے کو کہہ کر انہیں اپنا راستہ انصاف سے
میں جاتے۔ وہ اس ایک بار شرفاً جس کا پانی جلدی ختم ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنے ایک
ساتھی کو شرفاً میں سے ایک حیرت انگیز کر دیا وہ دوسرے بار شرفاً کیا تو شرفاً اور اس
پار میں سے تمام اہل عرب پانی سے عریب ہو گئے۔ یہاں بھی وہ خواتین آئے۔

(مشورہ کے لیے کچھ عرصہ تک ہم نے ان کے ساتھ رہا)

مشاورت صحابہ

اس مقام پر رسول کریم ﷺ نے سوچا کہ ایک شخص کو کھدات کیا جانے اور قریش
کو کھداتے پر اس سزا پر زبردست وقت طے کے مشورہ کے حلقے واضح کرے اس صحابی
خدمت کے لیے آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو پورا میں سے عرض کیا وہ طے
کے رسول اس کام کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے پھریں۔ قریش میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہما
احرام سے دیکھے جاتے تھے۔ کہ کھنے پر قریش نے مرہا کہا اور ان کا مشورہ پر چھا تو حضرت
عثمان نے ساری رات تکیا ہی اس پر قریش میں نے کہا کہ تم اکیلے وقت طے کا سوال کر سکتے
ہو لیکن انہوں نے یہ گفتگو سزا کر دی کیوں کہ انہیں اپنے آقا کو چھوڑ کر اکیلے وقت طے کا سوال
کرنا کیسے کہا رہا۔

شہادت کی اطلاع

قریش کو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی زبان سے رسول کریم ﷺ کا پیغام میں کر انہیں
رکھا گیا تھا کہ کہہ کوئی بھی انہوں کر کے جواب دینا چاہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کوئی اور بھی
دیکھے ہے اور مسلمانوں میں یہ اطلاع پہنچ گئی کہ عثمان رضی اللہ عنہما کو کھینے کر دیا گیا۔

بیت و رسولان

صحابہ کے مقام پر جب حضور پرور گامی ﷺ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی شہادت کی خبر
ملی تو آپ ﷺ نے اطلاع فرما دیا کہ میں اس وقت تک رہا نہیں جاؤں گے جب تک عثمان رضی اللہ عنہما
کے گناہ کا بدلہ نہیں لے لیکن اس موقع پر آپ ﷺ نے ایک رات کے پہلے اپنے صاحب
کا نام سے ہونے کی بتائی کہ عثمان رضی اللہ عنہما کو کھینے کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ مسلمان تھے
تھے ان کے پاس اطراف میں تھا ان کے پادری تمام مسلمانوں نے اپنے آقا ﷺ کے

دوبہ ہوا کہ یہ اپنے والد کو کہہ کر ایک سالہ بیٹے کو لے کر اور پھر بیٹے کو لے کر آیا۔
کیا، جب آپ ﷺ نے اپنے والد کو اس طرح عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو اپنے
بیٹے کی اس حق تعالیٰ فرمائش سے اس سال سے جان لیا ہے۔

لَقَدْ رَجَعْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعْنَا بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ أَكْبَرُ مِنَ الْبَاطِلِ
مَا بَعَثْنَا فِيكُمْ مِنْ غَيْرِ الْبَطْرِ وَالظُّلْمِ وَمَا
كُنَّا بِمُرْسِلِيكُمْ بِالْقُرْآنِ وَالشَّيْطَانُ فَخْرَهُمْ
وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكُمْ الْقِصَّةَ لِقَوْمٍ
ذُرِّيَّتِهِمْ لَيَسَّوْا أَعْيُنَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا
نُفِثَ فِي قُلُوبِهِمْ الْغَيْبَ وَمَا كُنَّا بِمُرْسِلِيكُمْ
بِالْقُرْآنِ وَالشَّيْطَانُ فَخْرَهُمْ

ترجمہ: اور ہم نے تم کو اپنے والد کو کہہ کر ایک سالہ بیٹے کو لے کر آیا۔
اور ان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد کو کہہ کر یہ بیٹے میں شامل ہو گئے۔

مسائل

- ۱: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟
- ۲: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟
- ۳: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟
- ۴: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۲: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۳: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۴: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۵: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۶: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۷: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۸: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۹: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۰: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۱: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۲: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۳: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۴: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۵: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۶: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۷: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۸: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۱۹: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۲۰: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

۲۱: قرآن مجید میں کون سے سورہات کا نام ہے جو انبیاء کے لئے نازل ہوئے اور کون سے
انہی کے لئے نازل ہوئے ہیں؟

اپنے اہام کو پہنچانے کے لئے جسوں کے اختلاف سرگرم اور کھمبہ پیدا ہوئی تھیں۔ ماز میں میں صرف تھے۔ لہذا ضروری نہیں کیا گیا کہ ان کی بنا کی جائے۔

اسلامی فکری تھیوریوں کی

مختصر سرورگرمی پہنچانے کے لئے اس کا مفہوم لیا گیا۔ تمام سرگرمیوں میں اس فکریوں میں اس کے جوہریت، خصوصاً میں مختصر پہنچانے کے سبب مبارک میں اپنے ہاتھوں کے ایک ساتھ بیٹے سرے کا مہر کہہ سکتے تھے۔ اور ان کی تعداد صرف پندرہ تھی۔ جو وہ میں بیٹھے، جانے والے کی ساری کو تھیوریوں میں اس طرح بیان کیا اور ان میں اس میں صحت و کام۔

جیسا کہ ان نے وضاحت کی ہے۔

سینفلون انٹنفلونینا پنا سنفلونینا
تذیبون بنا سنفلونینا فونوننا تیبونون
تیبونون ان تیبونون تیبونون تیبونون
تیبونون تیبونون تیبونون تیبونون
تیبونون تیبونون تیبونون تیبونون
تیبونون تیبونون تیبونون تیبونون

صفحہ ۲۲۸

اسلامی فکریوں میں اس کے مفہوم لیا گیا۔ تمام سرگرمیوں میں اس فکریوں میں اس کے جوہریت، خصوصاً میں مختصر پہنچانے کے سبب مبارک میں اپنے ہاتھوں کے ایک ساتھ بیٹے سرے کا مہر کہہ سکتے تھے۔ اور ان کی تعداد صرف پندرہ تھی۔ جو وہ میں بیٹھے، جانے والے کی ساری کو تھیوریوں میں اس طرح بیان کیا اور ان میں اس میں صحت و کام۔

اسلامی فکریوں میں اس کے مفہوم لیا گیا۔ تمام سرگرمیوں میں اس فکریوں میں اس کے جوہریت، خصوصاً میں مختصر پہنچانے کے سبب مبارک میں اپنے ہاتھوں کے ایک ساتھ بیٹے سرے کا مہر کہہ سکتے تھے۔ اور ان کی تعداد صرف پندرہ تھی۔ جو وہ میں بیٹھے، جانے والے کی ساری کو تھیوریوں میں اس طرح بیان کیا اور ان میں اس میں صحت و کام۔

تجارت میں اس وقت وہاں کوئی آئے۔ مگر ان کی آواز جان کر کہتے ہیں کہ ہم لوگ انھیں پہنچانے کے ساتھ تھیوریوں میں اس کے جوہریت، خصوصاً میں مختصر پہنچانے کے سبب مبارک میں اپنے ہاتھوں کے ایک ساتھ بیٹے سرے کا مہر کہہ سکتے تھے۔ اور ان کی تعداد صرف پندرہ تھی۔ جو وہ میں بیٹھے، جانے والے کی ساری کو تھیوریوں میں اس طرح بیان کیا اور ان میں اس میں صحت و کام۔

انفلونینا فونوننا تیبونون
تذیبون بنا سنفلونینا فونوننا تیبونون
تیبونون ان تیبونون تیبونون تیبونون
تیبونون تیبونون تیبونون تیبونون

اس وقت ان کے جوہریت، خصوصاً میں مختصر پہنچانے کے سبب مبارک میں اپنے ہاتھوں کے ایک ساتھ بیٹے سرے کا مہر کہہ سکتے تھے۔ اور ان کی تعداد صرف پندرہ تھی۔ جو وہ میں بیٹھے، جانے والے کی ساری کو تھیوریوں میں اس طرح بیان کیا اور ان میں اس میں صحت و کام۔

اسلامی فکریوں میں اس کے مفہوم لیا گیا۔ تمام سرگرمیوں میں اس فکریوں میں اس کے جوہریت، خصوصاً میں مختصر پہنچانے کے سبب مبارک میں اپنے ہاتھوں کے ایک ساتھ بیٹے سرے کا مہر کہہ سکتے تھے۔ اور ان کی تعداد صرف پندرہ تھی۔ جو وہ میں بیٹھے، جانے والے کی ساری کو تھیوریوں میں اس طرح بیان کیا اور ان میں اس میں صحت و کام۔

اسلامی فکریوں میں اس کے مفہوم لیا گیا۔ تمام سرگرمیوں میں اس فکریوں میں اس کے جوہریت، خصوصاً میں مختصر پہنچانے کے سبب مبارک میں اپنے ہاتھوں کے ایک ساتھ بیٹے سرے کا مہر کہہ سکتے تھے۔ اور ان کی تعداد صرف پندرہ تھی۔ جو وہ میں بیٹھے، جانے والے کی ساری کو تھیوریوں میں اس طرح بیان کیا اور ان میں اس میں صحت و کام۔

أَلْفَيْمِزَّتِ الشَّيْطَانِ الشَّيْخَ وَتَمَا
 أَفْلَحِينَ زَيْتُ الْبَارِزِينَ الشَّيْخَ وَتَمَا
 أَفْلَحِينَ زَيْتُ الشَّيْطَانِ وَتَمَا أَفْلَحِينَ لَوْ
 نَسْنَا لَفَتِ خَيْرٌ عَلَيْهِ الْفُطْرِيَّةُ وَخَيْرٌ
 أَفْلَحِيهَا وَخَيْرٌ تَمَا فِيهَا وَتَمَا كَيْلَتِ بَيْنَ
 خَيْرٌ عَلَيْهِ الْفُطْرِيَّةُ وَخَيْرٌ أَفْلَحِيهَا وَخَيْرٌ
 تَمَا فِيهَا. (ص ۱۰۶)

اسے انسانی آسمان اور زمین پر وہاں
 گھس میں ان کے پروردگار ہر ساتوں
 زمین پر انہیں ہوا اٹھانے سے ہے۔ ان
 کے پروردگار اور شیطان ہر ان کے گروہ
 کردہ لوگوں کے پروردگار ہم گھسے اس
 یعنی اس کے ہاتھوں میں اس میں موجود
 برحق کی ہوائی کا سوال کرتے ہیں اور اس
 یعنی اس کے ہاتھوں میں اس میں موجود
 برحق کے کفر سے بھری پانا گئے ہیں۔

خیر میں اٹھ گئے اور بکہ گروہ میں گھس۔ سموی لڑپ کے بعد نام گئے اور
 گروہیں ہادی مساکر کے گروہ میں گھس۔ یہاں زیادہ ہوائی گھس گھس جہانوں کو
 چاک کر دے اور گروہ نام سے گری آپ ﷺ کا ہاتھ میں تھا۔ آپ ﷺ انہوں کو ہاتھ سے
 پیلے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور اہل خیر کی ہوائی کی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ اہل خیر نے
 اسلام کی روزی کو تسلیم کرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا۔ مسیح کی
 شرافت کے پیش نظر ہم سب اہل دین ہاں مال جیست کے طور پر مسلمانوں کے ہند میں آگے اور
 یہ وہی خواہم ہیں جس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی مسیح سے وہی کے سرخ پر ہی
 چاہی تھی۔

وَاللَّهُ كَيْفَ اللَّهُ نَعْمَ خَيْرٌ أَوْ مَا خَلَقْنَا
 فَتَعَالَى لَكُمْ هَدِيَّةً. (ص ۱۰۶)

اللہ نے تم سے بہت سے سوال جیست کا
 ہوا کیا ہے جو تم حاصل کر کے سب سے
 واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر پناہ گویا۔

خزوا خیر کے پشیمان واقعات

حضرت معین سے اتفاق

خزوا خیر میں اسباب قسمت اور توبہ سزا نے وہی عمرتوں کی تقسیم ہوئی تو ان میں
 یہ وہ خیر کے گروہ میں ہی اللہ کی مہربانی میں بھی گھس۔ وہی گھس نے عرض کیا کہ اگلے
 بھی لوطی دعا کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے اور ایک لوطی سے دعا ہے کہ گھس گھس
 جا کر عمرتوں میں کہ پناہ کر لیا اس پر ایک گھس نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر
 عرض کیا کہ یہاں کے لوگوں کا اختیار اور طرفہ کی ہے میں تو صرف آپ ﷺ کے
 ہی شیباں میں ہے۔ آپ ﷺ نے وہی کہہ سمیت وہی دعا کہ فرمایا کہ تم جا کر کوئی اور
 لوطی پناہ کر لو۔ آپ ﷺ نے معین سے اسلام میں کیا تھا انہوں نے قبول کر لیا تو آپ ﷺ
 نے ان سے شادی کر لی اور ان کی اولاد کی ہی اپنی مورثا رہا۔

اس مالو میں حضرت معین سے کسی کا خواب

اسی خواب کے خیر میں رابطے سے پہلے حضرت معین نے خواب دیکھا وہ بیان
 کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ چاندانی جگہ سے آواز کہہ رہی آواز میں آواز
 ہے۔ اٹھا اٹھا آپ ﷺ کے سامنے کا کوئی پتھر تھا لیکن اب میں نے اپنا خواب اپنے
 شوہر سے بیان کیا تو اس نے میرے پاس سے لے لیا پتھر دے گا ہے کیا کہہ دے گا کہ اس
 کی تباہی کر لی ہو۔ (ص ۱۰۶)

یہ لوطی تقسیم ہے کہ اس نے کوئی کا پناہ حضرت معین کے آگے میں لگا رہا۔

زیر آلود گوشت

خزوا خیر میں اس نے وہی دعا کہ ہم میں عظیم کی پناہ نے لڑی کے گوشت کا۔

عہد پر آپ ﷺ کو بہت مرادیں ملیں کہ آپ ﷺ کی خدمت میں جلیا کیا۔
 آپ ﷺ نے کہا کہ میں نے اپنے بچپن سے ہی اپنے والد کو اپنے والد کے چچا اور بچے
 فرمایا میں گوشت کی بیٹی بنتی ہے کہ بڑا ہوا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس خدمت سے
 پرہیز کیا اس نے اپنے ہر دم کا اعتراف کر لیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کام پر کبھی
 نے اسکا نہیں کیا تھا میری قوم کا بدلہ لینا چاہتی تھی آپ ﷺ نے اس خدمت کو سنبھال
 کر لیا آپ ﷺ کے ساتھ کہانے میں ایک صحابی فرمیں وہ بھی شریک تھے جو ان کے کہانے
 کی اور سے سبھی ان میں سے تھے کہ۔ ہر صدمہ ۱۰۶۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اعتراف

میرے بچپن سے ہی رات کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا: "میں سب سے پہلے
 تمہیں کو رہا میں گاؤں کا مشورہ اور اس سے بہت کہانے ہیں اس کے ہاتھ پر تمہیں کہہ سکا
 اور وہ کسی حالت میں بھی رہا اور اس کا کہنا کہ: "اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
 اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی کہ آپ ﷺ نے لعاب دہانہ ان کی آنکھوں
 میں ڈالا اور فرمایا: "یہ تمہارے ہاتھوں کا اور بڑا اور یہی تمہارے ہاتھوں میں ہے جو تمہیں
 اسے" چہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں اس وقت اپنے ہاتھوں میں تھا۔

ہر صدمہ ۱۰۶۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اعتراف

میرے والدین پر رات میں جب کہ وہ نماز کا نام پڑھنے کے آرام کیا وہ کہ
 یہ جہاد کی کاروبار حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو سہا کیا۔ وہ جانتے تھے کہ انہیں بھی فوجی اور
 سہا کے۔ جب سب سے پہلے وہ اپنے ہاتھوں سے فوجی اور سبھی کوئی اور بھی تھی آپ ﷺ نے فرمایا
 جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں نے اپنے ہاتھوں سے فوجی اور سبھی کوئی اور بھی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے

مجھے بھی پکارا۔ فرمایا: "جاکر آؤ آپ ﷺ وہی سے اپنے والد کو لے کر آئے چچا اور بچے
 آئے گا کہ لڑائی نہ کی۔ ہر صدمہ ۱۰۶۳

بارگاہِ فدک

اسوئل نمبر میں بارگاہِ فدک بھی اتنا کہہ سکتے تھے جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے
 لیے دکھایا تھا کہ اس میں مسلمانوں کے گناہوں سے اور انہیں گناہوں سے لے کر سب کو سزا کے
 تھری حاصل رہا تھا۔ (عس المصنوع)

غزوة القضاہ

غزوة تبوک کے بعد مسلمانوں اور مخالف قبائل کے درمیان چھوٹی بڑی کی چھوٹی
 ہوئی اور وہ سبھی صحابہ کے مطابق مسلمانوں نے غزوة بھی کیا اور وہ سب لوگ شریک
 ہوئے جن میں سے بھی پہلی کہہ دیا گیا تھا۔

غزوة کربلا

جنگِ موت کا سبب

دولتِ کرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی مبارک سے یہ خبر لائی کہ حکامِ اموی کے
 پاس ایک خط ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوة میں نہیں لیا جاتا تو آپ ﷺ کے پیرو
 اور ان کے کہنے کو نہ لیا جاتا۔ اس خط کے ساتھ اس خط کا بھی ساتھ لیا گیا اور فرمایا کہ یہ
 سلطنتِ اموی کے وقت کے خطوں میں سے ہے اور مشورہ سلطنت تھی لیکن اس کا یہ نام
 آپ ﷺ پر خط لکھا گیا کہ آپ ﷺ نے اس میں بھی لکھا کہ اس کا نام لیا۔

سارہی ہجر

آپ ﷺ نے مدینہ سے ہجرت کی کے لیے میں بڑے لوگوں پر مخلص رہا اور ان کا

ظفر چار یا پندرہ یا تیس اسلامی تاریخ کے لئے اس طرح ضرور لکھنے کو ضروری ہے۔
اسلامی فکر کے اس دور میں اس کے ساتھ کہ وہ خود ہی لکھتا ہے اور اسے لکھنا ہی اس کے لئے
وہ لکھتا ہے۔ ہاں اسے تو یہ علم ہوتا ہے کہ وہ اس کا مقام نہیں لے۔

ظفر میں ان رنگ میں

اسلامی فکر میں اس کی طرف چنا ہوا اس کے ساتھ یہ بھی تھا کہ وہ اپنے
دور میں اس کے لئے اسلامی کو لکھتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ ایک نئے فکر اور اس کے ساتھ
دن کے لئے اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے
ظفر کی فکر اور اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے
کیا کہ اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے
کہ اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے ایک نئے فکر اور اس کے لئے

مہمانوں کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
کرو اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
کرو اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
نے اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
ماں اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
سے لکھتا ہے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے

ظفر میں

مقام اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
اسلامی فکر میں اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
میں اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے

دولت اکرم اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
میں اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
وہ اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
مہمانوں کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
کتاب میں اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
اسے اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
کہ اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
خالص اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
تو اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
کی تہ اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
یہ اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
کہ اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے

ظفر میں اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
وہ اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
مسلان اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے

غزوہ فتح مکہ

اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے
اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے اور اس کے لئے

لڑت سے سرفراز کیا۔ اپنے شوکر اور اپنے گمراہ بھائی (یعنی اٹھارہ اشترکین کے ہاتھوں سے
 آزاد کرانے میں سے نہ میں ہی تھا لیکن بلکہ اس میں بھی غنائی کی برودگی اور مزاح کی
 علامتیں بڑا کے بناؤں پر تھی۔ گھر اور گھر کی جو سے لوگ اپنے کے پندرہ و شبہ بے اسلام
 کفر و فتنہ و فحاشی داخل ہوئے۔ زمین کا پھر وہ بھی اس کی مائتھی سے جنگ العنقرہ (۱۰۱۶ء)

فرزاد کا سبب

سچ سچ یہی خزانہ میں یہ لہو سوزی تھی کہ جو غمیں گمراہ و فتنہ کے بھروسے میں
 داخل ہونا چاہتے ہو سکتا ہے اور غارتگری کے ساتھ چاہی جھوٹا اور جھوٹا ہے یا نہ ہو سکتا ہے
 اور غارت و قبیلہ میں کے ساتھ شمال ہوگا اس کا صبر و شہد کیا جانے گا۔ لہذا اس فرزاد کا قبیلہ
 پر ریاضی اس فریق پر نہ پڑتی تھی چاہنے کی۔ معلوم ہے کہ اس ملک کی دو سے جو لڑاؤ نے
 حضور ﷺ کے ساتھ ہوئے مگر نے قریش کے ساتھ طعن و ملامت کیا اور اس طرح وہاں
 قبیلے ایک دوسرے سے بے امن و کھلا ہو گئے۔ لیکن اس دوران قبیلوں میں اور پناہ جاتی تھی
 عدالت بھی آ رہی تھی۔ اب جو ان کے کھلاؤں نے ہے وہ پناہ جگانے کے لیے عدالت کی ہر گئی
 میں جو لڑاؤ سے بھلا کر گیا۔ اس وقت میں قریش نے جھگڑا میں لڑاؤ میں کے اور بے جا مگر
 وہ کی اور حریفوں کے حاسم پر یکے والے والے معلوم ہے کہ لیکن یہ دانسی۔ لہذا صلہ ﷺ
 کے ساتھ کیا ہوا صلہ پر تازہ ہے۔

خوار اور ایک غمیں مردوں سے اسلام آئی کہ سے لگا اور سے ﷺ آپ ﷺ کے
 ساتھ جا کر اور آپ ﷺ اس وقت صحابہ کرام کے ساتھ کھڑی ہو کر شریعت فرماتے۔
 مگر فرزاد نے اس واقعہ کو اپنی ہر مشہور اشتعال کیا۔

بناوہ عسی لسانہ محمد صلیا
 حلفیسا وحلف ابہ اللہ
 لہد کسمولدا وکما ولدا
 لہد لاسلمنا ولم نخرج یدا

فاحصر عدالت اللہ نصر ایذا
 لیھو رسول اللہ قد نصرنا
 ان یمین حلفنا و جہہ ان یذا
 ان فریضا احقرت البر عدنا
 و جعلنا ان فری کداء وعدنا
 و جعلنا ان فری کداء وعدنا
 و جعلنا ان فری کداء وعدنا
 و جعلنا ان فری کداء وعدنا

و قلوبنا و کما و صعدنا ۱۰۱۶ھ

”کہ یہ وہ گارڈیں تھیں جو قریش سے ان کے بھروسوں کے ساتھ کے
 تمام بھروسوں پہنچی تھیں۔ اور آپ لوگ اور تھے بھروسہ بخندہ والے
 بھروسہ نے بھروسہ کی قیادت کی اور لیکن یہ گارڈیں تھیں۔ لہذا آپ کو
 جانتے رہے آپ پر نہ ہونے کی صورت کے بغیر کو پناہ ہے وہ نہ ہوا
 آئیں گے۔ جن میں صلہ کے رسول ﷺ ہوں گے انھی پر اپنی اور
 پناہ سے بھروسہ میں کی جائے گی طرح کہ سے اور پناہ سے ان میں
 پر ہم اور ان کی تھی لیکن چاہنے تو پناہ سے تھا ان سے آپ کو پناہ سے نظر
 خوار کے اور کھڑے ہونے کے بھروسہ کے بھروسہ میں طرح صحابہ کرام
 ہوا۔ لہذا قریش نے آپ کے بھروسہ خلاف ہونے کی ہے اور آپ کا
 پناہ سے ہونے ہے۔ انہوں نے لکھے گا کہ میں گناہ گار تھی اور یہ گناہ
 میں کو گنہگار کے لیے نہیں پناہ گا۔ وہاں کہ میں نے مگر اور ہونے
 میں نہ ہے لیکن میں انہوں نے ہم پر پناہ کو لگا کیا اور نہ کو لگا دیا کی
 حالت میں گئی ہے۔“

ابو ظہران مدینہ میں

ابو ظہران مدینہ میں اپنی صاحبزادی ام ابی اسحاق کے گھر بیٹھا اور رسول کریم ﷺ کے پاس چلے گا تو حضرت ام حبیبہ نے اس پر لعنت لیا اور اس نے ابو ظہران سے کہا اے حبیبہ میں نے اٹھکے کہا میرا سزا جس سے میرے پاس کی حفاظت کے لیے اس کو بیعت ہو گیا اور حضرت ام حبیبہ نے کہا اے حبیبہ یہ ہے کہ سزا رسول اللہ ﷺ کا ہے جو پاک ہے اور تم شریک اور شریک باوجود حق ہے اس لیے میں نے پہنچا لیا کیا کہ پاک شریک میرے آقا ﷺ کے پاک سزا پر بیعت ہو جائے ابو ظہران نے کہا یہ سنی اٹھکے لگا جس نے کے اس طرح شریک ہے اور کیا ہے۔

پھر انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ کہہ کر چلے آئے آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر وہ حضرت ابی بکر کے پاس گیا اور کہا کہ وہ آپ ﷺ سے بات کریں لیکن ابو بکر نے انکار کر دیا۔ پھر وہ حضرت عمر کے پاس گیا کہ وہ آپ ﷺ سے بات کریں انہوں نے بھی انکار کر دیا اور کہا نصف اگر لگے تو مزنی ہی میں اہدات مل جائے تو میں ترجمہ لکھ جاتا کروں گا اور میں اس حضرت علی کے گھر گیا اور گھر میں حضرت علیؑ حضرت عثمانؓ اور زبیرؓ مصعبؓ انورؓ میں ہی ملا بھی ہے۔ ابو ظہران نے حضرت علی سے کہا کہ تم ہی میری حفاظت کرو گے انہوں نے بھی جواب دیا اور حضرت ام حنیس سے کہا اے ام حبیبہ ﷺ کی بیعتی اہم اپنے بیٹے سے کہو کہ رسول اللہ کے پاس میں بیعت کروں گا اور یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا حضرت ام حنیس نے کہا خدا کی قسم ۱۱ بھی تو یہ ہے یہ اس کا کہہ کر وہاں چلے گئے اور اس کا نام کوکلی بھی اہم نہیں دے سکا۔ ابو ظہران مسجد میں گیا اور وہاں گیا کہ اس نے بیعت کر لی اور کہا وہاں کہ جسوں اس کے بھرا ہے کوڑے پر بیعت کرو گے اور اس کو

کھاؤ اور بھلاؤ ۱۱۱۱

فرز ابی بکر کا اعلان

قرآن کی مسجد میں اور اس کے بعد اس نے کہا کہ تم کی بیعت حضور مدینہ میں بیٹھا ہے اور یہ کہ وہاں کر دیا اس چاری میں اور وہاں سے کہ ام ابی بکر کا بیعت انہوں نے حضور مدینہ میں کی چاری چاری کی خبر کہ وہاں میں نہ بیچے اور کوئی دشمن کی آگ اور چاری چاری اور کچھ نہ لے گا اس کے ہوا جب اس کے سر پر پہنچا جائیگا۔ اس کے بعد اس کے سر پر بیعت ہوئی۔

انھیں نے خود انھیں نے اذاعتہ فرمایا۔ اس کے بعد انھوں نے اور ان کو قرائن سے کہا فرمایا حنیس نے کہا میں نے بھلا دیا۔ اسے سن کر قرائن کو چاری چاری کی خبر نہ ہو۔

اس سے بعد ۳۶۳

اسی روز چاری چاری کو کچھ نہیں جہاں تک کہ ام ابی بکر کے شہر پہ اچانک حملہ آور ہو جائیگا۔

حافظ بن ابی ہاشم کا واقعہ

حضرت حافظ بن ابی ہاشم نے ایک بار میں اسالی فخری روایتی کے صلح لڑا کہ ایک خدمت گوارا کہ و قرائن کو بچاؤ ہے اس لیے وہ اپنے اس کی بیعت میں میں پہنچا گیا لیکن ابو ظہران نے اس واقعہ کے صلح اپنے ہی کو گواہ کر دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علیؑ اور حضرت زبیرؓ میں ام ابی بکر کے عقاب میں کچھ اور وہوں نے اس خدمت گوارا میں جا کر اس وقت سے اس کا کہہ کر اس کی صفائی کی اور وہاں سے چلا گیا اور حضرت علی نے کہا خدا کی قسم اسے ابو ظہران کی خبر لگاؤں اور کئی بار اس کی صفائی کروں گا اور وہاں سے چلا گیا اور اس کے اس تمام میں کہو کچھ کہ اس نے بھلا دیا۔

حضور ﷺ نے حافظ سے پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ میرے اہل خانہ وہاں میں کوئی فریضہ نہیں آیا۔ میں نے تو صرف اپنے بچوں اور خاندان کے

اسے ہمارے پروردگار انہیں کانٹوں کی
 آرزوئیں میں ڈال دیا اسے ہمارے پاس
 والے اعلیٰ مخلوق کا خلق اسے ہے تک
 قوی غالب حکمت والا ہے۔ یقیناً تمہارے
 لیے ہیں میں اچھا سونہر مومڑی دی ہے۔
 (خاص کر اہلسنی کے لیے جو اہل اور
 قیامت کے دن کی عاقبت کی امید رکھتا ہے
 اور اگر کوئی دگرگانی کرے وہ اٹھ تالی پاگل
 ہے پتلا ہو رہا ہے وہ دنگ ہے۔"

مصدقہ آیات کریمہ میں حضرت صاحب مکی قسطلی نے اٹھ تالی نے صرف نظر
 فرمایا اور آگے کے لیے مسلمانوں کے لیے اصول بتایا کہ وہ دشمنان اسلام کے ساتھ محبت
 و دوست کے عطف گارڈوں کی نگرانی میں رہیں وہ عیب اور عقائد کو نہ خواہاں لاکھند ہے
 کہ وہوں عطف گارڈوں پر کڑے ہیں۔ اس طرف اہل و عاقلوں کو اسے انکس میں لکھی جاتی تھیں
 اس طرف پر بھی لکھی جاتی تھیں۔ وہاں میں ہی انہیں لکھتے تھے کہ ان کی مسلم اور عکبر کا چاہا
 ہوں گے اور آگے تک جو ہمارے سزا دہوں گے۔

ابوظہبان کا قول اسلام

دول اٹھ پیچھے اپنے دنگار کے ساتھ وہ مزاحمت میں ہیں پیچھے حضرت عباس بن
 علی (ع) نے یہ پہلے ہی شرف پر اسلام ہو چکے تھے ابوظہبان کو نے کہ آپ پیچھے کی خدمت
 میں حاضر ہوئے۔ آپ پیچھے نے ابوظہبان کو کچھ کہا
 ابوظہبان نے یہ کہا کہ تم نے لیا ابھی دھت نہیں آتا کہ تم نے کھانے کا طاقی کے ساتھ آئی ہو۔

ابوظہبان

ابوظہبان نے کہا کہ آپ پیچھے نے میرے پاس باپ قرآن آپ پیچھے تھے وہ بار کتے
 شریفہ کے ساتھ لکھے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے خیال نہ کیا ہے کہ اگر اٹھ کے
 ساتھ اس کے ساتھ لکھے اور میں نے وہ تو میں ہات میں لکھے کھانے میں پیچھے۔

آپ پیچھے نے فرمایا: ابوظہبان نے یہ فرمایا کہ کیا تم نے لیا ابھی دھت نہیں آتا کہ تم
 نے کھانے کا طاقی کا پیچھے ہو۔

اس نے کہا کہ آپ پیچھے نے میرے پاس باپ قرآن آپ پیچھے تھے وہ بار کتے شریفہ
 کے ساتھ لکھے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ وہ لکھی چھ تو خدا کی قسم ابھی تک اس کی طرف سے میرے
 دل میں نکلتا ہے۔

ابوظہبان کے پروردگار ان کی حضرت عباس بن علی نے کہا تمہارا وہ اسلام قبول کر اور
 اس بات کی گواہی دے کہ اگر اٹھ کے ساتھ کوئی شخص نہیں ہے۔ یہ کہ اگر وہ پیچھے اٹھ کے پیچھے ہیں
 اس سے پہلے کہ تمہاری گردن لٹا دی جائے۔

ابوظہبان نے حق کی شہادت دے دی اور اسلام قبول کر لیا۔ مگر حضرت عباس بن علی نے
 کہا یہ رسول اللہ پیچھے ابوظہبان اسلام کو قبول کرتے ہے اسے کسی اجازت سے نہ دیا جائے۔
 چنانچہ رسول کریم پیچھے نے ان میں ابوظہبان کے گھر کو بلا لیا اور اسے دیا کہ آپ
 پیچھے نے فرمایا: "ابوظہبان کے گھر میں بائیں ہاتھ سے جو کچھ میں بائیں ہاتھ سے دیا ہے
 گھر کا وہ ہاتھ سے نہ کرے گا اس کا وہاں لٹائی۔"

(مترجم: محمد باقر، ص ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶)

سرور انبیاء ابوظہبان کی خدمت

سرور انبیاء ابوظہبان نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ میں اپنے گھر میں

یعنی ہے اس کی وجہ سے اٹھنا تو اس کے لئے ضروری ہے اور اس کا ہونا

فَا لَقِّنْهَا لَوْلَا قَدْحُ النَّبِيِّ لَكُنَّ فَجْرًا
اے نبی! آپ نے جب ہم نے آپ کو حمل کیا
تو بغیر لائق اللہ نہ تھامنا ہوتا۔
وَمَا تَأْمُرُ بِتَوْحُوشٍ وَنَبْذِ الْبِرِّ
اور ہمیں تو نے ہی اٹھنا مانا ہے
وَقَدْ جِئْنَاكَ مِنْ قَبْلِكَ بِرِجَالٍ
اور آپ پہلے ہمیں پہلے ہی پہنچے
وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اے ایمان والو! اور
وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اے ایمان والو!

ترجمہ: ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲

یعنی کہ اگر اللہ کی خواہش نہ ہوتی تو آپ کی اہلیہ ہوتی اور وہ مسلمانوں کے
ساتھ ہی ہوتی اور ان کے ساتھ ہی مسلمانوں کے لئے مسلمانوں کے
ساتھ ہی ہوتی اور ان کے ساتھ ہی مسلمانوں کے لئے مسلمانوں کے

إِنَّمَا جَاءَكُمْ قُرْآنٌ مُّبِينٌ
اور اللہ نے آپ کو ایک واضح قرآن
بِالْحَقِّ نَزَّلْنَاهُ فِي لَيْلِ الْقَدْرِ
اور ہم نے اسے حق میں اتار دیا
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَرَبِّكَ
اور سبوح شریف پڑھو اور سبوح شریف
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اور اللہ کے حمد کے ساتھ
وَمَا تَأْمُرُ بِتَوْحُوشٍ وَنَبْذِ الْبِرِّ
اور ہمیں تو نے ہی اٹھنا مانا ہے
وَقَدْ جِئْنَاكَ مِنْ قَبْلِكَ بِرِجَالٍ
اور آپ پہلے ہمیں پہلے ہی پہنچے
وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اے ایمان والو! اور
وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اے ایمان والو!

ترجمہ: ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲

مطلوبت کی دعا مانگی۔ یہ اللہ کی طرف سے
قول کر کے آیا ہے۔

یعنی مسلمانوں اور ان کے لئے یہ حکم اتار دیا گیا ہے کہ اس سے ہم اور آپ کو
یوں کہ اس سے ہم اور آپ کو
یوں کہ اس سے ہم اور آپ کو
یوں کہ اس سے ہم اور آپ کو

لوگوں کا ہونا تو فریضہ اسلامی کی طرف سے اور اس کے لئے ضروری ہے اور اس کا ہونا
ہو کر اس کے لئے ضروری ہے اور اس کے لئے ضروری ہے اور اس کے لئے ضروری ہے
مسلمانوں نے ہی اٹھنا مانا ہے اور ہمیں تو نے ہی اٹھنا مانا ہے
اور آپ پہلے ہمیں پہلے ہی پہنچے اور آپ پہلے ہمیں پہلے ہی پہنچے
اور اے ایمان والو! اور اے ایمان والو!

ترجمہ: ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲

غزوہ بدر

غزوہ بدر کے بعد حضور نے فرمایا کہ آپ نے اس کام سے لڑا تو ان لوگوں کو
کریا کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے اس کی طرف سے حکم دیا ہے اور اس میں
واجب ایک ماہی ہے جس سے ان لوگوں کے دل بکھر جائیں اور وہ اللہ کی طرف سے
تو لڑیں اور ان لوگوں سے چاہا کہ مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے اور اس میں
اور مسلمانوں کو بھی اللہ نے حکم دیا ہے اور اس میں
ہی جو اٹھنا مانا ہے اور آپ پہلے ہمیں پہلے ہی پہنچے اور آپ پہلے ہمیں پہلے ہی پہنچے
اور اے ایمان والو! اور اے ایمان والو!

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي بَرٍّ خَالٍ
اور اللہ نے آپ کو صحرا میں
وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اے ایمان والو! اور
وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور اے ایمان والو!

کے اور مسلمانوں کو ہلے نہ سچھا کی۔ فریضہ کے نگرہ پانچ روزہ فریضہ کوئی کرنا یا کسی اور کام
مال و مہنگے اور شہرت سے مسلمانوں کے ہمت شکن آیا۔ آپ کہہ میں تھو ہیں کہ اگر کو با
کیا ہو مال جس سے کسی قسم دور ہو ہی کر آدمی غور و خفا تک کے بعد عمل میں آئی۔

مختصر مہینہ پانچ کی رضائی دیکھن

فرزہ آئیں کے خانہ میں بروز پتولی بنا کر گائے ہار ہے تھے تو ان میں ایک
خاتون حادث میں مبتلا کی گئی تھی کئی کئی سالوں کے بعد میں آئی تو کہ میں تو شہر سے
ساقی کی رضائی میں ہوں۔ چنانچہ وہ شہادت عادت کو حضور ﷺ کے پاس لایا کہ
اس نے کہا کہ میں تو آپ ﷺ کی رضائی میں ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی کیا طاعت
چھتا تو اس نے کہا کہ میں شہادت آپ ﷺ نے میری پشت پر عادت سے کاشخا میں کاشخا
آپ کی سوت ہے۔

آپ ﷺ نے شہادت کے لیے اپنی ہار بنا کر چھادی اور اس پر خضاب فرمایا اور
پتو کر کے سر سے پاس رہے تھیں ازاں وہ نگرہ سے نکالنا ہلے گا اور پتو کر کے اوزار و کام
سے دور کر دیں۔ شہادت کے لیے اگر کوئی آپ ﷺ نے اپنی رضائی میں کرنا کہ
تمام روزوں سے کہ اوزار و کام کے ساتھ روزانہ ہاروں کے ساتھ میں آگئی آدمی سے
نوازا۔ دوسرے صدمہ ۲۵۶۰

ایمان فریضہ واقعہ

خدا میں کبھی نہ پائی کیا ہے کہ فریضہ آئیں کے سوچے یہ شہادت میں نہ دیکھا کہ
ایک ایک ملک کے مسلمان ہر ایک ہے ہیں اور عمل مہینہ پانچ تھا کہڑے ہیں وہ کہتے
ہیں کہ سر سے مال میں لیبیل آیا کہ رنگ بند سر سے ہاتھ پانچ روزہ ہار کے انھوں
ہارے گئے تھے آج ان کے انعام کا پتہ ہی سوچ ہے۔ چنانچہ میں آگن کے اندر سے

آپ ﷺ کے ساتھیوں میں وہاں وہاں میں وہاں اسٹاپ کڑے تھے جنہوں نے
طیہ چھادی تھی نہ وہاں دیکھی تھی اس نے سوچا کہ یہ تو چلی ہیں اپنے گھوڑے کی طرح چلتے
کر رہے۔ اور آئیں جانب آیا تو دیکھا کہ وہاں یقین میں حادث میں مہینہ پانچ کڑے
ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ بھی پتو اور بھائی میں شروع عادت کریں گے۔ میں کھلی جانب سے
آیا اور تپ سے ہار کے لیے کھار سوتے ہی وہ تھا کہ پانچ ایک آگ کا کڑا نکلی کی طرف
میری طرف آیا میں چھپے ہونے کیا۔ اسی وقت حضور ﷺ نے انکھت فرمایا اور اس وقت فرمایا
تیرا سر سے ہاں۔ خضاب اس کے شہادت اور کو کہ سے اس وقت میں نے انھیں کھول کر
دیکھا کہ آپ ﷺ کے ہاروں اور آگ میں سے کبھی پانچ وہاں سے فرمایا۔ ہاں انھوں سے
فریضہ تھتے ہیں کہ میں بھی اس کی طرف میں تھا کئی سال تک میں اس طرف سے
کرنے کیسے ہو سکتا ہے کہ عادت فریضہ پر غالب جائیں۔ میں آپ ﷺ کے پاس ہی کڑا تھا
اور اقل رنگ کے کھڑے کیجہ۔ بغداد میں نے کہا کہ سہ سال آپ ﷺ میں اقل رنگ
کے کھڑے دیکھ رہا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا شہادت کی کھڑے صرف کھڑوں کو ہی کھر
آتے ہیں۔ ہر آپ ﷺ نے سر سے چھتے یا ہاتھ کر کے ہار پتو اور خضاب تیرا کو عادت
ہاں فرمایا۔ رضائی آپ ﷺ کا ہاتھ چھتے سے چھتے میں ہی ہار دیا سے ہار وہ
آپ ﷺ کی عادت اپنے چھتے میں ہارنے لگا۔

میں کھو شہر میں ہار وہاں

فریضہ خفا تک

فریضہ خفا تک وہ عادت فریضہ آئیں کا ہی ہے۔ فریضہ آئیں میں قبول ہوا ان ہار
تھتے کے ایک حالت سے ہار نہ کرنا ہاں۔ کھتے اور خفا تک ہاں کھڑے ہو گئے تھے۔
معاذ اللہ کا کھارنا پانچ ہار نہ کرنا ایک ہی ہوتے فریضہ میں ان کے ساتھ تھا۔

آپ ﷺ فرموا کہ جنوں سے فارغ ہو کر وہی مسلمان ہے۔ پھر لوگوں سے حاصل شدہ تمام مال جو ان میں سے ایک کا ہوا یا مال کا حصہ کیا۔ پہلے خانہ کعبہ کی خدمت میں ایک ہزار کا سکری ہون چکا ہے اور وہی مال کا حصہ ہوا ہے۔ مالک کا کھانا مالک کے قریب میزبان ہوا ہے۔ گیلا و دکاندار کے ہونگے۔ وہاں طرف سے جنگ ہاری اور غیر اسلامی ہوتی رہی اس غیر اسلامی میں ہزار مسلمان بھی شریعت ہونے لگیں گے یہی حال نہ ہو گی۔ جنگی حالت میں بھی اختیار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے دشمن کے ہاتھ کے دولت کھائے جس پر شکیبائی نے اظہار آراء سے انہوں کا اہل طہارت بنا لیا آپ ﷺ نے اظہار کیا۔

دورانِ حصار یہ اعلان کر لیا گیا کہ تمام جنگ سے آزاد کر رہا جاؤ گی کے انہیں آزادی دے دی جائے گی اس اعلان پر انھوں (۱۳۳) کے قریب تمام جنگ سے آزاد کر شرف یہ تمام ہونے چھین کر اور کر دیا گیا۔ رسولِ مہاجر کے ہاتھ میں کاپڑی نہ ہوئی تو آپ ﷺ نے تازی کو دیکھیں کا گھوڑا۔

مالیہ قیمت کی تعیین

مالک سے وہ بھی آپ ﷺ نے حوران کے حصار کے تمام یہ تمام کیا اور کیوں گھرنے کے بعد سوال قیمت کی تعیین فرمائی۔ مالک کے لیے اسانی پر اس میں شامل ہونے والے کی قیمتیں کوڑ پورہ مال و داموں مال ہوتے تھے اور تمام عورتوں نے مال کے لوگوں کی جو صلہ فرمائی ہوئی ہے۔

انصار کا اخطراب

فرزہ جنوں میں حاصل ہونے والا مال قیمت حسب قیمت کیا گیا کہ حضور ﷺ نے جو مسلمان فرشتوں کوڑ پورہ صلہ ہوا ان کی کوڑ پورہ صلہ ہوا اس قیمت میں انصار کو کوئی صلہ نہ تو انہوں نے دل ہی دل میں سوچا کہ ان میں سے کب اخطراب ہے انہوں میں صلہ

حضرت سوز میں مہاجر انصاری نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ انصار میں ہائے جانے والے اخطراب کے حلقہ بنا کر دے گا سے عیالیت صرف تو ان کی طرف کو لے کر انصار مہاجر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے صحابہ انصار کیا مال ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں کسی ایسی رقم ہی کا ایک ہزار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ حساب لوگوں کو بخ کتب۔ سب صحیح ہو گئے آپ ﷺ نے انہوں کے اہل خانہ کو فرمایا

”اسے انصار کے تو گویا یہ کسی بات کرتے ہو یا یہ کسی اخطراب ہے جو تم نے انہوں کیا ہے؟“ کیا یہ بات انہوں کہ جب میں انصار سے پاس آیا تو تم گروہ تھے؟ انہوں نے نہیں جانتے وہی جنہوں تھے۔ انہوں نے نہیں سنی کیا انہوں میں دشمن تھے۔ انہوں نے دل جڑا ہے۔ لوگوں نے کہا، یہیں انہوں انہوں کے سول کا جو اہل و عیال ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا ”اسے انصار اچھا ہے وہ انہوں نے کہا ہم کیا جواب دیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تم چاہو کہ تمہارے ہر اور ہر ایک ہوگا۔“ کہ آپ ﷺ انہوں سے پاس اس وقت آئے جب آپ ﷺ کو بھیجا گیا تو تم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ انصار ہے ہم نے آپ ﷺ کی زندگی آپ ﷺ کو بچ کر کیا کیا ہم نے لکھا ہے آپ ﷺ انہوں سے ہم نے انہوں کی۔

اسے انصار آج تمام انصاری دولت کے لیے ہوا ہے، یہ جان ہو گئے وہ صلہ کے میں نے لوگوں کا دل جڑا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور ہمیں انصار سے سلام کے مالے کہو۔

اسے انصار کی دعوت کیا انہوں سے ہوا میں انہوں کہ جب لوگ اپنے گھروں کو جانے تو انہوں کو گھروں سے کہ جائیں اور انہوں کے سول کو لے کر چلو۔ اس وقت کی قسم انہوں کے ہاتھ میں انہوں کی جان ہے اگر حضرت نہ ہوئی تو

میں بھی انصاری کا ایک فرزند تھا۔ تمام لوگ ایک دوسرے سے بچنے اور انصاری سے بچنے کے لئے
بکھر رہے تھے۔ انصاری کے ساتھ جانوں کا راستہ تھا۔ انصاری یہاں کے لوگوں کو ہلاک کر رہا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ انصاری کو ہلاک کرنے کی اور انصاریوں کو ہلاک کرنے کا یہ کام
میں نے ہی سنبھالنا ہے۔ انصاریوں کے ساتھ جس طرح کے معاملے ہوئے ہیں۔

۱۰۰۰ھ

فرزہ خاں تک

خج کے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ لوگ فرج
فرج اسلام میں داخل ہونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے خج کے لوگوں کی اصلاح کے لیے
جوئی تھے اور مسکری دینے لگے۔ فرزہ خاں نے خج کے لوگوں کو اپنی پہلی جہاد میں
لگائی تھی۔ ان کے لیے لگائی گئی تھی۔ یہ لوگ عرب نے اس عقیدت کو تسلیم کر لیا کہ مسلمانوں کا خدا
رسول اللہ ﷺ ہے۔ ان کے لیے ایک عقیدہ اور عقلم سلطنت اسلام کی سلطنت تھی جسے
دینے لگے۔ انھیں یہ عقیدہ بھی کہ تھا کہ اللہ کے ساتھ اس کے پاس اپنے اور آپ کے
وہابی مسلمانوں سے ملنے والی تھی۔ دوسرے لوگوں کو مسلمانوں نے اس کو روک دیا۔ وہ لوگ
مختلف قوم اور عربی نژاد مسلمانوں سے آراء و عقائد کے ساتھ اسلامی عقائد کو تسلیم کرنا
پر آمادہ فرزہ خاں تک کہا جاتا ہے۔

فرزہ کا سب

انہوں نے ایک بار پہلی جنگ مسلمانوں کا آساما میں ہوا جس میں فتحیہ اور انھوں نے
مختلف اسلامی عقائد میں ہار گئی تھی۔ اس میں فتحیہ اور انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ
نوراً اور مسلمانوں کے ساتھ ہار گئی تھی۔ انھوں نے فتحیہ اور انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ

یہاں لوگوں نے ہام شہادت پائی کہ انھوں نے انھیں حضرت خالد بن ولیدؓ کی حالت میں
اپنی لشکر میں جیت کر رکھی ہے۔ چنانچہ انھوں نے ان کے ساتھ جہاد میں شرف
پا اسلام ہو گئے اور تمام علاقے اسلام کے رہ گئے۔ ان کے فرزندوں کو مسلمانوں کی جہاد میں
جیت سے نظر رکھیں ہوا۔ چنانچہ انھوں نے فتحیہ کی جہاد میں شرف پائی۔
انہوں کی جہاد کی جہاد میں شرف پائی تھی۔

فرزہ کی جہاد کا حکم

انہوں کی جہاد کی جہاد کہ رسول اللہ ﷺ نے فرزہ کی جہاد کا حکم دیا۔
تمام مسلمانوں کی جہاد میں لگے۔ یہ لوگ نے اپنی اولاد کے ساتھ جہاد میں لگے۔
کی رہایت کے ساتھ حضرت محمد ﷺ نے انھیں جہاد میں لگے۔ یہ لوگ نے جہاد میں لگے۔
انہوں کی جہاد کی جہاد کہ آپ ﷺ نے انھیں جہاد میں لگے۔

۱۰۰۰ھ

حضرت نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔
کہ رسول اللہ ﷺ کی جہاد کے ساتھ لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔
ہوا کہ لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔
۱۰۰۰ھ

فرزہ خاں کے بیٹے

رسول اللہ ﷺ کے اور انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔
انہوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔
انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔ انھوں نے انھیں جہاد میں لگے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ الَّذِي لَا يُطِيعُ ؕ اِن میں سے کوئی آقا ہے کہ مجھے اپنا دے
 اَلَا هِيَ الْبَيْتَةُ مَشْفُوعًا ؕ وَاِنْ جِهَنَّمُ ؕ جتنے مجھے لگے ہیں وہ ایسے آگ اور جہنم
 اَلْمَجْنُوعَةُ بِالْكَافِرِيْنَ ؕ لگے ہیں پانچے ہیں اور جہنم اور آگ
 (صحیح بخاری ۴۹۰۰)

در حقیقت مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہنم پر بھی شریعت اور عقیدہ کے نامی بڑے اور سخت
 گناہ ہے اس کا ایسا جہنم ہے اور یہی وہ جہنم ہے جو ایسا ہے کہ ایک گروہ نے کہا
 وَالَّذِيْنَ لَا يَسْتَفِيزُوْهُمِ الْمَعْرُوفُ قُلُوبًا ؕ اور انہوں نے کہا ان گروہ میں سے کلمہ
 جِهَنَّمُ اَسْمًا مَّرْدُودًا لَوْ كُنُوْا يَتَّقُوْنَ ؕ کہہ دیجئے کہ مذبح کی آگ بہت ہی سخت
 (صحیح بخاری ۴۹۰۱) گرم ہے۔ کمال کہہ سکتے ہیں۔

صحابین نے بعض ہی مسلمانوں کی صحبت کو گوارا کرنے اور عقائد الہی کی تائید
 کی۔ وہ سے رسول اکرم ﷺ اپنے وقت سے صحبت الہیہ کے ساتھ جو جہنم کے ساتھ
 ملاحتوں میں لگے رہے۔ وہ خدا اور اس رب مبینی کی برکت کے وسیع ہیں ان لوگوں نے
 ملاحتوں اور ملاحتوں سے کام لیا اور بعض اس کام میں لگے رہے۔ میں کہہ کر ان پر نے
 احسانت کی ہے

لَقَدْ اِنْعَمْنَا عَلَیْهِمْ اِذْ بَيْنَ قُلُوْبٍ وَ قُلُوْبٍ اَلْفَتْ ؕ یاں سے پہنچا ہی تشریح کر دے اور
 اَلَّذِيْنَ اَوْخَسَتْ جَاثِیَةَ الْعَمَلِ وَ طَغَفَتْ فَرَسًا ؕ آپ کے لیے کاہنوں کو امانت پسند کرتے
 وَاَعْلَمُ نَحْمُ فُلُوْبِمْ ؕ رہے یہاں تک کہ قرآن آجیگا اور اعلیٰ کا حکم
 (صحیح بخاری ۴۹۰۲) غالب آگیا ان حال میں کہ وہ انہوں ہی
 رہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صحابین کے عقائد پر احسانت کی ہے کہ ان کا پورا

میرا شریعتی اور جہنم کے ساتھ مل کر ان لوگوں سے تمنا ہے یہاں تک کہ خدا اور اللہ
 لَوْ اَوْخَسَتْ جَاثِیَةَ الْعَمَلِ وَ طَغَفَتْ فَرَسًا ؕ اگر یہ تمہارا لگے گی تو تمہارے لیے
 عَزَّ وَ اَلَا تَوْخَسُوْا جِهَنَّمَ تَوْخَسًا نَّكْمٌ ؕ سب سے لڑنے کے وہ کوئی چیز دینا چاہتے ہیں
 اَلِهَيْبَةً ؕ تمہارے وہ یہاں خوب کھولے ہوئے ہیں۔

(صحیح بخاری ۴۹۰۳) اور میں لگے لگے کی باتیں میں ہے۔
 صحابین کا کہنا رسول سے ہے کہ اگر وہ گناہ ہی ہو انہوں نے تو یہاں تک
 رسول کی کہ وہ مسلمانوں کا ظلم تک سے نہیں آ رہا تھا سب میں ایک کلمہ میں
 سے آپ ﷺ کو کہہ رہے تھے وہی انہوں نے لکھا یا تمہارے لکھا یا تمہارے لکھا یا تمہارے لکھا
 مل کر نے ہی انہوں سے لگے گئے تھے وہی کے رہے اس لئے ان کی اصلاح میں ان کی اور
 آپ ﷺ کو کہہ رہے تھے کہ قرآن میں ان کا ہے

بِخَسْفٍ مُّغْرَبٍ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يَخْفَا ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يَخْفَا ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يَخْفَا ؕ
 تَخْفُفُ الْعَمَلُ وَ تَخْفُفُ الْعَمَلُ بِعَدَاةٍ اِسْتَكْبَاهُ ؕ انہیں کہا تھا ان کے گناہوں کے ساتھ سے
 وَ عَشُوْا بِمَنَاقِبِ الْفُلُوْبِ ؕ لکل چکا ہے اور یہاں سے اسلام کے بعد کافر
 (صحیح بخاری ۴۹۰۴) رہ گئے ہیں اور انہوں نے اس کا نام اللہ میں
 کیا یہ پورا کر کے۔

لَوْ اَوْخَسَتْ جَاثِیَةَ الْعَمَلِ وَ طَغَفَتْ فَرَسًا ؕ یہ تمہارا لگے گی تو تمہارے لیے
 سب اہتمیل اور یہ سب میں ہوں کہ ہے کہ اور انہوں نے کہہ رکھا انہوں نے تمہیں کہا کہ
 کہ تمہارے کہہ لیں وہ لگے ہی آجیگا ان کی شریعت میں کہہ لیں وہ لگے ہی آجیگا ان کی شریعت میں کہہ لیں

اسلامی فکر و عمل

اسلامی فکر و عمل میں شریعت پر ایک نیا مسلمانوں کے ساتھ مل کر لکھا کر رہے

زبان ہو گیا۔ وہاں آپ نے اپنے لشکر کے لشکر کا کھانا لے کر کے خطاب کر لیا اور اظہارِ حق کی
 خود نگاہوں میں لائی۔ چنانچہ امت کی بھلائی کی طرف توجہ دلائی۔ اظہارِ حق کے خطاب سے
 اور اور اظہارِ حق کی خوشخبری دی۔ اس سے پہلی فریج کے جو مسئلے بلند ہوئے۔ جب کہ سری
 طرف سے ہیں اور ان کے اظہار میں کابل تھا کہ وہ اسلامی فریج کی آمد کی خبریں کر اور یہی
 اور خوب اندازہ ہے۔ یہ وہاں میں جنگ کرنے کا موقع ملے۔ باقیہ وہاں جنگ انداز میں
 ملک عربوں میں بکھر گئے اور کچھ باقی نے تیرہ دن قتل کر لیا۔ دس مئی ۱۹۶۲ء

مسلمان خراج کی کرنا شروع کی اور یہ ہے صحرا کے عرب میں ان کی آواز و طاقت
 کی وجہ سے گئی۔ عرب کے تمام قبائل نے اسلامی طاقت کو تسلیم کر چکے تھے۔ وہاں کی بھی
 اپنے اظہار میں سمیت تمام آئندہ کی اور خواہشات دم توڑ گئیں۔ وہاں پر عرب میں اسلامی
 لشکر کا تعلق اور استقبال کیا گیا۔

نور و تاب آئی۔ یہی مسخری تم غمی میں غم و مبارک گری تو نہیں جاتی تھیں
 مسلمانوں کی صلوات و شکر اور توجہ و تہنیت میں ہمہ اضافہ ہوا۔ آپ نے ایک بار کی طرف
 تمام انصاف کی اطلاع دلا اور صحت و علاج کے لیے کالے جانے کے لئے اور قبیلوں کے بیچ اور
 فوجوں کی فوجیں ہٹ کر یہ اسلام میں رہیں۔ ان کے لئے انصاف میں چھتیرین کا ہوا ہے ہاتھ کے
 پاک و شکر ہٹ کی تسبیح جاریہ بیان کرنے کے لئے کہ ان کا کسی حدود تھا کہ سری اور اور
 نصیب ہو جائے۔ اور یہ اسلام میں ایک فریج اور فریج رہا۔ ان کے لئے آپ نے اظہارِ حق کی تسبیح
 بیان کر دی۔ چنانچہ ان کا اور

تسبیح بخشنیوں تک و شکر و تہنیت آپ اپنے ہر روز کی عمر کے ساتھ تسبیح
 گزرتی تھیں
 گزرتی تھیں اور اس سے مطہرت تھیں یہ ایک
 دسمبر ۱۱۰۰ھ ۱۹۶۲ء قریب قریب کرنے والے ہے۔

مناقصین کی جیلو سازی اور صحابہ کی حق گوئی

نور و تاب تک میں بیچھے وہ جاننے والے منافقین جھوٹی باتیں کہا کرتے تھے اور
 اکرم ﷺ کو اپنی بے گناہی کا یقین دلائی۔ ان میں جو شخص بھی آ جا اور حضور اکرم ﷺ کی
 خدمت و حق میں پیش اور کہ جیلو سازی کرتا کوئی نہ کوئی پہانت نہ جاتا اور عدالت سے کرتا اور
 آپ ﷺ کو رگڑ لہراتے۔ جب کہ حقیقت حال اس کے قصور و گنہگار تھی وہ ظاہری طور پر
 دینی ستار کی خاطر مسلمانوں کی عصمت میں شامل تھے۔ لیکن بعض طور پر ان کے لقب منافقین
 ملتا تھا۔ ان سے یہ کہہ کر مر گئے تھے۔

اس وقت پر بھی مسلمان کہتے ہیں ایک مرد نے ان کو دیکھا اور وہاں سے جان لینے میں بھی اس
 قطعی کے مرگے ہوئے۔ وہ ایک میں شریک نہیں ہوئے اور انہوں نے کھٹ اختیار کیا۔
 لیکن وہ مسلمان تھے ان کا یہاں وہ اسلام ایک شہرہ اور نفاق و منافقت سے پاک تھا۔ وہ انہوں
 نے دیکھا کہ ایک چوٹی عصمت جیلو سازی اور کتب خانوں کے لیے رسول اکرم ﷺ کی
 ہوا میں سے ہی رہے اور اپنے انہوں اور ان کا یقین دلائے۔ یہ جیلو انہوں نے وہاں سے
 اختیار نہیں کیا بلکہ ان کوئی اور صحت جیلو سے کام لیا۔ اس جیلو کی جہ سے انہوں نے عقل و صحت
 حال سے وہاں بھاگ چلا اور رسول اکرم ﷺ کی بڑائی کا کوئی سچا۔ انہوں میں رہتے
 ہوتے یا کسی کے کہتے کہ وہاں اور صحت سری عربوں میں فریج کے لئے نہ لکھنے چاہئے۔
 یہ سب یہ کہہ کر انہیں حق گوئی کے لئے ان کا نہیں بھڑا اور ہی لے سے ہوائی اختیار نہیں
 کی۔

کہتے ہیں ایک بیان کرتے ہیں کہ نور و تاب تک میں کسی نہ کسی یا نفاق کی غیور
 میں نے کھٹ اختیار نہیں کیا بلکہ عقل صرف قابل تھا ان کی جو ہے۔ مرزا نے آپ ﷺ
 کے ارشاد کے مطابق تمام مسلمانوں نے جنگ کی جاری شروع کی۔ لیکن ہمارے حال تھا کہ

وذا صبح کے وقت بھڑک کر آ کر ب چاری کر گئی چاہتے ہو گئی ضرورت تھی تا چالی اور میں
 دل ہی دل میں خیال کرتا کہ میں جب چاہوں گا چاری کروں گا اس طرح تمہے سے کئی
 دہائیوں تک کہتا ہوں گے اپنی چاری مکمل کر لی۔ بلا کہ وہاں کا بھٹا آ گیا۔ صبح کے
 وقت رسول اکرم ﷺ روانہ ہونے والے تھے اور تمام مسلمان بھی آپ ﷺ کی صحبت
 اور نکتہ میں اپنے ناک بے اور جو وہاں تھا کہ پوری جنگ چلی چاری مکمل ہو چکا تھا جس نے
 سچا کر میں ایک دو دن میں چاری کر کے ساتھ جا ہوں گا۔ صبح کو میں نکلا کہ اور وہ چار
 کھوں ہار گئی خدا تعالیٰ آپ اور میں لینے آپ آگے میں ہار دینے ہی ہوا۔ نکتہ میں مستقل
 آہل اور کئی کا اور دایب کہ اس کی خاطر وہی مسلمان کے ساتھ اپنی حریف پر جا نکلیا۔
 آپ اگرچہ جنگ میں شریک ہونے کا موقع نہ تھا سے گلہ نہ تھا۔ ہمیں ہر سال
 میں اوسے نے جنگ میں شریک کی انگریزی کی نہیں میں یہاں نہیں کر سکا۔ اس پر چالی کی
 صورت حال میں جب میں باور لگا اور ان میں جو توجہ تھی نہ نہ ہی اہم کارنامہ کا چہ
 کھوں کر بھیجے وہاں اسے اور جنگ تھے اور اس کی صورت کے ہاتھ سے اسے اور وضع
 فرما رہے تھے جب میں شریک کر ہی نہیں سکتے تھے اور وہاں کی خدمت سرور گری ﷺ نے
 میں بھروسہ دار لیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کہ وہاں میں شریک فرماتے آپ ﷺ نے
 فرمایا کہ میں یہاں تک لے گیا کیا؟

خاصہ کے ایک آدمی نے کہا
 یا رسول اللہ ﷺ! انھیں میں کی دعوت دے دو ہاں میں خود نہیں لے سکا ہوں۔

اس پر رسول اکرم ﷺ نے لے

تم نے بہت دیر راست کی۔ خدا کی قسم! ہاں رسول اللہ ﷺ ہم سے ان سے لے کر کے جا چکے ہیں
 اکتلا۔

آپ ﷺ میں کہتا ہوں ہر گے۔

صاف گوئی اور راست پائی

جب مجھے معلوم ہوا کہ حضور سرور گری ﷺ باہمی کارخانہ فرمائیے میرا قہر ہوا،
 اور اور ان مطالب کے سامنے مذا لے گئے اور مجھے چھوڑ دیا جس کی وجہ سے اس طرح علی
 سلامی کروں اور ان کو سادہ فلاحی کروں تاکہ میں حضور ﷺ کی برائی و عقلمندی سے بچ
 جاؤں۔ اس مسئلہ میں اہل حدیث سے صاحب ارادے افراد سے حضور کی کہادب مجھے ہم
 بتا دیا کہ آپ ﷺ باہمی قریب کر لینے لے میرا قہر بدل دیا میں یہ ہونے
 والے تمام تر اہل عقیدت و خصوصاً اہل حدیث کے ہونے کے سمجھا اور کہنا میں چالی کا
 ہاں نہیں کہہ دوں گا اور میں ہونے والا کہہ دیا میں اس کا اثر اور آپ ﷺ صبح کے
 وقت نہ نہ حضور میں باہمی ہونے آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب طرح سے شریف آتے تو
 پہلے سہو میں اپنی فریاد ہونے اور نہ کہ سزا دہا کرنے اور نہ سے فریادت کے ہوا ان
 سے عداوت کے لیے سہو میں ہی شریف فرما دیتے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی آپ ﷺ
 نے یہی معمول دہا کر لیا۔ جب وہاں اس کا مسئلہ چاری ہوا تو وہاں بھی لے گئے انہوں نے
 گفت کیا تو وہ معمول نہیں تھا کہ اس خدمت کرنے لگے ان کی توجہ اور پھر یہاں ۵۵۰ تھی۔
 آپ ﷺ میں کی خدمت کو قبول فرماتے ان کے لیے سعادت کی دعا کرتے اور ان کے
 ہر اہل کے سپرد کرتے جاتے۔ یہ مسئلہ چاری تھا کہ میں نے بھی خدمت انہوں میں حاضر ہوا
 کہ سلام کیا آپ ﷺ نے سمجھا لیا جس میں نہ حاضر و عقلمند لیاں تھی۔ مجھے نہ لگا فرمایا

اور یہ ۱۵۰ میں آگے نہ جاؤں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا کہ ہر فرمایا

”تمہیں میں بھی لے چکے ہوں۔ کیا تم نے میری کاہنٹ لکھی ہے اور تمہیں

میں نے عرض کیا؟

باز رسول اللہ ﷺ نے ان کی قسم اٹھائی کہ میں آپ ﷺ کے علاوہ جانے کی اور انسان کے پاس
 چلنا نہ آتی ہے اور یہی کہہ کر کوئی خدا کر کے اس کے پیچھے سے نکلوا ہوا ہواں میں قسمت
 کہ انہیں ٹوب چاہنا ہیں۔ لیکن اللہ کی قسم میں یہاں ہوں کہ اگر میں آپ ﷺ کو قتل
 کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا ہوتا اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو راکھ پر چھڑا دے گا اور
 اگر میں جی جان کر اس کی قبر سے آپ ﷺ کو لے دوں گا میں کے۔ لیکن میں ہی پہنچی
 میں ہی اللہ تعالیٰ سے اٹھے ایام کی امید کرتا ہوں۔ اور اتنے ہی بے کھٹھے کوئی نہ نہیں تھا اور
 میں اللہ کی قسم کیا کہ اگر میں کہیں بھٹا مٹھو اور اگر وہ اس اہل اس ملک کے ہاتھ تھا
 انکا پہنچا ہی نہ تھا۔

میری آنکھوں کو رسول کریم ﷺ نے لڑا ہوا
 "جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ تم نے کیا کیا ہے اب تم ہمارے گھر کو لڑتے ہو تو تمہارے
 بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہے۔"
 قطع تعلق

آپ ﷺ کا درجہ اناری بننے کے بعد میں ان کو پہلے ۶۷ برس سے راتوں قبل ہر
 سطر کے بکا لڑا ہی انہ کو میرے پیچھے پہلے لگے انہوں نے تم سے کہا
 تمہاری قسم اٹھائیں ہاتھ کسی سے پہلے ہی آپ نے کوئی کتاہ کیا ہوا اور اس جو سے رسول
 اکرم ﷺ کے ساتھ تعلق کرنے سے عاصم سے جس طرح کہ عاصم سے ان کوں نے خدا
 قائل کیا ہے۔ اور آپ کے لیے رسول کریم ﷺ کا دستار کافی ہوتا۔ اسطر کے یہ سہا پ
 مسلسل میرے ساتھ پہنچے۔ جب یہ حال تک کہ میرے ہاتھ اس فراموشی نے انگریزی کی کہانی
 کی ہوئی ہاتھ کی تڑپ کر کے انہوں نے لیکن میں نے اس سے بچا انکا میرے ساتھ وہی کوئی شخص
 اس صورت حال سے بچا ہوا انہوں نے سہا پ ڈاکہ ہاں وہ آئی اور لگے انہوں نے لگی

یہی آنکھ کی اور انہیں بھی وہی اور شہر ہوا جس میں وہ اور میرے ہی پہلے ہاں ہوں نے کہا کہ
 وہ سارا آ دل قبول ہوا ہاں ہواں کے ساتھ ہی ہوا اور وہاں تک نہیں۔

میں وہاں تھا اور فریضہ کی تکمیل میرے لیے باعث طبع میں تھی۔ میں کے ہم میں کہ
 میں ہاں ہوا۔

رسول کریم ﷺ نے ارشاد یہ تمام مسلمانوں نے ہم سے قطع تعلق کر لیا۔
 آپ ﷺ کا ارشاد ہوا:

لا تکتلمن احدنا من هؤلاء

"میں نہیں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہی تم تک کہ انہیں کہو گے۔"

آپ ﷺ کے ارشاد کے بعد سب تک ہم سے بولنے کی گاہیں ہوئی ہوا
 تھیں۔ میری کہ صحبت بھی ختم ہوا۔ اور بے لطفی ہو گئی۔ تم میرا حال بتا دے۔ بے وفائی ہو
 گیا اور آج کا عرصہ زہنی سحر کی تھی کہ شہادت میں کوئی بھی اپنا بانی نہ رہا ہی نہیں ہے
 اور آج میرے بارے میں وہی وہی میں ہواں رہی کہ گئے۔

میرت تاگ واقف

آپ ﷺ کے ارشاد اناری کے مطابق ہم نے انہوں سے قطع تعلق اختیار کر
 لیا کیا۔ لیکن میرے ہم میں کا سوا لفظ تھا۔ کہ جس میں انہوں نے انہوں سے وجود انہوں تھا۔
 وہ اپنی کوئی ہی جو سے نہ گھر میں نہ ہے۔ لیکن میں اپنی جہاں میری کی جو سے باہر آتا۔
 مسلمانوں کے سوا لفظ میں شریک نہ ہوا اور اپنی حیاتیات کی ہاں انہوں میں کوئی لیکن کوئی
 ہم سے بات نہ کرتا۔ یہاں تک کہ میں انہیں انہوں کے ﷺ کی خدمت میں حاضر
 ہوا۔ تب آپ ﷺ انہوں سے ملاقات کے بعد گھر لے کر آئے تھے انہیں سلام کرتا۔ دل میں
 سوچتا ہوں کہ ان کا میرے سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے ہاتھوں کو چلا کر لگیں۔ اور

شیراً پہ پہنچنے کے قریب ہی نماز پڑھا اور کن آنکھوں سے دیکھتا کہ وہب میں نماز میں
مصروف ہو جاتا تو آپ پہنچتا گھر پر گناہ لگائے اور وہب میں آپ کی طرف حضور صحت تو
آپ پہنچتا اور ایش فرما لیتے۔ میرے لیے یہ بڑا اعلیٰ درجہ اور قضاۃ پہ پہنچتا کا امر ایش اور
انگوں کی سر جوہری وہب طرف اٹھتی تو میں ایوان کے دہان کی طرف گیا۔ وہ میرے پیچھے تھوڑے
لگے اہست کہ وہب گئے۔ میں دہان کی رہا میرے پیچھے کی انگوں مسلم کہا لیکن انہوں نے مجھے جواب
نہیں دیا۔ میں نے انگوں کہا۔

ایوان دہان میں تھیں خدا کی قسم وہاں کو پہنچتا ہوں کیا تھیں معلوم نہیں کہ میں ایوان اس کے
رسول پہنچتا گا وہب دیکھتا ہوں۔ ایوان وہاں سوائی ہی رہے۔ میں نے وہاں انگوں قسم سے کہ
چو چو گراہوں نے ہمارے خنہ سوائی اختیار کی میں نے ان قسم سے کہ چو چو چو لے لے لے لے لے لے
اس کے رسول پہنچتا گا تو رازم ہے۔
یہ ہی کہ میری آنکھوں میں اُس جہاں سے کہ وہووش کو کہ کہ لے چو چو گیا۔

حاکم خندان کا خط

اگلے صبح میں باہر میں نکلا۔ وہب میں ہوا ہوا تھا تو ایک علی کو دیکھا کہ وہووش
کے کھانے سے تھا وہووش انگوں میں سے تھا وہووش بد آ کر کہہ رہے تھے۔ وہ میرے حلق
پر پہنچتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی ہے کہ مجھے کہہ پر سنا کہ وہووش کا کہہ وہووش نے میری طرف
اشارہ کر کے اسے بتایا۔ وہ میرے پاس باہر خندان راہ سے کھائی کھا تھا اور جہاں بھی کھانے
کے کھانے پر کھائی کھا تھا۔ میں کا حلق پر پہنچتا۔

انما بعد اذنہ احد بالذات احد بالصفت احد بالذات اولم یجئذ الذی یؤذ بعروان
ولا یعضبہ العین بعروان یسئلہ انا بحد

میں معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم پہنچتا لے تھارے ساتھ سر جوہری اختیار کی ہے۔ اور خط

تعالیٰ نے تمہیں دامت و جہتی کی جگہ نہیں دکھائی اس لیے تم یہ جگہ اکر کھوے۔ اور میں اس جگہ سے
مساؤل میں روزگار کا خدا سے کہا کہ تمہیں۔

کہہ میں ایک اس سے آگے لے
وہب میں نے یہ جگہ
اور میں کن اگر دل جگہ سے وہووش پر کی جگہں کہ ایک شرک تھیں لگے یہاں جگہ کے لیے
میرے پیچھے جگہ ہے۔

تعالیٰ سے لکھنے کی کا حکم

حضرت کہہ میں ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت قرآنی جگہ کا حکم وہووش کی
ذاتی آگہ کے سپرد کیا اور وہووش جگہ ہم بہا۔ اور وہووش جگہ آ گیا کہ جگہں اور میں کہہ لیں تو
رسول اکرم پہنچتا گا کہ وہووش میرے پاس آیا اور ہم جگہ آکا کا پہنچتا فرماتے ہیں تم وہی وہی
سے لکھنے کی کہو میں نے احتیاط کیا کہ اس جگہ سے احتیاط۔ میں کہ انگوں صرف وہووش جگہ
سے اس کے قریب نہیں ہونا اور وہووش نے وہووش سے وہووش جگہ کی جگہ ہم بہا۔ میں
لے
خبر سے کوئی لکھنے کا حکم وہووش ہے۔

باذن میں ایک جگہ ہے کہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اسے خط
کے رسول پہنچتا گا۔ جا لے انگوں ہوا میں تھیں ہیں اور میں کے پاس کوئی خادم بھی نہیں۔ کیا
آپ پہنچتا گا کہ یہ وہووش کو میں میں لکھنے کی خدمت کیا کہوں۔ آپ پہنچتا لے فرما وہووش نہیں
ہوا انگوں لیکن وہووش سے کہتا ہے کہ تمہیں لکھنے کی خدمت کرنے میں کوئی مزاج نہیں اس قریب نہیں
ہوا۔ انگوں سے کہہ لکھنے کی قسم وہب سے میں کا وہووش ہوا یہ مسئلہ وہووش ہی چلے چلا ہے
ہیں۔ لکھنے کا وہووش ہے کہ وہووش لے

ہیں ناگہ جان کر تے ہیں کہ اس کے بعد میرے گھر والوں نے کیا تم بھی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آؤ اور کہہ دیتے لو۔ چنانچہ میں نے کہا کہ ہاتھ لگی ہے آپ کو کئی ماں نکلی ہے۔ میں نے کہاں کی اجازت میں وہاں آئی ہوں، یہ نہیں سمجھ سکے گا کہ اب اے اللہ! اب اے اللہ! اس اجازت طلب ہی نہیں کر سکیں گا۔

صحابی کا اعلان

اسی پر جاگی اور اجازت میں رہائی مان رہی تھی کہ رکھے اس قطع تعلق کے نام میں تمہا نہیں میں میرا میرا تھا اور اللہ سے کہہ رہی تھی کہ یہ میرا کیا تھا۔ یہاں سے میرا جاکے گا میں نے اپنے گھر کی جست پازار دہا کی اور کہا ہے میرے ہونے والا کہ بیٹھے سے دوبارہ آؤ اور آئی۔

یا کعبہ ہیں ناگہ انہیں کعبہ میں آگیا میرے لیے لاٹھری ہے۔ لاٹھری کی آواز سن کر میں نے اپنے گھر میں دوکھ دیا کیوں کہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ قسمت کے درپے نکل گئے ہیں۔ صحابی کی خوشی

مجھ کی گزارش اور کرنے کے بعد حضور پروردگار ﷺ نے طہاری غسل صحابی کے متعلق لوگوں کو بتایا تو لوگ بڑھتے رہنے کے لیے اٹھ بھاگے۔ قرینہ دراصل ایک گھنٹے کے اندر ہی رہنے کے لیے گھنٹے پر سارا ہو کر نکلا اور اسے حضور ﷺ نے چڑھا لیا۔ اس نے مجھے آواز دی کہ آؤ، کی آواز گونجی، اللہ سے دعا ہے کہ اسی لیے اس کی آواز اس کے آواز سے پہلے نکلی۔ جب میرے پاس آتا تھا میں نے خوشی میں اپنے ہاتھوں کیڑے اس کو دے دیے کیوں کہ قسمت یہ ہے کہ میرے پاس وہی آؤ کیڑے تھے۔ اللہ میں نے رہا ہے اب آپ ﷺ کی بارگاہ میں تعلق ہونے کے لیے کیڑے سے معذور نہ کر پڑا اور وہ میں صحابی کے بارے سے تھا تو لوگ خوشی سے تھماتے ہیں ان کے لئے مبارک ہے۔

تھے کہ انہیں باطن کی طرف سے سوائی مبارک ہو۔

بارگاہ رسالت میں صحابی

جب میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فریاد کیا اور بارگاہ میں بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا میں نے اللہ کو سزا دے کر نام کیا اور مبارک بارہی اور میں اس بات کو نہیں بھول سکتا کیوں کہ کہا ہے میں نے اللہ کے حضور میرے لیے کوئی ایسی کوڑا نہیں بناؤ۔

جب میں نے آگیا یہ اسلام کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا یہ مبارک چمکنا دیکھا فرمایا: جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنم دیا ہے اس روز سے لے کر آج تک کی ہجرتیں تو ظہری میں تمہیں بناؤں۔

میں نے عرض کیا یہ اصل اللہ ﷺ اور یہ اللہ آپ ﷺ اپنی طرف سے دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ ظہری رہتے رہتے آپ ﷺ کا یہ ہر قسم کا بارگاہ چاہے یا کعبہ چاہے یا کعبہ معلوم ہوتا تھا۔ یہ میں اس بات کا ظہری طرف تھا۔ آپ ﷺ کی بارگاہ میں روزانہ ہر قسم کے عرض کیا آگیا ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہماری توجہ کی حضور ﷺ اور صحابی کا ایک حصہ ہی ہے کہ اس کی بارگاہ میں خود کرتے ہوئے میں اپنے دل اور ہاتھوں سے پھلوا رہا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا اپنی کعبہ کا یہ اور ہے لیے مبارک لا تمہارے لیے یہی ایسا ہے۔ میں نے عرض کیا: کعبہ میں حضور میرے ہاتھوں کو ٹھکانا ہوا ہے اللہ کے پاک رسول ﷺ کی کوئی ہمتاقتہ پڑی ہے جس سے عزت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے ان اور اس سے ہماری توجہ کا یہ اثر ہونا چاہیے کہ جب تک زندہ ہوں کبھی بی بیٹا رہوں۔

جب سے تم نے آپ ﷺ کے سامنے اٹھ کر اپنی اس بات سے پہچانی کہ وہ سے
 آراء میں چلے جانے والوں میں سے کسی کو بھی اپنے سے اٹھ کر نہیں چلا اور جب سے تم نے
 حج کا موسم کیا اس وقت سے کسی بھی جھوٹ بولنے کا اور نہ ہی تمیں کیا اور جس حال میں یہ رکعت
 ہوں کہ میرا اہل بانی زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ یادگار وضاحتی سے اس
 طرح تو یہی حکم دیا اور حلال کا اعلان ہوا۔

لَقَدْ نَبَأَ اللَّهُ عِلْيَ بْنَ حَبِشَةَ وَظَنَهَا جَاهِلِيَّةً
 وَالْأَنْصَابُ الْمُشْرِكِينَ كُنُوزًا فِي سَفَاةٍ
 وَالْكَسْبُ فِيهَا مِنْ رِيحِ الْكُفْرِ أَفْ
 قَمِيزِي فِيكُمْ لَمْ نَدْعُ عَلَيْهِمْ فَذَهَبَتْ
 زَاوِيَةٌ رَحِيمَةٌ ۚ وَعَلَسَ الْمَلِيقَةُ الْبَلِيغَةَ
 فِي قَبْرِ لَيْلَى ۚ بَالِكِ الْمَعْتَبِلِي فِي سَبِّ
 الْأَنْصَابِ بِسَاءِ رَحْمَةٍ وَضَلَّتْ عَلَيْهِمْ
 الْكَلْبَةُ وَخَطْوَةٌ أَيْ لَا تَخْلَعُوا مِنْ اللَّهِ وَلَا
 رَكْبَةٌ ۚ لَمْ نَدْعُ عَلَيْهِمْ يَتَوَلَّوْا ۚ بِلِ اللَّهِ
 فَمَنْ أَكْفَرًا مِمَّنْ جَاهِلِيَّةٍ ۚ وَبَالِكِ الْبَلِيغَةَ
 قَالُوا اللَّهُ وَخَطْوَةٌ رِيحِ الْكُفْرِ ۚ

(توبہ ۱۹-۲۰-۲۱)

کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ پھر اس
 کے حال پر توبہ لرائی تا کہ وہ اٹھ کر بھی توبہ
 کر لیں۔ جبکہ اہل تعالیٰ بہت سے لوگ جاننے

والا اور تمہارا ہے۔ اسے اس میں اور اہل تعالیٰ
 سے اور اس کے لوگوں کے اٹھ کر۔

حج کے لئے کا اہتمام

کہہ دینے والے جو ان کہتے ہیں کہ میں اپنے رب کی قسم تھا کہ کاتبوں کو جب
 سے میں نے اس اہتمام میں داخل کیا ہوں انہی ہی کو کاتبی سرکاری اور ان کا وہ اہتمام وہ کام
 مجھے سب سے انہیں ہونا چاہئے گا۔ اور انہیں ہی چاہئے کہ ان کے لیے جو سے وہ اہتمام انہیں ہی کا
 ہاں یہ تھا کہ ان میں بھی دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرف سے پاک و پیر ہوا ہو اور اہل
 تعالیٰ نے ان کو یہ سب اور جھوٹ کہا ہوا ہے انہوں نے ان کے لیے جسے وہ اہتمام انہیں ہی کے لیے

تھا

سَخِيفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ وَيَا فَكَيْفَ تَكُونُ الْيَوْمَ
 بِسَعْرِ ضَرْبِ عِقَابِهِ ۚ فَاسْمِعُوا عِقَابَهُ ۚ
 الْيَوْمَ بِعَسْ وَتَأْوِيلُهُ عِقَابَهُ ۚ عَزَّ وَجَلَّ
 عَمَّ ضَرْبِ الْكَلْبَةِ ۚ سَخِيفُونَ لَكُمْ
 بِسَعْرِ ضَرْبِ عِقَابِهِ ۚ فَوَيْلٌ لِمَنْ
 اللَّهُ لَا يُرْضَى عَنْ طَوْقِ الْقَبِيضِينَ ۚ

(توبہ ۲۵-۲۶)

کہا ہے میں کہ تم میں سے داخلی ہو چلا ان کا
 میں سے داخلی بھی ہو کہ تو اہل اس سرکاری کام
 سے داخلی ہو گا۔

مناجیوں نے رسول تعالیٰ ﷺ کے سامنے کیا کہ انہیں جھوٹ ہوا اور

کتاب و کتابت سے کام لیا اور اس کی طرف توجہ آپ ﷺ کی مرض سے عطا کی اور آپ ﷺ کی دعا کی گئی تھی جس سے آپ کے ہارے میں ہارنگاہی سے ٹھیلے اور تودہ ہارنے اور رکاوٹیں گھسی بکسر کر لے کر ہاروں سے چشم ٹھہرے ان کے کانے میں اور جس حدیث کے پیکر جنہوں نے سرور عالم ﷺ کے سامنے طلب ساری یہاں ہادی کی جہانے حدیثت اور چائی کو اپنا شعار ٹھہرا وہ انکار و ناسخ کے کر کے اور سے گزرا ہے آپ ﷺ کی مرض سے کہ آپ سے گزرا ہے اپنے ہی گھر میں اٹھتی ہو گئے، چنانچہ ساتوں سے عزم ہو گئے کہ اسباب میں حضور کے کتاب میں داخل گئے اور میں اپنی کام ہزاروں سے باہر ہو گئے پھر آپ ﷺ کی اپنی ہزاروں میں عزت و نصیب ہوئی اور بعض مسلمانوں کے ہاں بچا گئے۔ پھر ان کی سوسٹا اور ہار ہاں ہوئی۔ تو یہی کہ حضور کی رحمت اور انہوں نے آئے اور فتح ہونے والے لوگوں سے ہار گئے۔

و توبہ بکسر کر لے کر ہاروں سے چشم ٹھہرے
اور رکاوٹیں گھسی بکسر کر لے کر ہاروں سے چشم ٹھہرے

فرزات سرورِ پاک ﷺ

حضور سرورِ انبیا۔ جناب ابو مصطفیٰ ﷺ نے بیٹوں سے رسالت کے انھوں (۱۳) ساتوں میں سے نبی رسالت کیسے اور ہر ایک کے بعد کئی سال بعد میں سر کے اسی قدر کی طرف سے بیٹوں کا حکم جہاد آپ ﷺ کی بیعت حضور و شہداء کی اور فرزات سرور ہوتے۔ لیکن اللہ کی رحمت سے ہے کہ ان ساتوں میں ہر ایک کی بیعت میں فریقین کے ایک ایک بیٹے اور ان کی اولاد بھی سب سے کئی اولاد ہوتی ہے۔ جب کہ ان کا ۲۰۰ آدمی تھے جو ان کے نام میں سے ۱۳۲۰ تھے تو ان کو ان کے گھر اور صرف درختوں کو اونچائی پر ان کی ہاں میں ان کا کہا۔ جس سے ہر ایک کی بیعت ہوئی اور ایک ہی میں چالی ہزار تھے ان کے

وہ ہر وقت حالت کا سلطان تاملوں کی رحمت سے نکلیں کہ وہ چاہتی ہے کہ وہ ان کو ہم ﷺ کے چلے روایت کرے یہی جانے اس طرح انہوں میں ہار اور حضور ﷺ کی رحمت میں آیا ہے۔

لیکن ہم ان کے ہم سے کہ وہی ہم میں سے ہم ہر ایک کے چھٹی ہزاروں کرنے جانے ہر ایک کے کرنے میں کہ اس میں ہر شمشیر بچا ہے۔ اگر وہ ان پر نگاہ کرے تو ان میں ہر آنے کا کئی ایک حکیم جو ہر سوسے صدی کے شروع میں ہوئی ہونے لگی تھی اور وہی ان کے پھر اپنی ایک اس سے کہ ان میں ہر ایک کے کرنے سے شروع ہوئی اور ہر ایک ان کی اولاد میں آئی۔ اس سے کہ میں چالی ہزاروں ایک ہر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کئی ایک

- ۱۔ ابوسہرہ کا
- ۲۔ جزیل سلیمان کا
- ۳۔ فرات بن اسیم کا
- ۴۔ اسحاق ہار کا
- ۵۔ خضر و آلہ کا

- ۶۔ عثمان بن عفان کا بیٹا
- ۷۔ عمر بن خطاب کا بیٹا
- ۸۔ عبداللہ بن عباس کا بیٹا
- ۹۔ جعفر بن ابی طالب کا بیٹا
- ۱۰۔ زید بن حارثہ کا بیٹا
- ۱۱۔ سیدہ زینب کا بیٹا
- ۱۲۔ سیدہ فاطمہ کا بیٹا

کل جہان کا طوطا اور انسان چاک ہے۔

اس رنگِ عجم میں انسانوں کو ان کی بنی تصویر میں آج کرنے والے کو نہیں بلکہ
 تمام قوموں کی تحسین و تہذیب ترین قہم سے بہترتی والا سماج ہے۔ اہل فکر و دانش کو اسلام
 اور اس کے طرز عمل و آپ بیتی سے پہلے تمام عالم کی تاریخ کو آج بھی نظر میں رکھنا چاہیے تاکہ
 وہ دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور بہتر معاشرے کی طرف سے جانتا ہے۔

☆.....☆.....☆



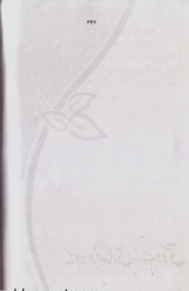
یہود و نصاریٰ سے دوستی

یہود و نصاریٰ سے دعوت

یہودی اور عیسائی دونوں ہی طرح اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ یہ ان کے شرف
ایک دوسرے کے ٹر ٹر ہوا ہو سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے خود انہیں ہو سکتے۔ چنانچہ
مسلمانوں کو ان سے بد شقہ و شیطانی تمیز کا پائش۔ اعلیٰ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں
کو یہود و نصاریٰ سے بد شقہ و شیطانی تمیز دینی سے ناکا کہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا الْيَهُودَ
وَ النَّصٰرَةَ ۗ اُولٰٓئِكَ يَحٰبِطُوْنَ
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا
اُولٰٓئِكَ يَحٰبِطُوْنَ فِيْكُمْ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
۱۰۱

اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں
کو نہ پیروی کرو۔ ان لوگوں نے تم
کو گمراہ کرنے کی سازش کی ہے۔
اللہ گمراہ کرنے والے لوگوں کو
نہیں ہدایت فرماتا۔



وَلِيَقُولَ لِيَقِينَنَ اَمْتُوۙ اَلْقَوْلَ الَّذِي قَالَتْ
اَلْمُنٰثِرَةُ بِرَاسِهَا عَلٰٓفِهَاۙ اَنۡتُمۡ
اِسۡتَغۡفِرُوۙ عِۙبَاۙتِكُمۡۙ اَفۡتَاۙ اَفۡتَاۙ
اَفۡتَاۙ اَفۡتَاۙ اَفۡتَاۙ اَفۡتَاۙ

اور یہ عقاب پر آیا۔
اَلَا يَتَجَدَّ اَلنَّاسُ يٰۤاَيُّهَا اَلۡكَافِرِيۡنَ اَلَّذِيۡنَ
مِنۡ خُلُوۡبِكُمۡۙ اَتُّوۙاۙ مِنْۢ بَعۡثِۙ اَلۡمَلٰٓئِكِۙ
لِيَقۡسُرُوۙاۙ مِنْۢ بَعۡثِۙ اَللّٰهِۙ فَرۡقُوۙ اَلۡاَيٰتِۙ
اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ وَيَقُوۡلُوۙاۙ كَلِمٰٓةً
اَلَّتِيۙ اَللّٰهُۙ تَجۡعَلُہَاۙ مِنْۢ بَعۡثِۙ اَلۡاَيٰتِۙ
مِنْۢ بَعۡثِۙ اَللّٰهِۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ

اَللّٰهِۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ
اَلَّذِيۡنَ اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ
تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ
اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ
اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ
اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ
اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ
تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ
اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ
اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ
اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ
اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ
تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ
اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ اَسۡتَوۡاۙ
اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ اَلَّذِيۙنَ
اَسۡتَوۡاۙ اَلۡاَيٰتِۙ اَلَّتِيۙ تَتَّقُوۙاۙ

اور ان لوگوں کے کیا ہی حال ہو گا
اور یہ عقاب پر آیا۔
اور ان لوگوں کے کیا ہی حال ہو گا
اور یہ عقاب پر آیا۔

سو ان کو چاہیے کہ ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر

اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر

الطغیۃ

کے ہیں لیکن ہماری اس قوم کے لئے
اور یہ عقاب پر آیا۔
اور ان لوگوں کے کیا ہی حال ہو گا
اور یہ عقاب پر آیا۔

اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر

اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر
اور ان لوگوں کو کھڑا کر

ان کی حمایت کی جگہوں کی روٹی کھینچنے اور ان کے لئے جہاد سے صبر کیا۔ اس سے پہلے ۱۹۸۱ء
 مذکورہ واقعہ ہمارے کانٹا کھنسنے والا تھا۔ یہ واقعہ ہمارے لئے ہے کہ مسلمانوں کی بیوقوفی
 سے بچیں اور منافقوں سے بچیں۔ یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے اسلام کے
 خلاف جہاد لگوانے سے پہلے ایک دوسرے کے خلاف کے لئے کھینچے جاتے ہیں۔
 آج کل عالمی حالات و واقعات کا جائزہ لیا جائے تو یہودی جوہلی اور ہندو
 مسلمان کے خلاف لگنے لگنے لگے ہیں اور ان دونوں میں اپنے اختلافات کا کوئی ٹیکہ پشت و اہل
 دین ہے۔ ان اسلام مخالف قوتوں کو برسرِ تھانہ لگانا ہے لیکن اسلامی اہل کی برتری کو
 نہیں۔ مسلم اہل کو چاہیے کہ کتاب و سنت کی روشنی میں چلے۔ ہونے والی روایتی کی بنیاد
 رکھیں اور کسی صورت میں ہندو، یہودی اور جوہلی سے ہمدردی نہ کریں۔ یہودیوں کو
 کہتے آئے ہیں کہ یہودیوں سے اسلامی کو پورا کرنے کے لئے ۲۲ لاکھ فوجیوں کو بھجوا دیا
 جائے۔ عالمی سطح پر ان اسلامی مخالف کاموں کے خلاف جہاد کا جہاد لگوانا ہے۔
 اسرائیلی جہاد کی طرف بھگانا ہے۔ ہر عملی طور پر جہاد کا تقاضا ہے کہ انہیں پہلے تو اسلامی
 شخصوں کو اپنا کرنے کے لئے چاہیے کہ وہ اپنی یا کسی اور اسلامی نظریاتی اور کتاب و سنت کی
 روشنی میں سمجھیں کریں۔ یہ جہاد کا تقاضا ہے کہ یہودیوں کو اپنی آقا علیہ السلام سے عالم
 کے خلاف ہے۔ ان کا پورا بھگانا اور زہر افشانی کوئی نئی بات نہیں بلکہ مسلمانوں پر اپنی
 ہے۔ جنگ واد میں مسلمانوں کی کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی کا یہودیت کو بڑا نکل ہوا اور
 یہود کا یہودی اور کھن کھن کی طرف پناہ لینا اور نہ کرنے کے لئے نکل کر آنا۔ وہ کہہ سکتے ہیں
 ان سے مزید کوئی کی ضرورت نہیں آتا تو ان دنوں وہ یہود میں بھی ہوا رکھا بلکہ اس سے کہ
 یہودیت کو اپنی بات نہ ماننے کے صحیح ہونے کی۔ اس کی بڑی اور اپنی سرور کا نکتہ کو اس قدر
 تا کہ وہ کہہ سکیں کہ آپ جہاد سے ان کے نکل کے اختلافات مٹا دیا جائے۔ چاہے ان کو جہاد
 نہیں یہودیت کو کھن کھن کی طرف کھینچ کر دیا گیا ہے لیکن اس امر کی ضرورت ہے کہ مسلم
 جہاد کو اپنی سطح پر بڑھوانا کہنے والے یہودیوں کی ناکامی ہے۔



واقعہ افک

واقعہ ایک

ایک لاشیٰ ہے، اور جانب کفر آن میں اس وقت سے پہلے ہی مر گیا تھا ہے اور جو کہ میں ایک کے دم سے اس واقعہ کا تصور اور پتہ آ کر گیا تھا ہے اس میں ساتھین کے نظری اور انعام تراش کردہ نے پاک باز، پاک دامن، بیع الخیریت اور طریف المہر ام پلا میں مانگو صوفی طایر چمطر و خوند چوہہ، جس وقت تھی یہ جان لکھا اور عارف و شاعر واقعہ کو یاد کر رہا وہ اس میں قلم لکھ کر یہ عرض دی تھی کہ کی کہیوں کر کے حضور صوفی رسول کا تصور کر رہا ہے۔

حضور برہمگراں علیہ الصلوٰۃ والسلام پہا معمول تھا کہ جب کسی غمزدہ میں گرفتار ملے جاتے تو فرما دیا اسی کے دل سے اپنی اندام سلوات میں سے کسی ایک کو ساتھ لے جاتے۔ فرمایا جو مصطفیٰ میں حضرت مانگو صوفی "آپ بیچو کے ساتھ نہیں اور یہ تو آپ وہ گنہگار دستہ نہیں۔ فرمایا جو مصطفیٰ (مراویح) سے رہا نہیں، رسول اکرم بیچو اور صحابہ کرام لے نہ رہے کہ آپ ہی ایک جگہ قیام فرمایا، اگلے روز علی ایچ قافلے کے کوچ کیا تو وہ صوفی جس میں ہم پہنچے تھے قیام فرمایا، اگلے روز کہتے ہیں کہ وہاں سے جب کہ ہم پہنچے تھے اس میں یہ نہیں تھے۔ وہ قافلے کی روانگی سے قبل تھا، ماہیت کے لیے اپنے سورج سے نہیں تھیں اس دوران ہی کے گلے کا پارہم تھا کہ۔ وہ پارہم کی لانت تھی۔ وہی کھول لی، اس وقت سے پائل کہا نہیں وہ دن تھیں کہ قافلے سے پہنچا تھا۔ حضرت مانگو صوفی

شہادت

کردیں لیٹ دیں کہ جب میری دم سے وہی کاظم ہوگا کہ میری تلاش میں تو اس کو ہمیں
آئیں گے تو جانی اور کے اور حضرت موصیٰ بن جعفر علی آگئے۔ اس کی آمد ہوتی تھی کہ
قائے کے پیچھے ہیں تاکہ اگر جی پڑے تو سہیل نکل رہیں لے حضرت صاحب فرمایا کہ
کاظم کی جانب سے پہلے کیا ہوا تھا۔ بھگتے میں میں ہی تو ہرچہ ما۔ حضرت علیؑ و آئینہ
و جعفر بن محمد کے کہ وہ ان کی سلی بیٹی سے بیچے ہو کر آیا ہے۔ انہوں نے ہادی
فرمائی کہ وہ یہ اہل خلیفہ کا مویشی ہے اس پر وہ کہے۔ موصیٰ ہادی کی سلی نام کر کے
پہلے لنگے ہی طرح سے لگنے کے لئے ان کی ہادھی میں رہتا ہے سے لگتا تھا کہ کچھ
کرنا تھیں لے حضرت موصیٰ نام اہل خلیفہ کے ساتھ پیغمبر کرنا اور انہوں میں انہیں ہی اس
سے پڑا ہے۔ کہ سلمان کی اس بارہا اور پڑی پڑا کا ہوا ہے۔ انہوں حضرت موصیٰ
بن ہادی سے کہے۔ ان کا نام حضرت موصیٰ اس خدا میں تھا وہ نے۔ یہ اس اہل خلیفہ مہدی
بن ابی نے کھانے سے لے کر ایک ماں حضرت شہد کی کہ لنگہ کا چھ اہل شروع کر دے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہی حال کار فرما ہے وہ تھا یہ پتہ چا گیا۔ سہیل ایک
ہادی ہادی سے تھا اور وہیں اس کی موت کے بارے میں ابھی ہی پڑتائی ہادت یہ موصیٰ
کہتے تھیں کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں ہی اللہ کر نہیں ہے۔

لیکن اہل اسلام شیخ کے ساتھ تھا، مابعد کے لیے اور پھر امام علیؑ کی ہی پار
میں لیٹ کر سہیل تھیں تو انہوں سے پہلا شیخ ہوا کہ وہ جانے اور حضرت صاحب نے انہیں اس
درد و پاؤں کا وہ انہوں نے کہا کہ شیخ کے ہم کے بارے میں نہیں پڑتائی اور بار بار ہوا۔
اسی مابعد انہوں نے دیکھی کہ حضرت موصیٰ کرانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
جانے کی ہادت ہادی اور ہادت لے لے اپنے داریوں کے گھر جاتی تھیں۔ وہاں انہیں
پہلے وہاں کا امام ہادی سے کہیں اور یہ انہوں کی کھڑی سہیل رہا تھا اور ایک ہستی کی

ہادی سے انہوں میں تھی۔ یہ وہی اہل خلیفہ اور یہیں موصیٰ ہوا تھا کہ کبھی تھی وہ جانے گا اس
توشیح تک صحت حال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کے ہاتھ فرمایا ہے
مابعد لنگہ سے ہرے میں ایک ہاتھ کا یہ چلا ہے تاکہ تم سے کہ وہ ہادی ہادی کی طرف
سے حضرت ہادی سے دست نازل ہوگی۔ اور اگر تھا کہ اسلام کی تعلیمی ہر عرب میں ہوا حضرت
سے حضرت علیؑ طلب کرتے کہ ان کو ہادی کرنے کے لئے اپنے ہادیوں کو سہیل کر دیا ہے۔
حضرت امام جعفر کے یہاں ان کے حضرت صاحب کے ایک سیدہ ایک گھر رکھیں تھیں اور
تھا کہ ایک صاحب دینی سہیل کے ہادیوں سے کہا کہ ہادیوں کی جانب سے دینی صاحب انکی صحت
حال میں ہر ہادی مال ہے اور حضرت صاحب علی اسلام کے ہاتھ لے کہا تھا

لَمَنْ عَنِ عَيْنِي وَأَمَّا الْعَيْنُ الْغُلَىٰ مِيرَةَ سِحْرِ مِيرَةَ الْوَكْبِ عَمَّ كَيْتِي حَاسِي
مَا نَعْبُونِي نَعْبِي رِيَف ۱۶ ۱۷ اشدکی مدح صاحب ہے۔

یہ آپ جا کر لیٹ گئے ہر ہادی ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نزل شروع ہوا کہ جب کیفیت ہادی
پہلے ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تم ہادی اور اپنی رائے ہادت سے لڑا اور اللہ نے ہمیں دینی
کر دیا۔ اس کی میں نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر دینا کہ انہیں حضرت صاحب نے کہا۔ لنگہ اس
ہادت اشدکی ہر ہادی تھا کہ اس سے میں نے میری سہیل میں آزاد کرنا لیا ہوا ہے۔

بِإِي تَبِيْنَ خِيَاةَ زَا بَا وَطَلَبَ غَفِيَا "ہر لوگ سے بہت جاہلان ہاتھ دے ہیں
بِيَتْكُمۡ ۝ لَا تَخْفَوْا مِنْهُمۡ لِكُلْمَةٍ قَالُوا نَحْنُ قَوِيٌّ ۝ هَلْ يَسْتَدْرِكُ الْكَافِرُ مَا يَدْرِكُ الْكَافِرُ ۝
يَسْتَدْرِكُ الْكَافِرُ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الْغَيَا ۝ نَسْتَدْرِكُ لِمَا دَانَا هَمْ بِكَ بِرَقَةٍ تَحِدُنَا هَلْ يَسْتَدْرِكُ
شَا غَفِيَا هَلْ يَسْتَدْرِكُ بِنِ الْغَيَا ۝ وَالْغَيَا تَقْوِي ۝ ہے۔ اس ہادی میں سے ہر ایک گھس پرتا
اکثر سے سہیل لے غلاف غلاف ہادی لیا گیا ہے۔ پتا اس نے کیا ہے اور اس میں
سَجِيْفَتُوَا عَلَنَ كَهُوَا مَوَدِّي وَفَتُوَا مَيَا ۝ سے جس نے اس کے ہاتھ دے گئے کہ

مجموعات النبی ﷺ

قرآن مجید میں انہما سے مل کر تمام انسان کے مجموعات کا ذکر ہوا ہے لیکن یہاں صرف مجموعات رسولی ﷺ کا ذکر ہوا ہے۔ مجموعہ ہذا کے لیے لفظ "آیت" استعمال ہوا ہے جس کا معنی نکالی ہے اور آپ ﷺ کی کتابیں جو قرآن میں بیان ہوئی ہیں ان میں سب سے بڑی نکالی اور بزرگ قرآن ہی ہے۔

الحمد للقرآن

یہ دعا، عالم کی طرف سے رحمت عالم ﷺ کی نازل ہونے والا ذکر عالم گین
 قرآن مجید بہت بڑا کتاب ہے جس کے بارے میں یہ بات ہے۔
 لَوْلَا نِعْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَمَّا قُتِلْنَا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ عَمَّا كُفِّرُوا
 انکشافت یعنی عقوبت۔ ہم نے آپ ہی پر کتاب قرآن ہی جو ان میں نہ
 دیکھا کرتے تھے۔ کتاب چلتی ہے۔

قرآن ہی کائنات کی تمام باتوں میں کلمہ حق کے لیے ایک بہت بڑا نسخہ
 ہے۔ بالخصوص ان لوگوں کے لیے جو رحمت عالمی پر عمل پیرا ہوتی کرتے ہیں اور قرآن کو کامیابی
 لیکن کلمہ رسول ﷺ کو یاد رکھنا ہے۔ ان لوگوں کا نسخہ کیا کیا کرم کائنات کے تمام باتوں
 اور انسانوں کو اگلا کر اور سب سے بڑا قرآن ہی ہے اور ان کے لئے آگے چلی
 انسانوں کو لے رہا ہے۔

قُلْ لِيُؤْتُوا عِلْمًا إِنِّي أَسْأَلُكُمْ لِيُغْفِرَ لِي فَإِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ
قُلْ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنكُمْ فَأَقْرُبُ لَكُمْ مَقِيلًا
قُلْ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنكُمْ فَأَقْرُبُ لَكُمْ مَقِيلًا
قُلْ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنكُمْ فَأَقْرُبُ لَكُمْ مَقِيلًا

پھر قرآن لے کر پڑھیں اور ایک سو سو سورتوں پر مشتمل ہے مختری ایک سو سو کی
میں چلی ڈر سکے اسی صحیح کیا کرتا ہے قرآن میں سورتوں میں سو سورتوں ہی ہمارے
کے آگے جو کہ لکھا ہے

تَمَّ يَوْمَ تَوَلَّى الْفِئْتَانِ فِئْتَانًا يَنْشُرُ
سُورَةَ تَبْيِئِهِ لِيُغْفِرَ لِي وَأَقْرُبُ لِي
مَنْشُرُ لِي مِن فُؤَادِي عِلْمًا
صَدَقَ مَا كُنَّا نَعْمَدُ
مگر یہی وہی سورتوں میں قرآن لے کر اس صحیح کا نام ہی اللہ سے سکھاتا
ہر ایک سورت کا صحیح کیا کرتا ہے جو کہ پڑھا ہے

وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَى نَفْسِكُمْ لِيُغْفِرَ لِي
عَلَيْكُمْ فَاقْرَأُوا الْقُرْآنَ لِي يُغْفِرَ لِي
فَلْيُغْفِرَ لِي يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنكُمْ
صَدَقَ مَا كُنَّا نَعْمَدُ

دوسری جگہ لکھا ہے
تَمَّ يَوْمَ تَوَلَّى الْفِئْتَانِ فِئْتَانًا يَنْشُرُ
سُورَةَ تَبْيِئِهِ لِيُغْفِرَ لِي وَأَقْرُبُ لِي
مَنْشُرُ لِي مِن فُؤَادِي عِلْمًا
گزارا ہے آپ کہ جبکہ کہ ہر ایک میں

اِن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَى نَفْسِكُمْ لِيُغْفِرَ لِي
عَلَيْكُمْ فَاقْرَأُوا الْقُرْآنَ لِي يُغْفِرَ لِي
فَلْيُغْفِرَ لِي يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنكُمْ
صَدَقَ مَا كُنَّا نَعْمَدُ

قرآن لے کر پڑھیں اور ایک سو سو سورتوں پر مشتمل ہے مختری ایک سو سو کی
میں چلی ڈر سکے اسی صحیح کیا کرتا ہے قرآن میں سورتوں میں سو سورتوں ہی ہمارے
کے آگے جو کہ لکھا ہے

تَمَّ يَوْمَ تَوَلَّى الْفِئْتَانِ فِئْتَانًا يَنْشُرُ
سُورَةَ تَبْيِئِهِ لِيُغْفِرَ لِي وَأَقْرُبُ لِي
مَنْشُرُ لِي مِن فُؤَادِي عِلْمًا
صَدَقَ مَا كُنَّا نَعْمَدُ

پھر قرآن لے کر پڑھیں اور ایک سو سو سورتوں پر مشتمل ہے مختری ایک سو سو کی
میں چلی ڈر سکے اسی صحیح کیا کرتا ہے قرآن میں سورتوں میں سو سورتوں ہی ہمارے
کے آگے جو کہ لکھا ہے

وَأَن تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ عَلَى نَفْسِكُمْ لِيُغْفِرَ لِي
عَلَيْكُمْ فَاقْرَأُوا الْقُرْآنَ لِي يُغْفِرَ لِي
فَلْيُغْفِرَ لِي يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنكُمْ
صَدَقَ مَا كُنَّا نَعْمَدُ

دوسری جگہ لکھا ہے
تَمَّ يَوْمَ تَوَلَّى الْفِئْتَانِ فِئْتَانًا يَنْشُرُ
سُورَةَ تَبْيِئِهِ لِيُغْفِرَ لِي وَأَقْرُبُ لِي
مَنْشُرُ لِي مِن فُؤَادِي عِلْمًا
گزارا ہے آپ کہ جبکہ کہ ہر ایک میں

ایسی جو کتاب ۱۱۱۱ فرام یا تمکین یا استقرانی نہ ملے ہی ہوا یہ کتاب رکعت
 کی تعمیر ہے۔ یہ حدیث ۱۱۱۱ ہے۔ کتاب المعروفی ایسی جو ۱۱۱۱ کتاب رکعت کی تعمیر رہا
 کتاب المعروفی سے صحیح دیر ہونے کی دلیل ہے۔ آپ جو ۱۱۱۱ سے آگے مواضع میں جا کر
 دیکھیں سورہ کے قول رکعت کی بنا ہی کتاب معروف اور غیر معروف ہوا۔ تم قرآن
 یہ دیکھیں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ یہ کتاب وہی ہے۔ کی بنا معروف دیکھیں کتاب تکمیل۔
 چنانچہ ایسا ہے۔

وَمَا فَسَّرَ بِفُطُوٰی خُضَّعٍ ۚ وَلِيْلَآئِہَا ۝۱۱۱۱
 قَدْ لُوْزِنَتْ ۙ وَلَا يَفُوزَ ۚ لَعِبِيْنَ ۙ وَلِيْلَآئِہَا ۝۱۱۱۱
 قَدْ لُوْزِنَتْ ۙ فَتَرَىٰ لِيْلِ رَبِّ الْفٰطِيْنِ ۝۱۱۱۱
 (قرآنی کتاب تکمیل کا آواز ہے۔)

یہ آواز قرآنی ہے کہ قرآن کی شام کا آواز ہے۔ یہ آواز مام کا آواز ہے جو
 یہ فطی ایسی کتاب کے آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

وَمَا فَسَّرَ بِفُطُوٰی خُضَّعٍ ۚ وَلِيْلَآئِہَا ۝۱۱۱۱
 قَدْ لُوْزِنَتْ ۙ وَلَا يَفُوزَ ۚ لَعِبِيْنَ ۙ وَلِيْلَآئِہَا ۝۱۱۱۱
 قَدْ لُوْزِنَتْ ۙ فَتَرَىٰ لِيْلِ رَبِّ الْفٰطِيْنِ ۝۱۱۱۱
 یہ آواز قرآنی ہے کہ قرآن کی شام کا آواز ہے۔ یہ آواز مام کا آواز ہے جو
 یہ فطی ایسی کتاب کے آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

یہ کتاب ۱۱۱۱ ہے کہ قرآن کا آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

یہ آواز قرآنی کے آواز میں محفوظ ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

وَمَا فَسَّرَ بِفُطُوٰی خُضَّعٍ ۚ وَلِيْلَآئِہَا ۝۱۱۱۱
 قَدْ لُوْزِنَتْ ۙ وَلَا يَفُوزَ ۚ لَعِبِيْنَ ۙ وَلِيْلَآئِہَا ۝۱۱۱۱
 قَدْ لُوْزِنَتْ ۙ فَتَرَىٰ لِيْلِ رَبِّ الْفٰطِيْنِ ۝۱۱۱۱

یہ آواز قرآنی ہے کہ قرآن کی شام کا آواز ہے۔ یہ آواز مام کا آواز ہے جو
 یہ فطی ایسی کتاب کے آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

یہ آواز قرآنی ہے کہ قرآن کی شام کا آواز ہے۔ یہ آواز مام کا آواز ہے جو
 یہ فطی ایسی کتاب کے آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

یہ آواز قرآنی ہے کہ قرآن کی شام کا آواز ہے۔ یہ آواز مام کا آواز ہے جو
 یہ فطی ایسی کتاب کے آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

یہ آواز قرآنی ہے کہ قرآن کی شام کا آواز ہے۔ یہ آواز مام کا آواز ہے جو
 یہ فطی ایسی کتاب کے آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

یہ آواز قرآنی ہے کہ قرآن کی شام کا آواز ہے۔ یہ آواز مام کا آواز ہے جو
 یہ فطی ایسی کتاب کے آواز ہے۔ اور بعد ازاں کتاب تکمیل کے آواز ہے کہ قرآن
 کے آواز میں محفوظ ہے۔

ہے کہ اس کے ساتھ ہے یہ گلوہ نکلا گیا۔ چاند کے دو گلوے ہو گئے۔ ایک گلوہ اپنا چاند کے اس طرف۔ دوسرا گلوہ اپنا چاند کے دوسری طرف کرنا ہوا تو ان کے لیے اپنی آنکھوں سے دیکھا لیکن آپ چھوڑ کر ایسا کرنے کی بجائے کہنے لگے کہ یہ ہوا نہ کریں۔

شرح صمد

گزارت ہوئی تھی سے ایک شرح صمد اور حق صمد کا بھی زیادہ حق ہے جس کے بارے میں صمد اور شرح میں بات کیا ہے۔

اقم نضوح لطف ضلوف کیم نے آپ کے لیے جو کچھ لکھ لیا۔

(۱۰۰۰ ص ۳۳)

اس کی تکمیل چھٹے اور ہفتے کی صمدیات اور تہذیب کے حصوں میں کر رہی ہے۔

۳۔ تجزیہ معراج

گزارت میں سے ہم تجزیہ اور معراج اور ان کے بارے میں فرمایا

شخصان طریفی تشریح بقولہ لکھتے ہیں 'باز ہے وہ ذات عبادت ہی ذات میں تفسیر انفرادی نامی انفسیہ علی انفسیہ' لے گی اپنے بارے کو جو تمام سے کچھ انفسا طریفی نہر انفسا خولہ لکھتی ہے میں تفسیر تفسیر جس کے بارے میں لے کر تفسیر انفسا ہے تاکہ ہم اپنے اس بارے کو اپنی

صمد صمد ۱۱۱۱ لکھتا ہے اور لکھتا ہے۔

اس بارے میں اور معراج کے حصوں سے لکھ دیا گیا ہے۔

تذکرہ مالک

اپنے ذراں مالک کی زندگی میں پہلی ہی جی سی انجینئر ہو گئی لیکن کچھ تہذیب اور بات میں لکھتے تھے اپنے شمارہ چھوڑ کر حضرت مالک کے بارے میں لکھتے تھے

کانزل ارباب

فرد وہ میں فرشتوں کا نزول

بأذننا نزلنا من السماء نزلنا نزلنا

آقن نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا

(۱۰۰۰ ص ۳۳)

فرد وہ آقند میں فرشتوں کا نزول

بأذننا نزلنا من السماء نزلنا نزلنا

آقن نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا

فرد وہ آقند میں فرشتوں کا نزول

بأذننا نزلنا من السماء نزلنا نزلنا

آقن نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا

(۱۰۰۰ ص ۳۳)

ان فرشتوں کے ساتھ صاحب میں بھی مالک کا نزول فرمایا

بأذننا نزلنا من السماء نزلنا نزلنا

آقن نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا نزلنا

(۱۰۰۰ ص ۳۳)

سکیت کا نزول

صمد اور گوی چھوڑ کے گواہت میں سے آقن لکھتے ہیں ایک بات یہ بھی وہاں کی گئی ہے کہ جب آپ چھوڑ چھوڑی ہی صمد کی دعوت لے کر انہوں کی ذراں فرشتوں کے

معاذ اللہ! لیکن تو اس قدر اہم ہے کہ اس وقت یہ خیال رکھنا نہیں ہے کہ اس میں سے کون سی چیز کی اپنی ذرا سی
 ترقی ہو سکتی ہے جس سے ہم اپنی تعداد میں جیڑا بڑھا سکیں اور کوئی خطرہ اس پر نہ آسکی جو ہماری
 تو اہل قبائل اپنے ذہن پر چھوڑا ہوا ہو کہ ان کے لیے یہاں کا دار اور وہاں کے لوگ سے
 سکون قرار دیا جا رہا ہے۔ اور اللہ اعلم۔

فَمَنْ قَتَلَنِ حَقْلًا فَسَيَحْمِلُنَّ غَطْرَهُ وَمَنْ يَبْرِئْ
 وَالْحَلْفُ فَكُلُوا مِنْهُنَّ وَأَمْرُهُمْ ۝۳۱۸

حلف از روئے دارا جہ میں مسلمانوں کی امرت نہایت کے لیے اہل قبائل نے
 فریاد کیا اور ان کے امرا کی ذہنی ترقی سے ان کے لیے سکونت دیاں لیاں۔ اہل صحیح
 پر پائل ہاں لیاں جس سے اس کی ہمارے کرنے کا وہ طریقہ اور اہل صحیح پر جو ہمارے
 پائل جس سے ان کے ہاں اس کی ہمارے ہمارے اس کی ہمارے اس کی ہمارے اس کی
 دیکھا کہ چند لوگ صحیح پر بھی اس وقت ہو گئے۔ خصوصاً جب آپ ﷺ نے کہ سے مدینہ کی
 طرف ہجرت فرمائی تو اہل قبائل نے اپنے ذہن پر جب ﷺ کی ہمارے فرمائی اور ان کے
 ورجم کے کہ ان سے سے سکون ہو گیا۔

☆.....☆.....☆

ازدواجی زندگی

ازدواجی زندگی

مختصر یہ ہے کہ عام علیہ الرحمہ و اسحاق کی بیعت علیہ کا یہ پہلا اور گونا گونا گونا گونا سے ازدواجی زندگی کے لیے کامل و اکمل نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی عورت اپنے آپ کو بیعت کی ازدواجی زندگی کا مطالعہ کرے تو اسے یہ پتا چلے گا کہ آپ کو بیعت نے اپنی پوری ازدواجی زندگی میں کس چیز کو کس کے ساتھ میں اضافی شہرت فرمائی بلکہ یہ وہ عمل ہے جس نے اسے ایک عورت بنا دیا ہے۔ آپ کو بیعت کی بیعت سے کئی نعمتیں حاصل ہونے لگیں جو اگر بیعت میں نہ ہوتیں تو یہ شاید اور بھی کم ہوتیں۔ یہاں تک کہ آپ کو بیعت کی بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل ہو رہی ہیں جو کہ عورتوں کے لیے بہت ہی نادر ہیں۔ اگر عورت اپنے آپ کو بیعت کی بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل کرے تو اسے یہ پتا چلے گا کہ اس کے لیے بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل ہونے لگی ہیں جو کہ عورتوں کے لیے بہت ہی نادر ہیں۔ اگر عورت اپنے آپ کو بیعت کی بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل کرے تو اسے یہ پتا چلے گا کہ اس کے لیے بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل ہونے لگی ہیں جو کہ عورتوں کے لیے بہت ہی نادر ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الزَّوْجَةُ لِلزَّوْجِ كَالْحَيَّةِ لِلرَّجُلِ»

یہاں سے وہاں تک کہ ایک عورت کے لیے بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل ہونے لگی ہیں جو کہ عورتوں کے لیے بہت ہی نادر ہیں۔ اگر عورت اپنے آپ کو بیعت کی بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل کرے تو اسے یہ پتا چلے گا کہ اس کے لیے بیعت سے کئی اور نعمتیں حاصل ہونے لگی ہیں جو کہ عورتوں کے لیے بہت ہی نادر ہیں۔

اور جس کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ یہاں ارشاد ہے:-

وَمَنْ لَبِثَ أَنْ يَخْلُقَ لَكُمْ مِنَ الْقَبْرِ حُمْرًا
أَوْ زَيْتًا أَوْ نَسِجًا أَوْ لَبَنًا أَوْ خَلًّا يَتَكَلَّمُ
شَوْقًا وَرُحْمًا ۚ إِنَّ مِنْ ذَلِكُمْ آيَاتٍ
لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

پھر ۳۰-۳۱

اور ان کے لیے اس میں بہت سی آیتیں ہیں۔

جس سے مراد کے لیے اس آیت ہی میں اور صرف باعث تسکین اور حکایت
اور صحت ہی نہیں بلکہ ان کے مطابق جس سے شقی نمل کی تباہی کی باتیں آ رہی ہیں۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہی آیتوں کے لیے ایک درجہ اور نازل کر رکھا ہے۔ ارشاد ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نَسْفًا نَسْفًا
عَسْرًا عَسْرًا نَسْفًا نَسْفًا
وَاللَّيْلُ شَوَا
يَتَلَفَّضُونَ ۚ وَالْقُلُوبُ الْغُلَّةُ وَالْمَغْزِيُّ
أَتَكْفُمُ الْمَغْرَابَ ۚ وَتَقْبِرُ الْكُنُوزَ بَيْنَ
سِدْرَتَيْ رَبِّكَ ۚ

پھر ۲۰-۲۱

جس سے مراد ہے اور یہاں وہاں کوئی کھنڈی

جس سے اللہ تعالیٰ نے کھنڈی کا نام لیا ہے کہ یہ نازل ہوئی ہے اس

سے زمین کی آسماں کے درمیان ہے اور اسے چھوٹا کر رکھتا ہے۔ اس لیے ان کے

جس سے کی طرح بیان کرتے ہوئے مراد نہیں بھر کی پستی لگائی ہے اور دوسرا بھر تاک

جہاں تک کوئی احتمال کے سوائی قرار دیا ہے اور یہ پستی وہاں ہی ہے جس سے یہ بھی اور مراد ہی

ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

وَلَقَدْ لَبِثُوا مِنْ بَنِي آدَمَ مِائَتَ سِنِينَ
وَلَمْ يَتَذَكَّرْ مِنْهُمْ إِلَّا ظَاهِرًا
وَمَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُكُمْ وَلَا
تَبَوُّؤُكُمْ فِيهَا ۚ لَا تَكْفُرُونَ

پھر ۲۲-۲۳

اور مردوں کے بارے میں ارشاد ہے:-

لَقَدْ لَبِثُوا مِنْ بَنِي آدَمَ مِائَتَ سِنِينَ
وَلَمْ يَتَذَكَّرْ مِنْهُمْ إِلَّا ظَاهِرًا
وَمَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُكُمْ وَلَا
تَبَوُّؤُكُمْ فِيهَا ۚ لَا تَكْفُرُونَ

پھر ۲۲-۲۳

اور آپ تو انہیں سے کہہ رہی ہیں کہ وہاں آج بھی

پہنچی رکھی اور وہی شرمگاہوں کی حالت

کریں۔ جیسا ان کے لیے پاکیزگی ہے۔

تاک کہ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ اس سے شرمگاہ

سوائی نمل جہاں میں جب بھی مردوں کا آگیا سنا ہوتا ہے وہی چلی جاتی

ہاں نہیں۔ اگر آپ دوسرے کے گھر میں آجائے گا تو وہاں نہایت سے کہہ رہی ہیں اور مردوں

وہاں ہی ایسی بھر رہی ہیں کہ انہیں کچھ بھی نہیں آجائے گا تو وہاں نہایت سے کہہ رہی ہیں اور مردوں

پاکیزگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اعمال کے ساتھ بدلہ لیا ہے کہ جس سے انہیں

اور ان کی حالت ہے اور ان کی پستی کرتی ہے اور اس سے دوسرے کو پستی کا ہونے کی آہستگی

کھنڈی کرتی ہے اس سے کہ وہاں انہیں لے کر ان کو اس سے پستی لگائی

تھیں وہ پاک دامن لوگوں جو امام سے تھوڑے کے ہم پیک میں آنے کے بعد درواج مطہرات
دولت میں اور امام سے اہل حق میں ان کے ہم ہمیں کی تو کیا ہی بات ہے۔ ان کے
بار سے شکر ان میں اور اللہ سے ہے۔

بِسْمَةِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِن شِئْتُمْ فَلَا تَخْضَعُونَ بِالْمَقْرَبِ
فَيَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِمُ يَوْمَئِذٍ وَالَّذِينَ
لَمْ يَلَمُّوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِّنْ قَبْلِهِ
إِن لَّيَبْلُغُنَّهُمْ نَجْمًا كَمَا كَانَ
سُجُودًا

(اصول ص ۳۳۳) امام سے کے مطابق کام کر۔

سب کوئی پاک دامن خاتون رسول پاک ﷺ کے ہم پیک میں آجاتی ہے تو وہ
تمام دنیا کی عورتوں سے افضل و بالا ہو جاتی ہے۔ اور اس کی محنت و صحبت کا مقام بھی چاہتا
ہے کہ نہ ہو۔ ان کا خالق و مالک اللہ ہی ہے کہ سب کوئی شہرہ و نام نہ ہو۔ وہ ان
عظیم درواج مطہرات کے بارے میں کوئی غیر اٹھاتی بات کہنے سے سب سے بڑی کہہ کر
تو بہت زیادہ جانتی ہے۔ جیسا کہ آئیں میں اور اللہ سے ہے۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شجرٍ أَشجارٌ
أَنزَلْنَا عَلَيْهَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَسَقَىٰ بِهَا الشَّجَرَاتُ الْمَوْتَاتُ
وَأَنَّ كَلِمَ تَكْرِمٍ فَكَرَّمَهَا
أَن يَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
أَبَدًا

(اصول ص ۳۳۳) پاک ہے۔ یہ تو بہت زیادہ جانتی ہے۔

حاصل میں نے امام الاٹھیں سے دعا کی کہ وہ اپنے اہل حق سے دعا کرے کہ وہ امام کا بارگاہ
کی پاک دامن بن کر رہے اور ان کو سب سے اول پاک ﷺ کی دوسرے مطہرات کے حصول
کوئی کتاب و خبر و نام سے جانتی ہی وقت ہی کہیں نہ کہہ دو کہ وہ یہ جانتی ہی ہے۔ اور یہ
ہی لڑا پاک کی ﷺ کی درواج مطہرات امت کی راہ ہیں۔ چاہے پورا کون ہے۔

أَشْبَهَ نَزْلِي بِنَزْلِهِمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ
وَأَزْوَادَهُمْ أَتَمُّوا
(اصول ص ۳۳۳) عی۔

امت میں سے کسی فرد کے لیے بھی یہ چاہنا نہیں کہ ظہری کی بیوی سے نکاح کر
سکے اس کی وضاحت آئیں میں اس طرح کی گئی ہے:

وَمِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ بِطُورِ اللَّهِ
وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ كِتَابًا فِيهِ آيَاتٌ
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ
(اصول ص ۳۳۳) کہہ اس کے لئے یہ ہے کہ وہ امت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے ہم پیک میں آنے والی ان کی بھی خاتون سے کسی وقت بھی
امت کا کوئی لڑکا نہیں کر سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھی پابند کیا ہے کہ سب کوئی
خاتون آپ ﷺ کے نکاح میں آجائے تو آپ ان کو اپنے ہم پیک میں بھی نہیں سکتے۔ جیسا
کہ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَجْعَلُ اللَّهُ لَكُمْ
بِطُورِ اللَّهِ
وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ كِتَابًا فِيهِ آيَاتٌ
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ
(اصول ص ۳۳۳) رسول اللہ تعالیٰ اور نبی کا تمہارا ہے۔

آپ ﷺ کی درواج مطہرات جو مطہرات میں آپ کے ساتھ ہیں ان کو یہ
تمام پاک دامن کہہ کر ان کو بھولنے کی بات نہ دینی اور نہ ہی ان میں سے کسی کی بگڑ گئی ہو۔

موت سے لاعلم کرنے کی ایہ بات ہی کی ۔ ساتھ ان آیتوں کے ساتھ کہ جب یہ حالت
 بادل پہنچی اس وقت آپ ﷺ کی اطلاع کی ضرورت تھی اور بعض کا برقعہ بھی اٹھ گیا ہے
 کہ خود ہی آپ ﷺ کا ہاتھ مل گئی تھی اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ نے کوئی حد
 نہیں لہرایا ، بعض کی قسموں نے حضور مرد گمانی ﷺ کو اطلاع کے بارے میں
 اعتراف کیا ہے ۔ نہیں اگر انہوں نے تمہارے کہتے ہوتے تو ان میں نہ یہ کلمہ نہ کہتا

تو شیوہ اس کی حالت میں نہ آتی۔

رسول اکرم ﷺ کی اسے گردانی بعض مسالک میں آتی تھی ۔ جب اس کا نام نہ ہون
 کی جانتے آپ ﷺ کی جہو کی ایسا کراؤ تھا ۔ سو قہ کمال کھا آپ ﷺ کو مرام تھا ۔ حرم
 قرآن لے آپ ﷺ کی اسے پہنچتے ہاتھ کی یہ بات میں تھا ۔ ورنہ بھی ہے اور یہ
 بات صرف آپ ﷺ کی اسے گردانی سے متعلق ہے کہ آپ جی تو تھا کہ بجا ہیں ان کے
 مردار کے انہیں ہونے لگا رہی ہے سکتے ہیں ۔ بلکہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے دل سے ہونے کے
 ساتھ آپ کو کسی کے لیے یہ کہہ دیں ۔ ان سے حق مردار کیے بغیر بھی اطلاع کیا جا سکتا ہے ۔

پہلی طرف رسول پاک ﷺ کا نام ساتھ قرآن مجید سے ان کی وضاحت کی ہے

تَسْبُحُهَا الْمَلٰٓئِكُ الْمَلٰٓئِكُ وَبٰۤاۡ عَمَلُهُمْ خٰلِفٌ
 اَزْوَاجُهُمُ الَّذِیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیٰتِهِمْ قَوْمٌ
 فَسَمِعْتُمْ مِنْهُمْ اَوْ نَسِيتُمْ بِمَا اٰتٰکَ اَللّٰہُ
 عَمَلٌکُمْ وَنَسِيتُمْ عَمَلٰتِکُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 عَمَلٰتِکُمْ وَنَسِيتُمْ عَمَلٰتِکُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 خَلِیْقَتِکُمْ سُبْحٰنَ مَا فِیْ سَمٰوٰتِکُمْ
 تُوٰہِبٰتِکُمْ اَوْ نَسِيتُمْ فَعَلٰیہِمْ اِنْ اَزْوَ

اسے ہی اس نے میرے لیے ۱۰۰۰ یاں سوال
 کر دی ہیں انہیں تو ان کے مرد سے بنا
 ہے ۔ اور وہ لوگوں بھی ہر وہ حالتی لے
 قیمت میں تجھے ہی دی ہیں اور میرے جگا کی
 اسی کی اور میری بھی کی تو وہ میرے
 سوس کی تو وہ میری خدائوں کی تو وہ
 بھی جنہوں نے میرے ساتھ حرکت کی ہے

فَعَلٰیہِمْ اِنْ نَسِيتُمْ مَعٰیہِمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 مِنْ اٰیٰتِہِمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 عَمَلٰتِہُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ
 اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ اَوْ نَسِيتُمْ

۱۰۰۰ صرت ۱۰۰۰۰

لے ان پر ان کی جہوں اور لوگوں کے
 بارے میں اس کا نام مقرر کر کے ہیں ۔ یہ
 اس لیے کہ تو ہر مرتبہ اس کا نام نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ
 بہت لطف لگا رہتا ہے ۔

تعداد اطلاع کی ایہ بات صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی اور یہ کہ
 صورت میں ان سرو کے بغیر اطلاع کی صورت حال میں صرف آپ ﷺ ہی سے متعلق تھی۔
 اسے تمام افراد کے لیے اس طرح ضروری نہیں رہتی تھی ۔

آپ ﷺ تمام اطلاع کے ساتھ کیسی سزا فرماتے ۔ جب بھی جنگ کے
 لیے تھے ۔ اسے ہاتھ تو فرمادے ہی تھی ۔ اس کے ساتھ کہ اس کا نام بھی تھی اور ساتھ ہاتھ
 اور گھر میں قوم کے درمیان ہوتی نظر کر لی تھی ۔ آپ ﷺ کھینچ کر فرماتے ۔ عرض
 اہمیت میں آپ نے یہ بات کی کہ تمام سہارا کا ہے جس کو اسے نہیں ہوتی تمام اطلاع
 صلوات سے پہلے اسے لے لے گی ۔ آپ ﷺ نے خود بھی اطلاع صلوات سے میں صلوات
 فرمادے اور ہر اول اصواتی سے پہلے اسے اہمیت کو کسی ایسا صلوات کرنے کی تاکید
 فرمائی ۔ یہ ہیں سے میں صلوات کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا

”تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے مال کے لیے بہتر ہے اور میں اپنے مال کے لیے

پھر ہوا۔ آپ ﷺ کی کئی بار ازواج و مطہرات بھی من کا مختصر حوالہ دیدہ ہو گا۔
نویس ۲۰۶۰ء

آئمہ المؤمنین خود صحابہ کبریٰ کی بیویاں

سیدہ خود صحابہ کبریٰ میں سے ہیں۔ ان میں سیدہ ام سلمہ کی بیوی رسول اکرم ﷺ کی بیوی
زینب مطہرہ ہیں۔ ان کا تعلق ایک سرد خاندان سے تھا۔ ان کا بیٹا ہدایت شاہ عرب میں
انھیں ملازمت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کا بیٹا کاتبِ نبویؐ میں کا تعلق ہی سے ہوا
جس سے کئی عورتیں ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد اور صحابہ کرامؓ کی بیویاں بھی آج بھی
ہو رہی ہیں۔ سیدہ خود صحابہ کبریٰ کے گھرانے تھے جو بعد میں ازواجِ مطہرات میں داخل ہو کر
رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے نکل کر رہ گئے۔

سیدہ خود صحابہ کبریٰ میں سے ہیں۔ ان میں سیدہ ام سلمہ کی بیوی رسول اکرم ﷺ کے گھرانے میں آئیں۔
اس وقت آپ ﷺ کی مرضی کچھ نہیں رہی تھی۔ ان کی زندگی میں کوئی عورت آپ ﷺ کی
زوجیت میں نہیں آئی۔ انھیں سب سے پہلے شرفِ مطہرات میں شامل
ہے۔ ان کی پاک بچی اور پاک دامنی اس قدر مسلم تھی کہ آپ ﷺ کی زندگی میں ان سے
سے پہلے ہی انھیں طہرہ کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ جبکہ عمرہ سے ان کا اعتدالی رشتہ
تھا۔ سیدہ صحابہ کبریٰ کے تمام بچے اور بچیاں انہی کے پاس ملنے سے پیدا ہوئی۔ سیدہ ام سلمہ ایک
بچی کی والدہ تھیں۔ آپ ﷺ کی ابتدائی زندگی طہرہ کے پاس ہوئی۔ آپ ﷺ کے گھرانے
کا سب سے پہلا دارالامام ہے۔ وہاں کہہ سکتے ہیں کہ تمام سیدہ صحابہ کبریٰ نے یہاں ہی
سیدہ صحابہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہم سب کو کئی کئی بار

تھی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو
اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف سے ان کو
پیشہ نامہ اور خدمتِ نبویہ میں رکھا
انتخاب فرمایا۔ انھیں ان کے
زمینوں اور زمینوں پر انھیں
نفس کی خدمت میں رکھا۔ ان کے
بھائیوں۔ باپ اور سب سے ان کے

رسول پاک ﷺ ہم ان میں سے ہیں۔ ان سے
زندگی میں آپ ﷺ نے ان سے ہماری
آپ ﷺ انھیں ہم سے ان کے

انتخاب میں جنہوں نے ان کو
انتخاب میں جنہوں نے ان کو
انتخاب میں جنہوں نے ان کو
انتخاب میں جنہوں نے ان کو

رسول پاک ﷺ ہم ان میں سے ہیں۔ ان سے
زندگی میں آپ ﷺ نے ان سے ہماری
آپ ﷺ انھیں ہم سے ان کے

سیدہ صحابہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہم سب کو کئی کئی بار
سیدہ صحابہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہم سب کو کئی کئی بار

تلاوا و التلاوة من غير تكلف طلبة التلاوة
أبشكت لخصول الرزق وتغيب الكلال
وتجكبت المغلغلة و نظير الطشت
و تعجز على تواب العجز
(صحيح بخارہ ج ۱ ص ۱۰۷)
نہیں ہو کر انہیں جلدی گرم ہوا تو آپ کا
کئی بھی نہ یاد دہا کر میں کچھ نہ گا
کئی کو آپ نے تھی تو قرابتوں سے
ایسا سٹوک کرتے ہیں۔ وہاں کی
راہگیری کرتے تھی (دستوں کی لہرو کرتے،
سہاراں کی حیثیت کرتے اور صحبت
زدگان کی سعادت کرتے ہیں۔

انہی اصناف میں وہ کی بنیاد رکھا جائے تو امام اسلمین حضرت خود ہی کی سعادت
جانی کا کاروبار ہے۔ انہیں اسلاف تو میں دانے کے لیے ایک مستقل کتاب کی
ضرورت ہے۔

ام اسلمین سیدہ و سوراہی

حضرت سوراہی زسری تھیں ان کی عمر تھی سیدہ ام سلمہ کی عمر ہی ایک ہی مثل
ہی ماضی کی کاغذی ایک سوزناہوں سے تھا ان کے پہلے نیک نام کام کہان ہی ماضی
سیدہ ام سلمہ پہلے وہ اولاد شریفہ اسلام ہو گئی جب کامیابی کی تڑپ سے ان کے ہاتھوں میں
اسلام میں داخل ہو گئے۔ وہاں حضرت حبشہ میں شریک تھے۔ حضرت سوراہی تیار موشی
ہی انتقال کر گئے۔

سیدہ ام سلمہ انگریزی لکھنؤ میں سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں رہنے کے بعد
تبت کے وہاں میں انتقال کر گئیں۔ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ سے
تلاخ کیا جس کا حضور ان کے صحابہ کرام میں کسی کی نہ تھا۔ حضرت سوراہی امام اسلمین
کے صاحب پکار ہونے کے بعد وہاں ہی اپنی رانی سیدہ ام سلمہ سے پیش قدمیاں لیا کہ ان سے

وای جس سے وہاں سے نکام میں اہل تمام کئی جس سے انہوں نے حضرت سوریہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ان ہی اہم میں وفات پائی۔

ام اسلمین سیدہ ام سلمہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدہ ام سلمہ نے ان کے اہل حقانہ اور اہل طہرانہ میں اپنی حضور تمام کئی ہیں۔
وہ ان اولاد کے ابتدائی امام میں حضور سوراہی تھی ان کی زندگی میں آ گیا۔ یہ وہ عظیم
خانہ ہیں ان سے تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبت لیا ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریشیہ میں انعام نکت لیا ہی تھا ان (آپ نے حالات فرمایا) میں تھی انہیں
ہلوت و تسلط میں خزاہن عمرہ
قیسوں علیہ امر قلقت فاکثفت غز
ز شہوت لیلہ قلب جن قلقت ان
اشن طمان جنہ اللہ تشجید
(صحيح مسلم، کتاب النکاح)

یہ سورتوں میں آ کر یہ کہیں کہیں
اٹھ چڑھ اور ہی سے ہی آ کر گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورتوں میں سورتوں سے اس اہمیت کے اثر ہی ہماری کے اور میں
گزرا ہے کہ ان میں حضرت ام سلمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورتوں میں سورتوں کی اور میں کہ
کہ ہماری ہی حالت میں لیتے ہیں کہ انہوں نے سورتوں میں سورتوں کے کو اور انہوں
میں ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے بعد چھٹی کی گئی انہوں نے سورتوں میں سورتوں
پہر گھسوں کی چھٹی کی رحمت کرنے کے لیے چھٹی میں ان کی اس کیفیت کی گئی مسلمین میں
کیا گیا ہے۔

ایک طرف میں مالک و مودیت اور صلہ اور مروت اور اہل رحمت اور اہل رحمت کی طرف
 کے ہم سفر تھیں۔ راستہ میں حضرت حضرت نے حضرت مالک و مودیت سے اہوت قبول کرلی۔
 حضور ﷺ آنے تو مالک کے ہاتھ پر ہونے لگے اور وہ حضور ﷺ سے اہوت قبول کرلی۔
 کلام ہے۔ حضرت مالک نے یہ جہاں رسالت نہ کر سکی۔ وہ منزل پہنچا کر مودی سے ملے۔
 تو یہاں ہی اس کو اس میں داخل کر کے رکھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 نَسَبُكُمْ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَىٰ أَهْلِكُمْ
 تَقُولُونَ لَا تَقْرَبُوا زِينَةَ الَّذِينَ هُمْ يَكْفُرُونَ
 وَلَا أَنْتُمْ تَقْرَبُونَ
 رسول ﷺ ہیں ان کی شان میں کوئی بات
 (روح المعانی، ص ۱۰۱۴) نہیں کر سکتے۔

یہ حضرت مالک کی آقا ﷺ سے محبت کی اہمیت ہے کہ یہ وہ تھیں پھر ان کی جہاں رسالت
 کرنے کے لیے بھی جا سکتے۔

ایک دفعہ میں تو دونوں کی ایک دوسرے سے محبت رسالت کی اہمیت نظر آئی ہے۔
 اہل انصاف میں مالک و مودیت بھی اہل مہمانداری تھے اور ایک دوسرے حضور ﷺ اپنے نہیں
 مہمان (مہمان کے نام سے پکارا جاتا ہے اور میں جو مہمان رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ
 آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو بہا اور یہ کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ سے اہوت
 میں دیکھ کر کہ میری ہمت جا جاتی ہے اور حضور سرور کبریٰ ﷺ کی نگاہوں پر پڑتی تو ہمت
 فریاد مانتا تھا کیا بات ہے؟ اسی کو میری کہیں ہوا میں نے کہا کہ اسے اہل کے رسول ﷺ
 میں دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ کی روحانی و عبادت پر بیعت ہے اور میں نے اسے دیکھا ہے
 نہ وہ نہ کہہ کر کہ آپ ﷺ کی ہمہ گیر و پوری (مہمانداری) ہے اور اسے اہل اس طرح
 دیکھا کہ اسے معلوم ہوا کہ اس کے مہمان کا کچھ صلہ تھا آپ ﷺ کا ہذا ہے۔

حضور ﷺ نے یہ چھ ماہ ان لوگوں سے میں انہیں نے چھ ماہ۔

وَأَنْتُمْ عَلَىٰ أُمَّةٍ حَنِيفَةٍ أُنقَضَتْ بِرَسُولِنَا أَنْتُمْ أَعْتَقْتُمْ
 وَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ بِرَسُولِنَا أَنْتُمْ أَعْتَقْتُمْ
 (وہ گھٹیل کی آیتوں سے رسالت کی مروت، انہوں نے ہاک
 یہ ہوا ہے۔ وہ رسالت کی انہوں سے نہ تھے۔ ان کے لیے ہے کی
 حکمت اور ان کو نکالنا اور معلوم ہوا کہ اسے چھ ماہ کے ہاک کی اہل
 اور انہوں نے چھ ماہ ہے۔)

حضرت مالک و مودی نے ان کی عمری دونوں سے عمریں کہ حضور ﷺ نے جو کہہ دیا تو اس سے
 بچے کہہ دیا۔ عمری و پائی کہ چھ ماہ کے ہاک میں اہل سے فرمایا:

فَأَنْتُمْ عَلَىٰ أُمَّةٍ حَنِيفَةٍ أُنقَضَتْ بِرَسُولِنَا أَنْتُمْ أَعْتَقْتُمْ
 وَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ بِرَسُولِنَا أَنْتُمْ أَعْتَقْتُمْ۔

اہل انصاف میں مالک و مودیت کی اہمیت حضرت ﷺ نے اہل انصاف میں اہم تھیں۔
 ان کا مہمانداری کی اہمیت تھی کہ ان میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں
 اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں
 اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں
 اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں
 اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں
 اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں
 اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں اہل انصاف میں

وَأَنْتُمْ عَلَىٰ أُمَّةٍ حَنِيفَةٍ أُنقَضَتْ بِرَسُولِنَا أَنْتُمْ أَعْتَقْتُمْ
 وَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ بِرَسُولِنَا أَنْتُمْ أَعْتَقْتُمْ۔

شأنی خلفت علیاً یفوقان علیاً

روحانے اعلیٰ اتر چکا ہے۔ یہ تہمت ہے

بخاری ۴۱۴ میں بیان ہے۔

اس بارے میں صحیح حدیث فقہاء تک میں گناہاں ہیں۔

امام ابوحنیفہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹالیوں کی کثرت سے روایت کی

ہے کہ آپ روایت میں اس سے بڑے گذارے ہوئے امام بیٹے حضرت ابو جریج ہیں۔ انہوں نے تریزین سال کی

عمر میں خادما علیا ابوبکر کے ساتھ کوہہ حصار میں روایت پائی اور جب اہل حق میں روایت

ہوئی۔

امام ابوحنیفہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

امام ابوحنیفہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا بیٹا ابوحنیفہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا بیٹا تھا۔ آپ کا بیٹا کانچلیمین بن شداد سلمی سے ہوا جو

جارت حبشہ اور جارت مدینہ میں لڑکے ہوئے۔ لڑکپن میں ہی شریک ہو گئے۔ ہارنے۔ جنگ

اندھ میں لڑیں ہونے کے بعد کچھ عرصہ لٹلے رہے۔ گڑبڑ میں لگا پڑا۔ لٹلے۔ حضرت حضرت اہل

عروج ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی روایت میں لے لیا۔ وہ ذی اہلیہ اور

شب زخمی ہو گئے۔ وہ اپنے باپ عمر بن خطاب اور بھائی جعفر بن الزبیر سے انصاف سے کہی اور یہ

تھیں۔

اور ابوحنیفہ حضرت عثمان بن عفان نے لوگوں کو قرآن کی ایک قرأت پر حقیق

کرنے اور قرآن مجید کی حفاظت کے لیے اپنی اہمیت کے ساتھ یہ اور صرف ایک نسخہ بقرار

رکھا۔ وہ خود قرآن حضرت حضرت سے لیا کیا تھا۔ اس کے چند نسخے چلا کر لے کر کتب خانہ بنائی

وہاں کرنا لگا۔ انہوں نے اس میں روایت لرائی۔

امام ابوحنیفہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

امام ابوحنیفہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا تھا۔ آپ کا بیٹا کانچلیمین

بن شداد سلمی سے ہوا جو جارت حبشہ اور جارت مدینہ میں لڑکے ہوئے۔ لڑکپن میں ہی شریک

ہو گئے۔ ہارنے۔ جنگ اندھ میں لڑیں ہونے کے بعد کچھ عرصہ لٹلے رہے۔ گڑبڑ میں لگا پڑا۔

لٹلے۔ حضرت حضرت اہل عروج ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی روایت میں لے

لے لیا۔ وہ ذی اہلیہ اور شب زخمی ہو گئے۔ وہ اپنے باپ عمر بن خطاب اور بھائی جعفر بن الزبیر

سے انصاف سے کہی اور یہ کتب خانہ بنائی وہاں کرنا لگا۔ انہوں نے اس میں روایت لرائی۔

ابوحنیفہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا تھا۔ آپ کا بیٹا کانچلیمین بن شداد سلمی

سے ہوا جو جارت حبشہ اور جارت مدینہ میں لڑکے ہوئے۔ لڑکپن میں ہی شریک ہو گئے۔ ہارنے۔ جنگ

اندھ میں لڑیں ہونے کے بعد کچھ عرصہ لٹلے رہے۔ گڑبڑ میں لگا پڑا۔ لٹلے۔ حضرت حضرت اہل

عروج ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی روایت میں لے لیا۔ وہ ذی اہلیہ اور

شب زخمی ہو گئے۔ وہ اپنے باپ عمر بن خطاب اور بھائی جعفر بن الزبیر سے انصاف سے کہی اور یہ

کتب خانہ بنائی وہاں کرنا لگا۔ انہوں نے اس میں روایت لرائی۔

امام ابوحنیفہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا تھا۔ آپ کا بیٹا کانچلیمین بن شداد سلمی

سے ہوا جو جارت حبشہ اور جارت مدینہ میں لڑکے ہوئے۔ لڑکپن میں ہی شریک ہو گئے۔ ہارنے۔ جنگ

اندھ میں لڑیں ہونے کے بعد کچھ عرصہ لٹلے رہے۔ گڑبڑ میں لگا پڑا۔ لٹلے۔ حضرت حضرت اہل

عروج ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی روایت میں لے لیا۔ وہ ذی اہلیہ اور

شب زخمی ہو گئے۔ وہ اپنے باپ عمر بن خطاب اور بھائی جعفر بن الزبیر سے انصاف سے کہی اور یہ

کتب خانہ بنائی وہاں کرنا لگا۔ انہوں نے اس میں روایت لرائی۔

امام ابوحنیفہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا تھا۔ آپ کا بیٹا کانچلیمین بن شداد سلمی

سے ہوا جو جارت حبشہ اور جارت مدینہ میں لڑکے ہوئے۔ لڑکپن میں ہی شریک ہو گئے۔ ہارنے۔ جنگ

اندھ میں لڑیں ہونے کے بعد کچھ عرصہ لٹلے رہے۔ گڑبڑ میں لگا پڑا۔ لٹلے۔ حضرت حضرت اہل

عروج ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی روایت میں لے لیا۔ وہ ذی اہلیہ اور

شب زخمی ہو گئے۔ وہ اپنے باپ عمر بن خطاب اور بھائی جعفر بن الزبیر سے انصاف سے کہی اور یہ

اکھاؤنہ غولہ لانا، جو غولہ الفسطہ جسکا طبلہ لے یا گھن کر ان کے (شعل) پاؤں کی
پہلوں آسمان نظر سے اجاتا، غولہ لانا غولہ انکم
فی اللہین و فی الجنین
(ص ۴۳، ۴۴)

قرآن مجید سے اس امر کی وضاحت کر دی کہ کئی لوگ کہتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں
ان باتوں

سودہ سب بہت اہم اور حضور ﷺ کی زہیریت میں اکرام الملائکین کے
نفس پر فائز ہو کر آئے اس وقت ان کی فریاد ہو رہی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ
میں دہشتے کا دل بھنگتا ہے جاؤ۔

اہل الملائکین سے زہیر ہو کر فریاد

اہل الملائکین حضرت سیدہ زہیرہ رضی اللہ عنہا سے ہی اپنی خرابی کا سبب پوچھا۔ وہ
میں فریاد ہی مصطفیٰ (غزیرہ) میں آج پانے کے بعد جب آج تم کو کھدائی طار کا
فریاد کی سبب زہیرہ رضی اللہ عنہا نے فریاد ہی فریاد کہا کہ تم نے
آج میں دہشتے سے ہے اس کے ساتھ کہہ کر فریاد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ
انہیں درکھا کہ وہ چاہتے تھے کہ وہ انہیں حاصل کر سکتے۔ حضور ﷺ نے انہیں دیکھا کہ
بہر سوتلک تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں
فریاد انہیں سبب پوچھا کہ کہہ کر فریاد انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں
نفس دہشتے سے انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں
نفس دہشتے سے انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں

دولت وظہر ﷺ کا سر پہنی خاندان ہے اس لحاظ سے سیدہ زہیرہ رضی اللہ عنہا کی فریاد
فریاد کہ ان کی بہت سے ہوتی تھی کہ وہ فریاد ہی تھی۔

ان کے پہلی سرور عدیلہ بنی ماریس بھی حضور ﷺ کی خدمت میں فریادوں کی
رہائی کے لیے حاضر ہوئے تھے انہوں نے پہلیوں سے روایت میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے
پہلیوں کو کہہ دیا کہ آپ ﷺ نے فریادوں کو انہوں سے کہہ
نہاں ان کے حلق کی نالیوں سے ہوا کہ وہ روایت میں لکھا ہے کہ وہ انہوں سے کہہ
بات کا فریاد کہی کہ انہیں بہت اہم تھا۔ آپ کو کیسے یہ حال کیا۔ چنانچہ وہ لگ کر شرف بہ تمام
ہو گئے۔

اہل الملائکین سے زہیر ہو کر فریاد میں ان کی فریادوں میں روایت
ہوتی۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں انہوں سے پہلے انہوں نے فریادوں میں انہوں سے فریاد

اہل الملائکین سے زہیر ہو کر فریاد

اہل الملائکین حضرت سیدہ زہیرہ رضی اللہ عنہا سے ہی اپنی خرابی کا سبب پوچھا۔ وہ
سبب زہیرہ رضی اللہ عنہا نے فریاد ہی فریاد کہا کہ تم نے
انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں
فریاد انہیں سبب پوچھا کہ کہہ کر فریاد انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں
نفس دہشتے سے انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں
نفس دہشتے سے انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں
نفس دہشتے سے انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں دیکھا تھا کہ انہیں

اپنے گھر میں حضور ﷺ کے ساتھ صحبت رہیں یعنی اپنے گھر سے باہر نہ جائیں اور نہ کسی اور گھر میں رہیں اور نہ کسی اور گھر سے باہر نہ جائیں اور نہ کسی اور گھر سے باہر نہ جائیں۔
 صحیح بخاری

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان چیزوں کو دیکھ کر امام قرار دیتے ہیں جن کو میں نے مجال قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام قرار دیا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمْنَاكَ مَا كُنْتَ لَمْ نَكُن لَكَ مِنَ الْبَشَرِ إِلَّا نَجْدًا ۚ
 اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تجھے سچے بشارت دہندے اور نذر دہندے کے طور پر بھیجا ہے اور تجھے کتاب اور حکمت عطا کی ہے اور میں نے تجھے بتا دیا ہے کہ میں نے تجھ کو انسانوں میں سے صرف ایک جزیرہ کے طور پر بھیجا ہے۔

صحیح بخاری، ۲۶: ۲۰۰

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے تمہاری قوم کو حکمت عطا کی ہے۔



☆—☆—☆

عالمگیری چارٹرڈ

خطبہ حجۃ الوداع: عالمگیری چار دروازہ مشہور انسانیت

اس وقت ہم حضور پروردگاری ﷺ نے اس وقت کو اتنی ہی یاد کر لیا ہے جو ان لوگوں کے
 نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے تلقین پائی کہ جو شخص زیور اصحاب
 کہہ کر حج و عمرہ کر کے لکھ لیا وہ عام لکھا ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کا یہ ہے اور یہ اسلامی تاریخ
 میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے انسانی سے لے کر ہمارے کل انسانی تک اپنی وہی حد و قوت کا نام
 رکھے گا۔ جو اس میں ملے، اسلام کے لیے اصول زندگی بنی ہیں جن کے بغیر اصل کتاب
 بلکہ نگر قرآن عالم کے لیے بھی دستورِ حیات کی بنیاد فراہم کر دی گئی ہے۔ یہ ایک خطبہ بھی
 بلکہ عالمگیری چار دروازہ مشہور انسانیت ہے۔ آج میں شیخ محمد قاسمی اور شہزادہ قاسم کے قلم سے یہ ہے
 پہلی بار تحریر کیا کہ اس خطبہ کے بعد اسے انسانیت کے حقیقی کے لفظ کے نام سے انسانی حقیقی کہ
 خطبہ کرنے والے حضرت کا وہی ہی ہونا ہے۔ اس کی کھلی روش دے کر اسے انسانی حقیقی سے
 محروم کر دینے والے اور محروم کر دینے والے جن لوگوں کو ان لوگوں کے اسے اس کی وہی ہے
 رنج ہے۔ ان کے لیے ضروری ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ کا یہ وہ سوال کل کر لیا
 ہو۔ خطبہ سامنے رکھا کہ اس کا سطور کریں جس میں انسانی حقوں کی تحریر ہوئی گی۔ ایک مشن
 کے لگے کہ پہلی انسانیت کا لگنا اور اس کا اس کے مطابق جان کیے کے ہمیں کا کھنسی کھلا
 کیا اور قوی کو حقیقی فراہم کیے گئے اور ہمارا اسلامی زندگی کو ماہنامہ نگاہ میں ملت اور دستور
 دیا گیا آپ ﷺ نے عالمگیری چار دروازے کرتے ہوئے انسانی خطبہ لکھا اور لکھا

”گوگو میری بات سنا لکھے نہیں معلوم کہ شاید اس سال کے بعد اس جگہ میری تم سے کسی کا فتوہ ہو گا تو تمہارے مولوں کو تمہارے سے سوال ایک دوسرے پر اپنے آپ سے لکھنے کا عمل احترام میں نہیں کرنا تمہارے لیے بہتر اور زیادہ احترام ہے۔
 اور گوگو تم کو صرف اپنے آپ سے ملو گے۔ وہ تم سے تمہارے اعمال کے حصول سوال کرنے کا اور میں نہیں پہنچاؤں گا کہوں نہیں اس کے پاس امانت وہ اسے چاہے کہ وہ اس کو مانگے ہاں کے سپرد کرے جس نے امانت دیا تمہارے پر ہی تھی۔“

۱۳۰

دیکھو اور حرم کا اور دلت (مہلت) کر دیا گیا۔ جیسا تمہارے اصل بل تمہارے لیے ہیں۔ ذمہ زبانی کہہ کر تمہارے ساتھ اپنی ہی کی جانے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ کوئی اور نہیں اور میرا میں میرا مطلب کا کام اور ساتھ کر دیا گیا۔

حرمت غرض

۱۰۱۔ جاہلیت میں ہر کسی کو ان فقہاء کی اتباع کر دیا گیا اور سب سے پہلے ان میں سے ایک کو اس کے بعد جو بھی حدیث میں میرا مطلب کا عنوان ہے۔ (انہی سے علیحدگی میں) اور یہ واقعہ جو بڑے بڑے علم کے لوگوں اور فقہاء میں پہلے جاہلیت کے لوگوں میں سے پیدا ہوا ہے جس سے میں نے سنیوں کی اصلاح کرنا چاہا۔

میں نے اس کا تقاضا کیا

تو اس کے بعد ہر شاہیہ ان احادیث سے ہمیں اور پکارتے کہ اب تمہاری اس مراد میں میں بھی اس کی پرستش کی جائے گی۔ لیکن انہی کی اصلاح کی جائے گی تو وہ تمہارے ان اعمال سے مستحکم نظر رکھتے ہو۔ اس میں ہر جانے گا۔ اس لیے تمہارے کے ساتھ

میں شیطان سے بچنے اور اسے دیکھ کر کوئی (حرمت والے جگہوں) کا آگے بچنے کرنا اگر میں اتنا ذکاوت ہے اس سے وہ لوگ اب بھی گمراہ ہوتے ہیں جو کافر ہیں اور جو ایک سال سے حرام سمجھتے ہیں اور دوسرے سال حلال کہہ دیتے ہیں تاکہ یہ کافر لوگ حلال کے حتم کر کے ہونے میں اس کی کتنی ہی کر لیں۔ اس طرح یہ حاکم کی حرام کی ہوتی ہیں اور حاکم اور اس کی حلال کی ہوتی ہیں وہ اس کو اس قدر سے بچتے ہیں اور وہ بھی سزا کا نشانہ رہ کر اس کی پکارتا گیا ہے جہاں اس حدیث کا سبب اللہ تعالیٰ نے ذمہ دیا اس میں جو کہہ لکھتا ہے کہ یہ کہہ کر کہ ایک جگہوں کی تعداد اور ہے ان میں جو اپنے راست کے ہیں۔

عورتوں کے حقوق

ہاں احمدیوں کے ہرے میں اللہ سے اور ان کو ان کے انہی اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور اللہ کے علی کے بارے میں حلال کیا ہے۔ ان میں لکھا ہے کہ یہ ہے کہ تمہارے اس پر کسی ایسے عمل کو نہ لے دینی جو تمہیں گوارا نہ ہو اور اگر وہ کیا کریں تو تم انہیں نہ سمجھو لیکن اللہ سے اور ان میں ان کا حق ہے کہ تم ان میں سے ان کے ساتھ رکھا جائے۔

اسلامی برادری

”گوگو میری بات میں اگر تمہارے ائمہ کو اور مسلمان دوسرے مسلمان کا یہی ہے۔ اور تمام مسلمان انہی میں ہماری ہماری ہیں جیسا کہ میں نے انہی کے لیے لکھا ہے ہماری ہی کوئی چیز حلال نہیں بلکہ اس کے کہ وہ غریب نظر کوئی چیز خود سے ہے۔ اس میں لوگ کسی بھی حدیث میں ان کی گمراہی نہ۔“

۱۳۰۔ اور اس میں ۱۳۲۱

خاتمیہ

تو کہ میرے ہم کوئی ہی نہیں اور تمہارے ہم کوئی حدیث میں لکھا ہے یہ ہر کسی کو ہر گناہ نہ پہنچاؤ حدیث کی نذر اور ان مسلمان کے کہ وہ سب کو انہی کے ساتھ لکھا ہے کہ ہماری ہماری حدیث میں انہی کی گمراہی نہ۔

میں تم میں لکھی ہیں، لہذا سے ہمارے ہاں ان رقم نے اسے مشمول سے خارج رکھا ہے
بزرگ کرادہ کے لئے اس کتاب ہے۔

شہادت

وگو رقم سے میرے متعلق سوال کیا جائے گا تو رقم کیا جواب دے کے اس کتاب نے
جواب دیا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے اس کتاب کا نقل کیا اور کیا یہ صحیح ہے اور اس
لہذا اس کا نقل کیا گیا۔

لوگوں کا جواب ہے کہ آپ نے اس کتاب نے اچھوت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور
لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تمہیں یاد دلاؤ۔

اَللّٰهُمَّ اَعْلِنَا

اسے اس کو اور دیکھ۔

تعمیل دین

آپ نے اس کتاب قرا لیا ہے اللہ صاب حالہ رحمت کی طرف سے آیت کریمہ
کا نزول ہے

اَلْقُرْآنُ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ
وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ
وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ

دین کی تعمیل ہوگی اور تمام انبیاء و رسل کو سونپے ہوئے ہیں اپنے رب سے ملنے سے پہلے
اپنی سب سے پہلے یہی اور شریعت مطہرہ سے کہ لے کر آپ نے اس کتاب کا نقل کیا ہے۔

اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ
وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ
وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ وَرَبِّكَ اَنْعَمْتَ لَكَ الْكَلِمَ

اس کتاب کے لئے اس کتاب کے لئے اس کتاب کے لئے اس کتاب کے لئے اس کتاب کے لئے

حیاتِ طیبہ کا آخری دن

حیاتِ حقیرہ کا آخری دن

بے نیلوع انسان کے کسی لڑ بڑ کو بھی اس دروغی میں وہ روزِ مہم حاصل نہیں۔ اس
 جہی رنگہ رو میں جو بھی آواز لے بیات مستعد بر کر کے دکھائے اپنے خائن عقل کے پاس چلا
 گیا۔ سمیرا عرب ایک وہ پھل پھولتی تھی کہ کبھی شب نہ تھا وہ اس کی اپنی اپنی بیات
 سہار کے شب ہوا اگر اس کو جانی سے رہا وہ کی طرف رخت کر کے سر نہ اسے اتنی
 ہے کہ ختام روز کو اسے دوستوں سے دست و پا کرے اور موت بیات سے وہ ہے۔ جیسا کہ اس کا
 ہے۔

عقل من عقلها فان موتی وغیا رقتہ ہر ایک ہی قابل ہے صرف میرے جلال
 قوہ غیبی و الٰہی تو ہیں ہر کام والے پروردگار کا ہی رہتے وہ

(فرسین ۲۰۰۲ء) ہے۔

چنانچہ تمام دنیا میں اسلام نے پائی ہوئی جہان ہم کا سوا اختیار کیا۔ موت
 کا یہ زمانہ جہاں کی ہر جہاں جہاں جہاں جہاں کن و کان میں ایک جہاں کے چہرے ہیں۔

رہتی جہاں سے سوال اور اس کے جواب اور صاحب وقتہ سے فریق کی ساتھی
 ظہور اعزاز میں سے ان کے تمام دوسری انسانیت میں جہاں کی بیات سہار کر گئی۔ آخر
 وہ جہاں سے آپ جہاں مسلسل صاحب لڑائی ہیں۔ عرض کی کثرت میں کسی کے ہاتھ
 انسانی ہی ۲۵۱ پارہ ہے۔ اب اگر سہار کے سے گل کر سہا میں دست کے لیے کی گئی

ہاں کہے اور کچھ نہیں دیا (ہیں) بلکہ ہمارے آپ ﷺ کی شان و جلالت کے سبب آپ ﷺ کے تاب و تکرار صحابی و رفیق اطراف پر بار بار ہوا ہے اور فرما کہ میں نے صوفی اکثر نامت کر رہے ہیں انھیں یہاں سے لے کر ان کے ساتھ سے تھک چکے ہوئے ہے۔

آج ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو ان اہل حق کا دن صبح ۴ بجے کا وقت اور سکون و راحت کی گھڑیاں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر اللہ ان کا تکرار رحمت سے نگاہ کرتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام میں انہیں سے کوئی نہ ہی اور سب سے زیادہ ان کے لیے آگے گئے ہیں۔ ایسے میں وہ اب ان کی نظر کا ﷺ کے چہرہ پر انوار ہی چڑھی تو خیال آیا کہ شاید آپ ﷺ رحمت کرنا چاہیں گے۔ چنانچہ وہ کچھ بٹے گئے کہ تمہاری صفت میں شامل ہو جائیں لیکن یہ نہ کہیں ﷺ نے انکار فرمایا کہ میں کوئی صاحب رحمت نہ ہوں۔

حضرت فرمایاں کہ میں ہی کرم نے انکا صحنہ دیکھیں وہ انھیں سحر بھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے یہ انوار میرے یہ چہشت اور لوگوں کی سحر و جادو ختم فرما۔ چرواہا تو میں نہیں۔ ہاتھ مارا تو پاؤں کوڑھیں پاؤں کا کوئی نہ ہو۔

اصحیح بخاری، کتاب الاذان باب من علیہ وصلی

یہاں آپ ﷺ کی زندگی کی آخری ذرا میں اس کے بعد آپ ﷺ کی بیعت صحابہ میں کسی اور ہی لڑکا وقت نہیں آیا۔ یہ سحر میں آئی تھی۔ آپ ﷺ سحر میں نہیں ہاں کہے۔ لیکن آپ ﷺ کے جو سے کی بیعت تھی اس کی آپ ﷺ اپنے اس عمل کر چکے ہیں جو جنس (۱۳۳) میں پہلے رب تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا کیا تھوڑی سی کھیل کے لیے شب و روز صحابہ و اکرام کا ساتھ کیا۔ انہوں کی عداوتوں کو فیروں کی انتقامی دیکھیں۔ راستے میں کاسے پھانسنے کے بعد ہی لڑا آپ ﷺ کے جسم اطہر پر تلے اور کھڑی وہی گئی ابھی صبح الہی طالب میں اس سے ہوا چنانچہ ابھی رواری کے شیخ تعلق کا ساتھ کرنا چاہا۔

ہاں کھیل گزری ابھی اتنی کہ باہلی وہیں نہ کہ کر کے یہ انتقامی آہرت سے شروع ہو کر جرت کر چکی اور یہ خود بخود ہی ہو گیا۔

ظہر میں کئی کھیل کے لیے وہ ضرورت سے لڑا کا میں کرم کرنا چاہا لیکن یہاں ہوا کہ میں وہ نہ کہی کہ تمہیں اطراف پہاں اور قدم قدم آنا نہیں اور نہ کہیں لیکن تمام سر سے بہت تھی، رخصت تھی اور ابھی صحنہ سے نکلے کہ اس میں کھیل ہوا۔ اس میں کرم صاحب ہوا۔ سب یہ باتوں سے کہ کیا اسلام کا یہ نام ہوا۔ سب سے زیادہ میں وہاں ہوا اسلام کی رحمت پر رسول امیر عرب سے کہہ کر انہوں نے بھی یہاں سے ہٹا دیا اور اپنی پستی ایک نام کی انتقامی لڑائی کر رہے ہیں۔ یہاں یہ سحر و جادو ہوا کہ اس وقت آسمان کے فرشتے بھی جھرتے ہیں گے۔

اس کے بعد آپ ﷺ کی نگاہوں میں آگلی عبادت کا سحر کرم ہوا ہے آپ ﷺ سے سزا دینے ہیں
سبحان من لا یؤتی فیضاً الا بقرین
واللہ یؤتی فیضاً و الغنی یؤتی من یشاء من یشاء
و عیشون لو لیلت و یؤتیان
ان لوں کے ساتھ ہر ایک انتقامی ہیں۔

(تفسیر ۲۹: ۲)

اہم الامان میں یہاں کہہ دیا جو چاہیں کرتی ہیں کہ میں نے یہاں کھیل کر آپ ﷺ کو سزا دیا گیا (کہ آپ ﷺ نے انہوں کی رحمت کو ہٹ کر لیا ہے۔) میں نہ کہتی تھی کہ اس وقت تک کہ میں نے آپ ﷺ سے نہ کھلی اس کا مقام نہ کھو رہا ہے۔ مگر رسول کرم ﷺ پر بار بار یہ جھرتے ہیں۔

ہر الوفی الاعلیٰ ہر الوفی الاعلیٰ یعنی شیخ علی کی قرابت میں لکھے ہیں۔

ساتھی کر کے میں اپنی پڑا ہے آپ کی بیوی میں بدوں اور ادا کے میں اور میرا ہے
کے نام پر لگاتے ہیں اور ساتھ ہی تو عیال کا بارہا سے بھارتے ہیں۔

تو اپنے باپ کا اظہارِ امانت کے ساتھ ان کے لیے نہیں ہیں اور انہوں نے
آپ کی بیوی کا ہاتھ اور پدم پاد پانچب انہیں ڈٹ انہیں لیکن آپ کی بیوی نے
اپنا ہاتھ لگایا اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
زبان سے آری اظہارِ پاد اور ہے۔ *سلفہ فیہ العیالین واغنیہن فی نفع السرفیض*
اوقاف میں آپ کی بیوی کا ہاتھ لگایا اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
اصحک اپنا ہاتھ لگایا اور آپ کی بیوی کا ہاتھ لگایا اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
وفا ابیہ و جنتیہ

پندرہ سو اسی سال میں میری کوئی کے کن چاشت کے وقت اپنی آپ اس وقت
آپ کی بیوی کا ہاتھ لگایا اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
آستان کی چھت کے لیے اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
مادری اور والدی کا مشاہدہ کیا گیا اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
گی اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
وہاں کیا کہ اس میں اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
ان میں نے بھی لگایا اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی
اور بیوی میں بھی لگایا اور اسے میرا کار کے پختہ کے جس سرفیض اوقاف میں آپ کی بیوی کی

سیدہ امینہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے فرماتے ہیں
یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے
یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے

یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے
یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے

یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے
یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے

یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے
یہ اکتفا ہے ان سے زنا و غلطی کے لیے یہاں انہوں نے یہ دعا لکھی ہے

طوبی ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفر نامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com